

عطف بحروف اوس تابع کو کہتے ہیں جو بعد متبوع کے پیچھے ایک حرف عطف کے مذکور ہو اور ترکیب میں جو متبوع اور معطوف علیہ کا حکم ہوتا ہے وہی تابع یا معطوف کا حکم ہوتا ہے جیسے زید اور لکھو آئے ہیں۔ زید معطوف علیہ ہے اور لکھو معطوف فعل آئے ہیں کا جیسے زید فاعل ہے اسی طرح لکھو بھی فاعل ہے اور میں نے زید اور عمرو کو مارا تو زید بیان معطوف علیہ ہے اور عمرو معطوف جس طرح زید فعل مارا کا مفعول ہے اسی طرح عمرو بھی اوسکا مفعول واقع ہوا ہے۔ اور بیان حروف عاطفہ کا مفصل باب اول صرف میں ہو چکا ہے وہاں دیکھ لینا چاہئے۔ اور کہیں یہ حروف عاطفہ درمیان دو جملوں کے بھی واقع ہو کر آتے ہیں جیسے الفاظ مفرد میں آتے ہیں۔ جیسے زید نے لکھو کو مارا تھا اور عمرو نے زید کو منع کیا تھا تو یہاں پہلا جملہ معطوف علیہ کملا دیکھا اور جملہ ثانی معطوف ہے۔

### بیان تابع محمل کا

تابع محمل اوس تابع کو کہتے ہیں جو صرف واسطے زینت اور آرائش کلام کے پیچھے ایک کلمہ کے آوے دوسرے کلمہ کو محمل بولا کرتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں بروٹی اوٹی کملا دو۔ پانی وانی لے آؤ۔ مراد یہاں اوٹی سے یہ ہے کہ اور کوئی شے جو قابل کمانے کے ہے اوسے کملا دو۔ اور اسی طرح وانی سے مثال دوم میں وہ چیز مراد ہے جو بجائے پانی کے استعمال کیجاوے یا وہ فائدہ پانی کا دیوے اوسے لاؤ۔

کہتے ہیں کہ ذاتِ بدل ایک امر اضافی ذاتِ مبدل منہ ہو۔ چونکہ اُردو میں یہ بدل نہیں آتا ہے اسلئے یہاں اوسکا بیان بھی مفصل نہیں لکھا گیا۔ اور بدل الغلط اوسے کہتے ہیں کہ ذاتِ مبدل منہ بالکل مغائر اور مخالفت ذاتِ بدل ہو۔ اور یہ اُردو میں اکثر بول چال میں آتا ہے مگر لکھنے پڑھنے میں نہیں آتا۔ جیسے زید الہ آباد سے پٹنہ کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا۔ یہاں مراد کہنے والے کی یہ تھی کہ جب زید الہ آباد سے چلا تو کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا۔ لیکن پہلے غلطی سے پٹنہ شہر کا نام لے لیا تھا جب اوسے یاد آیا تو اوسے فوراً کول شہر کا نام ہی لے لیا جسکا مذکور کرنا مقصود بالذات تھا۔

### بیان عطف بیان کا

عطف بیان اوس تابع کو کہتے ہیں جو ایک نام مشہور اپنے متبوع کا واقع ہو۔ اور اکثر تفسیر متبوع کے لئے آتا ہے جیسے للو مل چکپوڑ یا حاضر ہے۔ تو یہاں للو مل متبوع ہے اور چکپوڑ یا تابع اسم مشہور یا عرف للو مل ہے اور بطور عطف بیان کے واقع ہوا ہے۔ اور ترکیب میں متبوع اور تابع عطف بیان کا ملکر جبرو جملہ مثل مفرد کے ہوا کرتا ہے۔ اور فرق درمیان صفت اور عطف بیان کے یہ ہے کہ صفت اکثر نکرہ ہوتی ہے اور عطف بیان ہمیشہ معرفہ آیا کرتا ہے۔ اور قطع نظر اسکے عطف بیان واسطے تفسیر متبوع کے آتا ہے اور صفت واسطے بیان تخصیص اور وصف موصوف کے آتی ہے۔

متبوع کی بیان کرے اور اسکو صفت بھی کہتے ہیں اور حال مفصل اسکا بیان  
ترکیب توصیفی میں مذکور ہو چکا ہے جیسے زید کی بخت موجود ہی بیان زید کو صفت  
ہی۔ اور نیک صفت یا نعت ہے۔

## بیان بدل اور مبدل منہ کا

بدل وہ ایک تابع ہے کہ جو اعراسکے متبوع کی طرف منسوب ہوا اس

نسبت میں وہ خود مقصود بالذات ہو جیسے میں نے تیرے بھائی زید کو دیکھا تھا  
اس جملہ میں تیرا بھائی متبوع اور مبدل منہ اور زید تابع بدل ہے اور فعل دیکھا  
کہ جو تیرے بھائی کی طرف منسوب ہوا ہے اوسمیں زید خود مقصود بالذات ہے۔  
اور بدل مبدل منہ ملکہ مثل مفرد کے جزو حملہ ہوتے ہیں چنانچہ جملہ مذکور میں بدل  
مبدل منہ ملکہ مفعول فعل دیکھا کے ہو گئے ہیں۔

بدل کی چار قسمیں ہیں۔ بدل الکمل۔ بدل البعض۔ بدل الاشتمال۔ بدل الخلط  
بدل الکمل اسے کہتے ہیں کہ مصداق ذات مبدل منہ اور مصداق ذات

بدل واحد ہو۔ یعنی دونوں سے ایک ہی ذات مراد ہو جیسا مثال مذکور سے  
معلوم ہوتا ہے کہ تیرے بھائی کا وجود وہی وجود زید کا ہے اور بدل البعض  
اسے کہتے ہیں کہ بدل کی ذات مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے زید کتاب پڑھ چکا  
قریب نصف کے۔ یہاں کتاب مبدل منہ ہے اور قریب نصف کے بدل  
ہے جو جزو ہے مبدل منہ کی ذات کا یعنی کتاب اور بدل الاشتمال اسے



## بیان مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ

مستثنیٰ او سے کہتے ہیں جسے بذریعہ حروف استثناء کے کسی مستثنیٰ منہ سے

نکالین جیسے سب بھائی آئے لیکن زید۔ تو یہاں سب بھائی مستثنیٰ منہ ہیں اور زید مستثنیٰ ہے۔ اور چونکہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر مثل مفرد کے جزو جملہ کے ہوتے ہیں اسلئے اس جملہ میں یہی مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر فاعل فعل آئے کے ہو گئے اور حال مفصل اس کا باب صرف میں بخوبی ہو چکا ہے او سے دیکھ لینا چاہئے۔

## بیان توابعات کا

تابع اس کلمہ کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک کلمہ کے مذکور ہو اور جس حالت و کیفیت میں کہ کلمہ اول ہو اسی کیفیت اور حالت میں ثانی بھی ہو۔ چنانچہ اول کلمہ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔ اور اسکی پانچ قسمیں ہیں۔

### تاکید، نعت، بدل، عطف، بیان، عطف و بحر

تاکید وہ کلمہ ثانی یا تابع ہے کہ جو اپنے کلمہ اول یا متبوع کو کسی امر میں

اتحکام یا حصر کا فائدہ دیوے خواہ امر معمولی ہو یا نسبتی جیسے میرے یہاں سب بھائی آئے۔ تو بھائیوں کی نسبت ایک امر انکا منسوب ہو گیا تھا اور اسکو لفظ سب نے

حصر کا فائدہ بخشا۔ اور جب بلا تاکید جملہ مذکور کو بولتے تو کہتے کہ میرے یہاں

بھائی آئے تو ممکن تھا کہ شاید کوئی بھائی نہیں بھی آیا ہو لیکن جب سکے ساتھ

تاکید سے بولے تو جملہ کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ کوئی بھائی آنے سے باقی نہ رہا

ملکر مثل مرکب غیر مفید یا مفرد کے جزو جملہ ہوا کرتے ہیں +

### بیان تمیز اور ممیز کا

تمیز اس سے کہتے ہیں جو کسی چیز میں سے شک اور ابہام کو دور کرے۔

اور ممیز اس سے کہتے ہیں جبکا شک اور ابہام دور کیا جائے۔ جیسے میرے پاس

پانچ روپے ہیں یا بیس گز ملل ہے تو یہاں جب تک روپیہ اور ملل کا ذکر

نہ کیا جاوے تو دو ٹون کے سامع کو شک رہے گا کہ پانچ عدد کیا چیز ہے۔

اور دوسرے جملہ میں تردد ہے کہ بیس گز کیا شے ہے جب یہ چیزیں بیان

کردی گئیں تو پانچ کے عدد میں جو ابہام تھا روپیہ کے کہنے سے دور ہو گیا۔

اور اسی طرح ملل کے مذکور کرنے سے جو ابہام بیس گز میں تھا دور ہو گیا۔

اور یہ تمیز اور ممیز مثل حال اور ذوالحال کے جزو جملہ ہوا کرتی ہے۔ اور کہی کہی

المرسبۃ وغیرہ میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے جس طرح سے اعداد اور اوزان وغیرہ

میں جیسے زید عمرو سے علم میں بہتر ہے اور عمرو زید سے دولت میں بڑا ہے۔

اور تمیز کی علامتیں لفظ کر جیسے للو نے ہو لکر زید کو روپے دیدئے۔ یا تنوین

یعنی دو زیر اور سے اور بائے موحده جیسے للو نے پھر زید سے مجر یا جبر یا

جبر سے روپے والپس لے لئے۔ اور یہ الفاظ نشانی تمیز کی واقع ہوتے ہیں۔

تنگ بزرگ طرح بطرح۔ دوہین۔ لاچار ناچار۔ بے بس۔ حتی المقدور۔ جہاں تک

کے لئے مدرسہ کیا ہے۔ یعنی واسطے حاصل کرنے علم کے مدرسہ کیا ہے جسکے حاصل کرنے کی وہ خواہش کرتا ہے۔ تمویں یعنی دو زبر یا لفظ کر یا لئے یا سبب یا اور الفاظ جو انجمن یعنی بن ہوں علامتین مفعول لہ کی ہیں۔ اور عربی میں سوا ان مفعولوں کے ایک مفعول مع بھی ہوا کرتا ہے لیکن اردو میں نہیں آتا اسلئے اسکا بیان چھوڑ دیا۔

### بیان حال اور ذوالحال کا

حال اسے کہتے ہیں جو مہیت فاعل یا مفعول کے بیان کرے اور جسکی حالت بیان کرتا ہے اسے ذوالحال کہتے ہیں جیسے زید گاتا جاتا تھا۔ توہین زید فاعل فعل جاتا تھا کہتا ہے اور ذوالحال ہے۔ اور گاتا حال ہے جو حالت زید کو بیان کرتا ہے۔ اور میں نے زید کو سونے دیکھا۔ اس جملہ میں ضمیر فاعل ہے اور دیکھا اور سکا فعل ہے اور زید مفعول ہے جسکی حالت لفظ سوتا جو حال ہی بیان کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی حال پڑا کرتا ہے حسین اشتباہ ہوتا ہے کہ آیا مہیت فاعل کی بیان کرتا ہے یا مفعول کی یعنی کبھی ایسا بھی حال پڑتا ہے جو صلاحتیت فاعل اور مفعول دونوں کے حال ہونے کی رکھتا ہو جیسے میں نے زید کو تیرتے دیکھا۔ نہیں معلوم میں نے زید کو اس حالت میں دیکھا کہ جب میں تیر رہا تھا یا زید کو اس حالت میں دیکھا جبکہ وہ تیر رہا تھا۔ تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت حال کی مطابق ذوالحال کے ہوا کرتی ہے اور حال ذوالحال



اور ماری لفظ جدا جدا ہیں لیکن معنی دونوں کے ایک ہی ہیں یعنی ضرب معنی مار کے ہو \*  
مفعول فیہ

جس جگہ یا جوقت میں فعل واقع ہوتا ہے اس کو مفعول فیہ اور ظرف کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان اور ظرف مکان۔ اس مفعول کے آخر لفظ میں یا پر وغیرہ جو علامت ظرفیت ہیں اکثر پوشیدہ رہتی ہیں جیسے زید آج مدرسہ گیا ہے۔ یعنی مدرسہ میں گیا ہے۔ اور کبھی علامت ظرفیت ظاہر آتی ہے۔ جیسے زید کوٹھے پر بیٹھا ہے۔ اور موہن گھر میں کھانا کھاتا ہے \*  
پھر ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ظرف محدود۔ اور ظرف مبہم۔ ظرف محدود وہ ہے جس کے لئے کوئی حد معین ہو جیسے زید کتب خانہ میں کتاب لکھتا ہے۔ مثال ظرف مکان محدود ہے۔ اور زید کل دن بھر حاضر رہا۔ مثال ظرف زمان محدود ہے۔ اور ظرف مبہم وہ ہے جس کی کوئی حد مقرر نہ ہو جیسے گھوڑا آگے یا سامنے چرتا ہے۔ مثال ظرف مکان مبہم کی ہے۔ اور اس سے پہلے زید تو کرتا تھا۔ مثال ظرف زمان مبہم کی ہے \*  
۴۰

مفعول لہ

مفعول لہ وہ ہے جس کے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہو یا اس کے حاصل کرنے کا ارادہ ہو۔ مثال اول زید نامردی سے نہیں لڑا۔ یعنی بسبب نامردی کے جو اس کی ذات میں موجود تھی نہ لڑا۔ دوسرے کی مثال زید پڑھنے



روپیہ دو ٹکّا :

جملہ نتیجہ وہ ہے جو کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے ظلم بُرا ہے۔ اور جو چیز بری ہو

وہ چوڑ دینے کے قابل ہے۔ پس ظلم چوڑ دینے کے قابل ہے :

جملہ معطوفہ وہ ہے جو پہلے جملہ پر معطوف ہو جیسے زید لکھتا ہے اور

مومن پڑھتا ہے :

### بیان اقسام مفعول اور متعلقات فعل کا

وضیح ہو کہ جملہ فعلیہ کے لئے علاوہ فاعل اور مفعول بہ کے پانچ چیزیں اور

بھی ہیں کہ پانچوں چیزیں فعل لازمی اور متعدی دونوں کے ساتھ آسکتی ہیں

مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ حال۔ تمیز :

### مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہے جو قبل فعل کے حالت مفعولیت

میں واقع ہو اور وہ مفعول اور اس کا فعل دونوں ایک ہی مصدر سے مشتق

ہوئے ہوں۔ مفعول مطلق تین معنی کے لئے آتا ہے۔ ایک تاکید کے لئے

جیسے زید نے بڑی مار ماری۔ دوم واسطے بیان نوع کے جیسے زید حاکم

کی نشست بیٹھا۔ سوم بیان عدد کے لئے جیسے زید ایک بیٹھک بیٹھا۔ کبھی

مفعول مطلق اور اس کے فعل کے الفاظ مختلف ہوتے ہیں مگر معنی میں

دونوں متحد ہوتے ہیں۔ جیسے زید نے مومن کو بڑی ضرب ماری۔ اگرچہ ضرب

## باعتبار معانی کے جملہ کی آٹھ قسمیں ہیں

۱۔ جملہ متائفہ۔ ۲۔ جملہ معترضہ۔ ۳۔ جملہ مبیہ۔ ۴۔ جملہ معللہ۔ ۵۔ جملہ قسمیہ۔ ۶۔ جملہ شرطیہ۔ ۷۔ جملہ نتیجہ۔ ۸۔ جملہ موقوفہ۔

جملہ متائفہ وہ ہے جو عبارت میں پیشتر آوے۔ اوسیکو جملہ ابتدائی ہی کہتے

ہیں جیسے شروع کتاب باغ بہار کا۔ سبحان اللہ کیا صانع ہو کہ جس نے ایک ٹھی کپ

سے کیسی کیسی صورتیں اور مٹی کی صورتیں بنائیں۔

جملہ معترضہ وہ ہے جو درمیان مبتدا اور خبر یا فعل اور فاعل یا شرط اور

جزا کے کسی خاص غرض کے لئے واقع ہو اور اپنے ماقبل اور مابعد سے ایسا علاقہ

نہ رکھتا ہو کہ جسکے بغیر بیان کئے ہوئے جملہ ناتمام رہتا ہو بلکہ جو اسے حذف کر دین

تو کچھ جملہ مذکورہ میں نقصان نہ آوے جیسے زید (اللہ اسکو جنت میں جگہ دے) مر گیا۔

جملہ مبیہ وہ ہے جو کلام سابق کی توضیح و تشریح کرے جیسے میں نے

سنا کہ زید بڑا آدمی ہے۔ پس زید بڑا آدمی ہے جملہ مبیہ ہے میں نے سنا کہ۔

جملہ مبیہ کو جملہ تفسیر یہ بھی کہتے ہیں۔

جملہ معللہ وہ ہے جو سبب اور علت کلام سابق کی پڑے۔ جیسے تم مدرسہ نجاؤ

کہ ان دنوں مدرسہ میں تعطیل ہو گئی ہو۔

جملہ قسمیہ وہ کہ قسم و جواب قسم پر شامل ہو جیسے خدا کی قسم تو چوٹا ہے۔

جملہ شرطیہ وہ ہے کہ دو جملہ سے مرکب ہو۔ اول کو شرط کہتے ہیں دوسرے

کو جزا۔ جزا میں جزا کا ہونا ضروری ہے جیسے اگر تم آؤ گے تو پانچ

پتھر مٹی ہو گئی بولنا محض غلط ہے :-

واضح ہو کہ افعال ناقصہ کبھی صرف فاعل پر تمام ہو جاتے ہیں اور محتاج خبر کے نہیں ہوتے اور وقت اور نکل فعل تمام کہتے ہیں جیسے اور فعل لازم ہوتے ہیں جیسے پانی ہوا یعنی پانی موجود ہوا۔

قاعدہ کلیہ فعل و نکی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت کا جن فعلوں کے فاعل کے ساتھ فقط نے علامت فاعل مطلقاً نہ آوے

اور مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وہ فعل خواہ لازمی ہوں یا متعدی ہمیشہ تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت میں فاعل کے موافق

بولے جائینگے جیسے زید آیا۔ بنو آئی۔ زید لکھتا ہے۔ بنو پڑھتی ہے۔ زید روئی

کو کھاتا تھا۔ بنو پانی کو پیتی تھی۔ جن فعلوں کے فاعل کے ساتھ فقط نے

علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہ ہو تو وہ فعل حالات مذکورہ

بالا میں مفعول بہ کے موافق بولے جاوینگے خواہ فاعل مذکر ہو یا مؤنث و حد

ہو یا جمع۔ جیسے زید نے تختی لکھی۔ بنوں نے پانی پیا۔ لڑکوں نے تختیاں لکھیں

عورتوں نے شربت کے پیالے پیے۔ جب فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ

دونوں کی علامتیں مذکور ہوں تب ہر حال میں فعل واحد مذکر بولا جائیگا۔ جیسے

زید نے تختی کو لکھا۔ بنوں نے شربت کے پیالوں کو پیا :-

جاتا ہوں فعل متعدی بد و مفعول۔ پس فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**مثال دوم** زید نے موہن کو پندرہ روپیہ دلائے ترکیب زید فاعل نے علامت فاعل۔ موہن کو مفعول بہ۔ اور پندرہ روپیہ بہ ترکیب تقدادی عدد ممیز اور روپیہ معدود اور تمیز دونوں ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ دوم واقع ہوئے۔ اور دلائے فعل متعدی بد و مفعول۔ پس فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ان مثالوں مرقومہ ذیل کی ترکیب کرو۔

زید نے موہن کو بیوقوف سمجھا۔ موہن نے بدھو کو ساہوکار سے روپیہ دلائے جو فعل متعدی بد و مفعول ہیں انکے دوسرے مفعول بہ کے ساتھ علامت مفعول نہیں ہوتی۔ جیسے مثالوں سابق سے ظاہر ہو۔

### قائدہ

بعض فعل لازم سوائے فاعل کے ایک دوسری چیز کے محتاج ہوتے ہیں اور کلاً افعال ناقصہ کہتے ہیں انکے فاعل کو اسم اور اس دوسری چیز کو خبر کہتے ہیں۔ مصدر انکے رہنا۔ ہونا۔ اور جو انکے معنی میں ہو۔ ان افعال کی تذکرہ اور تاثیر اور وحدت اور جمعیت انکے اسموں کے موافق ہوتی ہے جیسے موہن لال امیر ہو گیا۔ اس جملہ میں موہن لال اسم ہے اور امیر خبر اور ہو گیا فعل ناقصہ اس میں ملج پھر مٹی ہو گیا۔ پتھر اسم ہے اسی کے موافق فعل بولا گیا۔

اس واسطے اونکو جملہ فعلیہ نہ کہیں گے ہاں البتہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ یہ اشارہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے۔

باعتبار مفعول کے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ فعل معروف فعل مجہول  
فعل معروف وہ ہے جسکا کریمو الایمنی فاعل معلوم ہو۔ جیسے ذیل نے خط لکھا۔  
 اس جملہ میں زید فاعل معلوم ہے۔ اور خط مفعول بہ اور لکھا فعل متعدی معروف  
 فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اور فعل مجہول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہ ہوئے۔ ایسے فعل کا مفعول بہ  
 قائم مقام فاعل کے ہو جاتا ہے لیکن اس پر علامت مفعول بہ نہیں لاتے۔ جیسے  
 خط لکھا گیا۔ اس کلام سے معلوم نہیں ہوتا کہ خط کس نے لکھا۔ ترکیب خط مفعول بہ قائم  
 مقام فاعل کے ہے اور لکھا گیا فعل مجہول ہے فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام  
 فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باعتبار تعداد مفعول کے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں متعدی بیک مفعول  
متعدی بدو مفعول۔ متعدی بیک مفعول وہ ہے فاعل اور ایک مفعول  
 کے ساتھ ملکر جملہ ہو جاوے۔ جیسے مومن نے شربت پیا۔ اور متعدی  
 بدو مفعول وہ ہے جو فاعل اور دو مفعولوں کے ساتھ ملکر جملہ ہو جیسے

میں زید کو دیانت دار جانتا ہوں۔ ترکیب لفظ مین ضمیر فاعل اور زید  
 مفعول بہ۔ اور کو علامت مفعول بہ۔ اور دیانت دار دو مفعول بہ۔ اور

اور خریدا ہے فعل متعدی۔ پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### بیان اختصار جملہ فعلیہ

کبھی وقت پائے جانے قرینہ قیاس کے فعل یا فاعل یا مفعول یا تینوں کو حذف کر دیتے ہیں قرینہ کی دو قسمیں ہیں۔ قرینہ مقالیہ اور قرینہ حالیہ۔ قرینہ مقالیہ وہ ہے جو گفتگو سے سمجھا جاوے جیسے کوئی پوچھے کہ کون بیٹھا ہے تو اس کے جواب میں (زید) کہہ دینا کافی ہے یعنی زید بیٹھا ہے۔ اس جملہ میں صرف فاعل بولا گیا اور فعل محذوف رہا۔ کبھی صرف مفعول بہ کو ذکر کرتے ہیں جیسے (زید) اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ کس کو ماروں۔ یہاں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہو گئے ہیں یعنی مار تو۔ اور کبھی فعل فاعل اور مفعول تینوں کو حذف کر دیتے ہیں اور ان کے بجائے صرف لفظ ایجاب یا انکار کو بولتے ہیں جیسے ہاں یا نہیں اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ کیا تم خط لکھتے ہو پس اس کے جواب میں صرف لفظ ہاں یا نہیں کا بولنا کافی ہے۔ لفظ ہاں یا نہیں بجائے میں خط لکھوں گا یا میں خط نہ لکھوں گا کے ہیں۔

قرینہ حالیہ وہ ہے جو مخاطب کی کیفیت اور حالت سے کوئی بات مفہوم ہو جیسے کوئی شخص کسی کے جواب میں آنکھ یا سر یا انگلی وغیرہ کے اشارے سے اقرار یا انکار کرے چونکہ ان اشارات پر تعریف لفظ کی صادق نہیں آتی

پس سبق پڑھنے میں دونوں فاعل مساوی ہیں اس طرح ایک فاعل کے چند فعل بھی ہو سکتے ہیں جیسے زید نے خط لکھا اور سبق پڑھا سو یا اوٹھا بیٹھا پر گھر چلا گیا ایسے فعلوں میں اول فعل کے ساتھ فاعل اسم ظاہر یا ضمیر ہوتا ہے اور باقی فعلوں میں ضمیر فاعل بوجہ شبدہ رہتی ہے کبھی جملہ فعلیہ میں مرکب غیر مفید مثل اسم مفرد کے فاعل اور مفعول ہوتے ہیں مثال

موہن کا لڑکا سبق پڑھتا ہے۔ ترکیب موہن مضاف الیہ اور کا علامت اضافت

اور لڑکا مضاف۔ پس مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا اور سبق مفعول بہ اور پڑھتا ہے فعل متعدی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مثال زید کا اپنا سبق یاد کر لیتا ہے۔ ترکیب زید مضاف الیہ کا موصوف

دونوں ملکر فاعل ہوئے۔ اور اپنا ضمیر مضاف الیہ اور سبق مضاف یہ دونوں ملکر مفعول بہ یاد کر لیتا ہے فعل متعدی۔ پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مثال زید کا چھوٹا بھائی کلیلہ دمنہ پڑھتا ہے ترکیب زید مضاف الیہ کا

علامت اضافت چھوٹا صفت بھائی موصوف۔ صفت اور موصوف ملکر مضاف ہوا

زید کا کلیلہ دمنہ بہ ترکیب امتزاجی مفعول ہوا۔ اور پڑھتا ہے فعل متعدی۔ فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مثال زید نے پچھتر روپیہ کو گھوڑا خریدا ہے۔ ترکیب زید فاعل نے علامت

فاعل پچھتر بہ ترکیب تعدادی عدد یا ممیز۔ روپیہ محدود اور تمیز ممیز اور تمیز ملکر بذریعہ حرف کو کے جو بعضی عیوض کے ہے متعلق فعل ہوا۔ اور گھوڑا مفعول بہ۔



ہیں قرینہ اور قیاس یوں کہہ سکتے ہیں کہ کھانیکا فاعل زید ہو اور روٹی مفعول بہ اس لئے کہ روٹی کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ زید کو کھا جاوے بلکہ زید البتہ روٹی کھانیکا صلاحت رکھتا ہے۔ اور بعض وقت قرینہ اور قیاس سے بھی نہیں پہچانا جاتا ہے تب اونکی تمیز بہت دشوار ہوتی ہے جیسے بھڑیا کتا پاڑتا ہے۔ بلی ٹوٹھی کھاتی ہے۔ ان جملہ میں ہر ایک اسم فاعل ہو سکتا ہے پس ایسے اسموں میں فاعل کو اول رکھنا چاہئے اور مفعول کو پیچھے۔

### عام شناخت فاعل اور مفعول بہ کی

فعل کو لفظ کون یا کسنے کے ساتھ بولنے سے یا سوال کرنے سے فاعل معلوم ہو جاتا ہے۔ اور جب فعل کو لفظ کیا یا کسکو کے ساتھ بولیں یا سوال کریں تو مفعول بہ دریافت ہو جائیگا یعنی جملہ فعلیہ میں جو اسم کون یا کسنے کا جواب دے گا وہ اسم ضرور فاعل ہوگا۔ اور جو اسم لفظ کیا اور کسکو کا جواب واقع ہوگا وہ مفعول بہ ہوگا جیسے بلی چوہا کھاتی ہے۔ جب اس جملہ میں کہو گے کہ کون کھاتی ہے تو ضرور بلی ہی جواب میں پڑے گی۔ تو معلوم ہوا کہ بلی فاعل ہے اور جب کہو گے کہ بلی کیا کسکو کھاتی ہے تو اس کے جواب میں چوہا واقع ہوگا پس اس جملہ میں چوہا مفعول بہ ہے۔

مثال دوم۔ زید خط پڑھتا ہے۔ جب کہینگے کہ خط کون پڑھتا ہے تو ضرور بلی کا جواب زید واقع ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ زید فعل پڑھنے کا فاعل ہے اور سطح جب کہینگے کہ زید نے کیا یا کسکو پڑھا تو اس کے جواب میں خط واقع ہوگا تو معلوم ہوا کہ یہی مفعول پڑھنے کا ہے۔

بذریعہ حرف عطف کے ایک فعل کے فاعل ہو سکتے ہیں جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھا

فَاعِل اور مَفْعُول کے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ **فعل لازمی** فعل متعدی :

**فعل لازمی** وہ ہے جو فعل اور فاعل ملکر پورا جملہ ہو جائے اور محتاج مفعول بہ کا نہ ہے۔ جیسے موہن گیا۔ ترکیب موہن فاعل ہے اسلئے کہ جانیکا فعل اسکی ذات سے قائم ہوا۔ اور گیا فعل لازمی۔ پس فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔  
**فعل متعدی** وہ ہے کہ صرف فاعل سے ملکر پوری بات نہ ہو بلکہ خواہش مفعول بہ کی رکے۔ فعل متعدی میں فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر پورا جملہ بنتا ہے۔ جیسے

زید نے سبق پڑھا۔ ترکیب زید فاعل ہے اسلئے کہ پڑھنے کا فعل اسکی ذات سے نکل کر سبق پر واقع ہو۔ لہذا لے علامت فاعل سبق مفعول بہ کو علامت مفعول بہ پوشیدہ ہو۔ پڑھا فعل متعدی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### ترتیب اجزائے جملہ فعلیہ کی

جملہ فعلیہ میں یہ زیادہ فصیح ہے کہ فعل آخر میں واقع ہو اور فاعل اور مفعول بہ پہلے آویں جیسے سبق زید نے پڑھ لیا اور یوں بھی بولنا درست ہے کہ زید نے سبق پڑھ لیا۔ مگر پڑھ لیا زید نے نہایت ضعیف محاورہ ہے۔

### قاعدہ پہچاننے فاعل اور مفعول بہ کا

جب علامتین فاعل اور مفعول بہ کی محذوف ہوتی ہیں تو فاعل اور مفعول بہ کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے بعض وقت قرینے سے فاعل اور مفعول معلوم ہو جاتا ہے جیسے زید روٹی کھاتا ہے۔ اس جملہ میں روٹی اور زید دونوں اسم بلا علامت فاعل اور مفعول کے

واویلا میرا حال تباہ ہوا۔ افسوس صد افسوس میں نہ ادھر کا ہوا نہ او دھر کا باقی  
الفاظ مذہب عبارت نشر اردو میں کم بولے جاتے ہیں لیکن نظم میں بیشتر  
شعر مدفن بنے زمین چین و اہمیتنا، معدوم ہو وہ غنچہ دہن و اہمیتنا،  
شعر زندہ رہوں میں اور وہ مرجائے منقش کیا اعتبار ہستی بے اعتبار حیات  
شعر مسلم کے سپر کہتے تھے بانالہ و فریادہ دردا و دریغا کیون قتل ہمیں  
کرتا ہے تو اسے تم ایجاد دردا و دریغا۔

### بیان تحذیر کا

نعت میں تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہیں اور اصطلاح میں تحذیر اس قسم  
کو کہتے ہیں جو مخاطب کے ڈرانے کے لئے مکرر بولا جائے جیسے سانپ سانپ  
یا بچو بچو۔ انکے یہ معنی ہیں کہ بچا اپنے تئیں سانپ یا بچو سے۔ اس جملہ میں ہمیشہ  
فعل مع فاعل محذوف رہتا ہے اور اسم تحذیر جو مکرر بولا جاتا ہے وہی محذوف  
اس فعل محذوف کا ہوتا ہے۔ چونکہ اس قسم کی جملہ میں ایک طرح کا امر یا نہی  
اور نہی ہوتی ہے اس لئے اس جملہ کو انشائیہ کہنا چاہئے۔

### مختصر بیان فعل کا

فعل وہ کلمہ مستقبل ہے جس میں بہیت نصرت کوئی زمانہ پایا جاوے۔  
فاعل کو جملہ فعلیہ میں محکوم علیہ اور مسند الیہ کہتے ہیں۔ اور فعل کو محکوم بہ اور مسند  
کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ فاعل پر حکم کرنے یا ہونے فعل کا کیا جاتا ہے۔ باعتبار

کے بھی پکارتے ہیں جیسے آدمی اپنی اسے آدمی۔ اور منادی کرنے سے اسم میں  
سبب قرینہ خطاب کے ایک قسم کی کیفیت معارفہ ہونے کی آجاتی ہے۔ اور اسم  
نکرہ اور معرفہ دونوں قسم کے منادی ہو کر تے ہیں جیسے اسے لولے آدمی  
آدمی جو نکرہ تھا پکارنے سے معرفہ ہو گیا۔

### بیان مذہب

مذہب وہ ہے جسے اس کے مرتب نے یا نہ پائے جانے کے سبب یا  
اور کسی عیبت اور عارثہ کے باعث لفظ مذہب یا ندا کے ساتھ روین یا پائین  
الفاظ مذہب تمام مقام فعل محذوف و روا ہوں کے جوتے ہیں مذہب و فعل  
محذوف کا منقول بہ پڑتا ہے مگر علامت منقول بہ کی اس کے ساتھ بھی نہیں  
ہوتی۔ بشرط مذہب کی یہ ہے کہ ہمیشہ معرفہ واقع ہووے بخلاف منادی کے  
کہ وہ کبھی نکرہ بھی آتا ہے۔

### الفاظ مذہب

ہاے۔ واہ۔ رے۔ ہاے۔ رے۔ ارے۔ اے۔ آہ۔ واے۔ واہ۔ افسوس  
عذرا۔ افسوس۔ واہ۔ عیبتا۔ واہ۔ حسرتا۔ جیف۔ دروا۔ درینا۔ وغیرہ حروف مذہب ہیں۔

### امثال

ہاے میرے لال۔ واہ رے قسمت۔ ہاے رے دکھ۔ ارے میرے  
مومن کدھر گیا۔ اے میرے لال کیا ہوا۔ آہ یہ کیا ہوا۔ واے قسمت۔ واہ لال

# نقشہ علامات مع مثالوں کے

مفعول علامت	اسم ظاہر	صفت	اسم مشتق	ضمیر	اسم اشارہ	اسم موصول	استفہام
کو	زید کو	اچھے کو	لکڑی والے کو	مجھ کو	اوس کو	جس کو	کس کو
سے	سے	سے	سے	سے	سے	سے	سے
یہ	یہ	یہ	یہ	یہ	یہ	یہ	یہ

کبھی علامتیں مفعول کی محذوف ہوتی ہیں جیسے سبق پر پہلے یعنی سبق کو پر پہلے  
 مگر کیسے پر مفعول متعدی ہے مگر ضمیر فاعل پوشیدہ ہے اور سبق مفعول  
 اور کو علامت مفعول پوشیدہ ہے یعنی تم سبق کو پر پہلے ہو۔

## فائدہ

تین مقام پر مفعول پر کا فعل ہمیشہ محذوف رہتا ہوتا ہے۔ منادوب۔ تہذیر

## بیان منادی

منادی اور مناد کہتے ہیں کہ جسے حروف ندا سے پکارین خواہ وہ مذکور ہو

پوشیدہ۔ اور حروف ندا کا بیان صرف میں بخونی مذکور ہو چکا ہے اب حاجت

نہ بیان دینا ہے۔ منادی بحرف ندا قائم مقام فعل محذوف پر لگتا

ہوتا ہے۔ اور مناد مفعول پر اوس فعل محذوف کا پڑتا ہے

پہلے کے ساتھ مفعول مطلقاً نہیں لگاتے جیسے امر لڑکے

کے لڑکے جیسے مناد پکارتا ہوں۔ اور کبھی بلا حرف ندا

اورین نے ایک اونٹ مول لیا ہے۔ زید نے میرے لئے ایک گھوڑا بیجا تھا اور  
 میں نے اس کے لئے ایک دو شاہ بیجا تھا۔ زید نے تم کو بلایا ہوگا اس کے بھائی نے تم کو بلایا  
 مگر مصدر لانا اور بولنا اور بھولنا اور جو فعل کہ ساتھ لفظ جاننا یا چکنا یا سکنا یا  
 لگنا کے ترکیب پاوین اور ان کے صیغے جمع ماضی مذکورہ بالا اس قاعدہ سے مشتق ہیں  
 جیسے زید بولا کہ آج کلہ خبر لایا کہ موہن لال امتحان میں ایک لفظ بھولا ہے۔ جب فعل  
 متعدی اور فعل لازمی آپس میں مرکب ہوتے ہیں تب باعتبار فعل آخر کے علامت  
 فاعل لاتے ہیں جیسے موہن نے بدھو کو لاہور جا کر پکڑا۔ اور زید نے اسے الہ آباد  
 جا مارا۔ موہن خطا لکھ چکا۔ اور لکھو کتاب لے گیا۔ اور بدھو خطا نہ لکھ سکا۔ اور موہن  
 اپنی تنخواہ لے آیا ہے۔

### بیان مفعول بہ

مفعول یہ وہ ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ اور لفظ کو کے  
 متین اور یا کے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہیں۔ مگر دو علامتین اول  
 کی ہر قسم کے اسم کے ساتھ آسکتی ہیں اور یا کے مجہول صرف ضمائر  
 اسمائے اشارہ اور اسمائے موصول اور استفہام کے ساتھ آتی ہے جیسے  
 نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہے۔

مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ حاصل ہوتا ہے۔ فعل کی تعریف باب اول ص ۱۷  
میں بخوبی ہو چکی ہے۔ اور کچھ مختصر حال اس کا حسب ضرورت آگے بھی بیان کیا جائیگا۔

## بیان فاعل

فاعل وہ ہے جو محکوم علیہ اور مستدالیہ فعل کا ہو یعنی جسکی طرف فعل کو نسبت  
کریں کہ یہ فعل اسکی ذات سے قائم ہوا ہے یا اس سے صادر ہو کر دوسرے پر واقع  
ہوا ہے بخلاف اہم فاعل کے کہ وہ صرف ذات فاعل کا نام ہے۔ جیسے زید آیا اس جملہ  
میں زید فاعل ہے اسلئے کہ انکیا فعل اس کے سبب سے قائم ہوا۔ اور انا فعل لازمی  
ہے۔ اور لفظ آئیوا لا جو اس فعل کا اہم فاعل ہے صرف آئیوا لے کی ذات بتلاتا ہو مثلاً  
کوئی کہے کہ اس جملہ میں آئیوا لا کون ہو تو اس کے جواب میں زید واقع ہو گا پس لفظ زید  
جو جملہ مذکورہ بالا میں فاعل واقع ہوا ہے اور لفظ آئیوا لے میں جو مصدر انا کا اہم فاعل ہے  
بہت فرق ہے اور سو اے اس کے ترکیب میں ممکن ہے کہ اہم فاعل اپنے فعل کا فاعل  
واقع ہو یا مفعول جیسے مارنیوا لے نے زید کو مارا۔ اور زید نے مارنے والی کو مارا۔ لیکن  
فاعل ایک جملہ میں اپنے فاعل کا مفعول نہیں ہو سکتا ہے۔

## علامت فاعل

معلوم رہے کہ فعل متعدی معروف کی ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید  
اور ماضی شکی کے فاعل کے آخر لفظ مے علامت فاعل ہوا کرتی ہے خواہ فاعل اسم  
ظاہر ہو یا ضمیر جیسے زید نے سبق پڑھا۔ اور میں نے تختی لکھی۔ اور زید نے ایک گھوڑا خریدا۔



مکان مضاف اولفظ میں علامت ظرفیت مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر مقدم ہوئی زید  
 مبتدا مفعول اور ہے لفظ ربط۔ مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔  
 جس لفظ کے آخر الف یا ہاے ہو زہو وے اور وہ خبر کسی کی ہو تو حروف مفعولی  
 کے آنے سے اس میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس خبر کی تذکیر اور تانیث اور جمعیت مبتدا  
 کے موافق ہوتی ہے جیسے زید اگرہ کارہنے والا ہے۔ بنو اگرہ کی رہنے والی ہے۔ موہن  
 دیوانہ ہے۔ بنو دیوانی ہے۔

کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں جیسے زید غریب بکس اور لاچار ہو۔ اور کبھی  
 کئی مبتداؤں کی ایک خبر ہوتی ہے۔ جیسے موہن اور بدھو ہوشیار ہیں۔ اور کبھی مبتدا اور خبر  
 دونوں مرکب غیر مفید ہوتے ہیں جیسے موہن کا بھائی اپنے گھر ہے ترکیب موہن  
 مضاف الیہ اور بھائی مضاف دونوں ملکر مبتدا اور اپنے مضاف الیہ۔ اور گھر اسم ظرف  
 مضاف دونوں ملکر خبر ہوئی۔ اور ہے حرف ربط مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ  
 خبریہ ہوا۔ اور ہونا کے صیغہ حروف ربط کہلاتے ہیں جیسے ہے۔ ہیں۔ ہو۔ ہوں  
 تھا۔ تھے۔ تھیں۔ وغیرہ۔

### بیان جملہ فعلیہ کا

جملہ فعلیہ وہ ہے جو اسم اور فعل کے ساتھ ملکر بنے۔

### اجزائے جملہ فعلیہ

فعل لازمی میں جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہوا اور فعل متعدی میں فعل فاعل اور



کسی اور میں پائی نہیں جاتی۔ دو اسمو تین جیسے زید چالاک ہے۔ زید محکوم علیہ یعنی مبتدا اور چالاک محکوم یہ یعنی خبر اور ہے لفظ رابطہ۔ ایک اسم اور فعل میں خواہ وہ دونوں لفظ مذکور ہوں جیسے زید آیا۔ زید اس جگہ محکوم علیہ یعنی فاعل ہے اور آیا محکوم بہ یعنی فعل۔ آنے کی جو نسبت زید کے ساتھ لگائی ہے وہی نسبت حکمیہ ہے یا اونہیں سے کوئی مقدار پوشیدہ ہو جیسے لکھ آئین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہے۔ سیطرح سے

اے لڑکے پس یہاں حرف ندا قائم مقام فعل پکارتا ہوں کے ہے جو پوشیدہ ہے۔ اور لڑکا منادی مفعول بہ یعنی میں لڑکے کو پکارتا ہوں۔ محکوم علیہ سے کہتے ہیں چہر حکم کیا گیا اور اوسیکو سند الیہ بھی کہتے ہیں اور محکوم بہ وہ ہے جسکے ساتھ حکم کیا جاوے اور اوسیکو سند بھی کہتے ہیں۔ اسم محکوم اور محکوم بہ دونوں ہو سکتا ہے۔ اور فعل صرف محکوم ہو سکتا ہے محکوم علیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حرف نہ محکوم علیہ ہو سکتا ہے نہ محکوم بہ۔

### تقسیم جملہ

باعتبار معنی کے جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ اسے کہتے ہیں جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہو جائے کہ کہنے والا کسی ماجرے کی خبر دیتا ہے لیکن اس میں احتمال راست اور دروغ کا لگا رہے کہ بعض وقت باعتبار صداقت خبر کے بالکل احتمال چھوٹھ کا تو جیسے کلام الہی اور خبر پیغمبر کی اور سیطرح کبھی قرآن سے احتمال استی کا بھی نہ ہو جیسے کوئی شخص فی زمانہ کہے کہ میں نے طوفان نوح علیہ السلام کا بچشم خود دیکھا ہے۔

نادان لڑکے وغیرہ ❖

اور اہمے مشتقات اور صفات عددیہ بھی صفت واقع ہو سکتے ہیں۔ جیسے

روپیہ کھوپا ہوا مل گیا۔ پندرہویں پلٹن۔ اور چھٹھار سالہ۔ اور تیسرا ترپ ❖

مرکب متزاجی وہ ہے کہ دو لفظ ملکر ایک ہو جائیں جدا جدا نہ معلوم ہوں۔ جیسے

گیارہ۔ ایک اور دس سے ملکر بننا اسطرح بارہ سے ننانوے تک سوائے دہائیوں کے مرکب متزاجی ہے

مرکب غیر متزاجی وہ ہے جو دو لفظوں سے ملکر بنے اور دونوں لفظ جدا جدا معلوم ہوں۔ جیسے

اکبر آباد شاہجہان آباد بعض مرکب عددی بھی آئیں داخل ہوں جیسے دو ہزار تین سو وغیرہ ❖

## فائدہ

ایک سے نو تک اکائیاں کہلاتی ہیں۔ اور دس بیس تیس وغیرہ سے نوے

تک دہائیاں۔ اور ایک سو سے نو سو تک سیکڑے ہیں۔ اور ایک ہزار دو ہزار وغیرہ

ہزار کہلاتے ہیں۔ اکائیاں مفرد ہیں۔ اور دہائیاں اور سو۔ ہزار۔ لاکھ بھی مفرد ہیں۔ اسکے

سوا مرکب ہیں یعنی گیارہ سے ننانوے تک مرکب متزاجی ہیں۔ باقی غیر متزاجی ❖

## بیان جملہ

کوئی جملہ یا کلام دو کلموں سے کم نہیں بن سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اون و لون کلموں کے

درمیان نسبت حکمیہ ضرور ہووے۔ نسبت حکمیہ اس علاقہ اور لگاؤ کو کہتے ہیں جو یا یکدیگر

اون کلمات کے اس طور پر پائی جاوے کہ اسکے سینے اور سمجھنے سے سامع کو فائدہ نام

حاصل ہو جائے یعنی سنکر مطلب سمجھ جاوے۔ یہ نسبت بجز دو اسموں یا اہم اور فعل کے

قما عہد سب دو تین لفظاں پہلے نہ منت موصوف کے ملکر کسی اور اسم کی نہ منت واقع ہوتا تب اس نہ منت مرکب میں جو لفظ اخیر ہوتا ہے او کی تذکرہ اور تانیث اور تہ اور جہیت موصوف کے موافق ہوتی ہے۔ جیسے لونی پھٹا لڑکا اگرچہ پھٹا لونی کی نہ منت تھی لیکن لونی پھٹا۔ ولونان لفظ مرکب ہو کر ایسے کی نہ منت واقع ہوئی اسلئے پھٹا برعاً لڑکے کے ہو کر گیا اسلئے وہ پڑھا پڑھی لڑکی۔ کہیں ایک موصوف کی کئی نہ منتیں بھی واقع ہوتی ہیں جیسے زینت کجنت پر میرنگار خوش اندام ہے۔ اور کہیں ایک نہ منت کے کئی موصوف بھی ہوتے ہیں جیسے زید اور بکیرہ دونوں کجنت اپنے کام کو لیا کرتے ہیں

**خواص نہ منت**

اگر موصوف موصوفہ تو نہ منت سے توفیع ہو جاتی ہے جیسے زینت کجنت اپنا سوت لیا اور لیتا ہے زید اسم مذکر ہے کچھ نہ منت شخصہ ص کی نہ تھی لیکن کجنت کجنت سے اور عین کجنت ہو گئی اور جو موصوف مذکر ہو تو نہ منت سے اور عین ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسے مہر و غریب حاضر ہے یعنی شہر یہ موصوفین ۛ

کبھی نہ منت موصوفہ کے لئے آتی ہے اس کے کچھ شخصہ ص یا توفیع مقصود نہیں ہوتی جیسے خدا بڑا کریم کار ساز ہے ۛ

اور کبھی نہ منت واسطے اشارت رحم کے آتی ہے جیسے میر چارہ مومن کیا کرے ۛ  
 واضح ہو کہ ہمیں نہ منت جملہ غلی اور خوبی کے الفاظ سے آتی ہے اور اسلئے جملہ برائی اور نہ منت کے کلمات کے ساتھ کجا آتی ہے جیسے شیطان مروت ہو مروت مروت بے سلیقہ عورت جیسے لڑکا

## مرتبہ توصیفی

مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے۔ صفت اس کو کہتے

ہیں جو اپنے موصوف کی کچھ کیفیت اور خاصیت خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ظاہر کرے۔

موصوف۔ وہ ہے جسکی بھلائی یا بُرائی یا اور کسی قسم کی خاصیت بیان کی جائے اور وہ

میں بخلاف فارسی کے صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہے۔ اُردو میں کوئی نشانی

موصوف کے لئے مقرر نہیں صرف معنی سے موصوف اور صفت پہچانی جاتی ہے جو اسم کہ

لفظ کیسا۔ کیسے۔ کیسی کے جواب میں واقع ہوا ہوا سے صفت کہتے ہیں جیسے ذہین لڑکا

جب کہو گے کیسا لڑکا تو اس کے جواب میں ذہین واقع ہوگا۔ اور اسی طرح اچھے لڑکے

جب کہو گے کیسے لڑکے تو اس کا جواب اچھے ہوگا۔ پس ذہین اور اچھے صفت ہے اور

لڑکا اور لڑکے موصوف ہے

قائدہ۔ فارسی میں موصوف کے آخر زیر ہوتا ہے جیسے مدِ نیک اور سپ چالا

جب فارسی میں صفت پہلے آتی ہے تو موصوف کے آخر زیر نہیں ہوتا جیسے نیکو

اور خوش رنگ۔ نیک اور خوش صفت ہے اور مرد اور رنگ موصوف ہے

قاعدہ۔ اُردو میں اول اسمائے صفات کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت

موصوف کے موافق ہوتی ہے جنکے آخر الف یا ہ ہو اور اول میں حروف معنوی کے

نے سے تبدیلی بھی ہو۔ جیسے بہلا مرد اور بہلی عورت۔ بیچارہ مرد۔ بیچاری عورت

بھلے مرد۔ بھلی عورتیں۔ بیچارے مرد۔ بیچاری عورتیں

پناہ مضاف اور جہان مضاف الیہ ہے \*

اکثر فارسی میں جب اسمائے مفصلہ ذیل مضاف ہوتے ہیں تب بھی کسر نہین لگاتے  
صاحب سر۔ قائم مقام یا نائب مناب۔ گل بن بمعنی بیٹا \*

جیسے صاحب ہنر۔ صاحب دل۔ سردار۔ سرخیل۔ قائم مقام۔ نائب مناب۔ گلنا  
گل سرخ۔ زین الدین بن خاقان \*

## خواص اضافت

مضاف الیہ اگر معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ جیسے زید کا غلام چونکہ  
زید علم ہے اسلئے غلام بھی معرفہ ہو گیا یعنی زید کے غلام سے بکر کا غلام نہ سمجھا جائیگا  
اور جو مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف میں اکیطرح کی خصوصیت آجاتی ہے۔ جیسے چاندی کا حقہ  
چاندی آسم نکرہ مضاف الیہ ہے اور حقہ مضاف آسم نکرہ کی طرف مضاف ہونیسے  
آسمین ایک طرح کی خصوصیت آگئی یعنی صرف چاندی کا حقہ ہے مٹی یا اور کسی کا حقہ نہین \*

## اقسام اضافت

اگرچہ اضافت کی بہت قسمیں ہیں لیکن مشہور تر لکھی جاتی ہیں۔ تملیکی۔ تخصیصی  
توہیحی۔ اضافت تملیکی وہ ہے کہ مملوک کو مالک کی طرف مضاف کریں جیسے زید کا گھوڑا  
زید مضاف الیہ لکھو اور گھوڑا مضاف مملوک ہے۔ اور اضافت تخصیصی وہ ہے کہ مضاف  
الیہ کیلئے مضاف خاص ہو جائے جیسا میرادوست یعنی خاص میرادوست اور اضافت توہیحی  
وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ صرح کر دیوے جیسے چاندی کا حقہ اور عن گل۔ اور عن بادام وغیرہ



اسکو مرکب غیر امتزاجی کہتے ہیں۔

## مرکب اضافی

مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے۔ ایک اسم کو دو سے  
 طرف نسبت کرنی کہ اضافت کہتے ہیں۔ اور جس اسم کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور  
 مضاف الیہ اور جو اسم نسبت کیا جاتا ہے اسکو مضاف کہتے ہیں۔

اردو میں اکثر بخلاف فارسی کے مضاف الیہ مضاف سے پہلے آتا ہے۔ اور کا کے کی  
 رائے رمی اور نا۔ نے۔ نی۔ علامتیں اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہیں۔  
 اور علامتیں اضافت کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت میں مضاف کے موا

ہوتی ہیں۔ گا۔ را۔ نا۔ علامتیں مضاف واحد مذکر کی ہیں جیسے زید کا گھوڑا تیر بھائی۔  
 بھق۔ اور کے۔ رے۔ نے۔ علامتیں مضاف جمع مذکر کی ہیں جیسے زید کے گھوڑے  
 تیرے بھائی۔ اپنے لڑکے۔ اور بھی علامتیں واحد مذکر کی بسبب حروف معنوی یا اسم

طروف کے تبدیل ہو کر کے رے۔ نے۔ ہو جاتی ہیں۔ جیسے زید کے گھر میں بھائی  
 اپنے گھوڑے کو باندھ دیا ہے۔ اور کی رمی نی علامتیں مضاف واحد اور جمع مونث  
 ہیں جیسے زید کی کتاب یا کتابیں۔ اور میری تختی یا تختیاں اور اپنی دوات یا دواتیں۔  
 فارسی میں اکثر مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف کے آخر کسرہ

اضافت ہوا کرتا ہے جیسے اسپ زید۔ یا کتاب مومن لال۔ اور جب مضاف الیہ پہلے آتا ہے  
 علامت اضافت۔ لاجا تا ہے۔ جیسے جہان پناہ کہ اصل میں پناہ جہان تھا

کلام اور مرکب تمام کہتے ہیں مثلاً پہلا درویش لنگوٹ باندھ کر دوڑا تو ہو بیٹھا اسکے  
 سننے سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا پہلے درویش کی خبر دیتا ہے کہ وہ بیان نیکو  
 یوں مستعد ہو بیٹھا۔ مثال سے عباد اللہ ذرا متوجہ ہو کر سنو اسکے سننے سے سامع معلوم  
 ہوا کہ کہنے والا اپنی سرگزشت سنانیکے لئے حاضرین کو متوجہ کرنا چاہتا ہے \*  
 مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے تو اسکے کہنے سے سامع کو  
 کچھ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم نہ ہو بلکہ دوسری بات سننے کا محتاج اور تضرر ہے جس سے  
 کچھ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم ہو جائے چنانچہ زید کا بھائی اسکے سننے سے سامع کو کچھ  
 فائدہ معلوم نہوا کہ کہنے والا زید کے بھائی کا کیا حال بیان کرتا ہے۔ لیکن اگر یوں کہا جائے کہ  
 زید کا بھائی آیا یا گیا تو سامع کو معلوم ہوتا کہ کہنے والا زید کے بھائی کی خبر دیتا ہے پس  
 معلوم ہوا کہ مرکب غیر مفید پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ بمنزلہ مفرد کے ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے۔  
 مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں مرکب اضافی۔ مرکب توصیفی۔ مرکب امتزاجی  
 مرکب غیر امتزاجی۔ اور جو اس تقسیم کی یہ ہے کہ یا اس مرکب کا جزو اول دوسرے  
 جزو کے لئے قید ہو گا یا نہیں۔ اگر جزو اول دوسرے جزو کیلئے قید ہو گا تو اسکو  
 مرکب تقيیدی کہتے ہیں خواہ وہ قید اضافی ہو عیسای زید کا غلام۔ یا وہ قید توصیفی ہو  
 عیسے اچھا لڑکا۔ اور جو جزو اول جزو دوم کے لئے قید نہ ہو تو اسکو مرکب غیر تقيیدی  
 کہتے ہیں خواہ وہ دونوں جزو ملکر ایک ہو جوین عیسے گیارہ۔ پندرہ اسکو مرکب امتزاجی  
 کہتے ہیں خواہ ایک نہوں بلکہ دونوں جزو جدا جدا معلوم ہوں عیسے اگر آبا۔ خلد آبا و \*

# باب دوم نحو

## مقدمہ تعریف نحو اور اسکی غرض اور موضوع کے بیان میں تعریف علم نحو

نحو ایک علم باقواعد ہے جس سے ترکیب کلمات یعنی مفرد و نکو ملا کر کلام بنانا آجائے اور ہر ایک کلمہ کی کیفیت اور نسبت اور ترتیب یکدگر معلوم ہو جاوے۔

اور عرض اس علم سے یہ ہے کہ متکلم ترکیب کلمات میں خطا نہ کرے یعنی جس موقع اور محل پر جو کلمہ کہنا چاہے اسی جگہ کہے تاکہ سامع کو اس کے سمجھنے میں کسر نہ ہو اور انتظار باقی نہ رہے اور موضوع علم نحو کا کلام ہے۔

مرکب وہ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے ملکر بنے اور جزو کرے سے اسکا ہر ایک جزو پٹے معنی قبل اوے۔ جنکے لئے وہ مرکب موضوع ہوا ہے اسکی تصریح

باب اول صرفتین بنجونی ہو چکی ہے مرکب کی دو قسمیں ہیں مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔  
مرکب مفید وہ ہے کہ کہنے والا کوئی بات کہہ چکے تب اس کے سننے سے سامع کو فائدہ

تام حاصل ہو جائے یعنی سامع کو اور بات کے سننے کا کچھ انتظار باقی نہ رہے وہ منتہی ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسی ماجرے کی خبر دیتا ہے یا کچھ خواہش رکھتا ہے۔ مرکب مفید ہی کو چملاؤ

جیسے ح درس وغیرہ۔ اور جن حرفوں پر کوئی نقطہ ہوتا ہے اون کو منقوطہ یا  
 معجمہ کہتے ہیں مثلاً خ دز شس۔ کہ اسکے علاوہ ب کو باے موصدہ اور  
 ت کوتاے ثناء فوقانیہ اور ث کوتاے مثلثہ اوری کو یاے تختانی  
 اور ہ کو باے ہوز اور ح کو حاے حلی کہتے ہیں۔ اور پ اور چ اور ژ اور  
 گ کو زبان فارسی کے ساتھ منسوب کرتے ہیں جیسے پ کو باے فارسی  
 اور چ کو جیم فارسی وغیرہ۔ اور ٹ ڈ کو زبان ہندی کے ساتھ منسوب  
 کرتے ہیں جیسے ٹ کوتاے ہندی وغیرہ۔ فقط ❦

فائدہ حروف شمسی کی وہ ترتیب جو اوپر بیان ہوئی اور سکوا بہت کتے

ہیں اور ایک دوسری ترتیب ہے اور سکوا بجد کتے ہیں چونکہ اکثر تاریخ گوئی اور تاریخ فہمی میں بجائے اعداد کے حروف سے کام پڑتا ہے اس واسطے حروف تہجی کی یہ ترتیب مقرر ہوئی۔ ابجد ہوز حلی کلمن سعض قرشت شخز ضطع ۛ

اب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش

۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰

ت ث خ ذ ض ظ غ

ابجد سے حلی تک اکائیان ہیں مگر حرف ی دہائیوں میں داخل ہے اور

کلمن سے سعض تک دہائیان اور قرشت سے ضطع تک سیکڑے ہیں ۛ

بادشاہ شاعر ابو داہلی (ترجمہ ہلی شاعر و نکا بادشاہ تھا)

چنانچہ شاعر ابلی کی وفات کی تاریخ اس جملہ کے حروف سے معلوم ہو جاتی

ہے جب اس کے اعداد کو بموجب قاعدہ ابجد کے جمع کر دے تب ۹۹۲ معلوم

ہو جائیگا۔ اور اس طرح تاریخ وفات حیدر علی نایک والی میسور کے اس جملہ کے

اعداد سے جان بالا گھاٹ برفت معلوم ہوتی ہے جسکی میزان کل ۹۶۷

ہوتے ہیں ۛ

فائدہ جو حروف صورت میں مشابہ ہیں ان کے فرق اور تمیز کے لئے

یہ قاعدہ ہے کہ جن حرفوں پر کوئی نقطہ نہیں آتا ان کو حروف مملہ کہتے ہیں

اور وا و مچھول اس کے برعکس ہے جیسے وا و شور کی ہے

یاسے معروف وہ ہے جس کے ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر کھینچ کر پڑھی جائے جیسے بنی کی بنی اور یاسے مچھول اس کے برعکس ہے جیسے لے۔ وے۔ مجھے۔ اس طرح الف کی بھی دو تین ہیں۔ مدودہ اور مقصورہ

الف مدودہ وہ ہے جو پڑھنی میں دو الف معلوم ہو خواہ وہ اول ہو یا آخر۔ جیسے آج اور آگ۔ شرفاً۔ اور جو نشانی الف مدودہ پر ہوتی ہے اسے مدکتے ہیں۔ اور الف مقصورہ اس کے برعکس ہے جیسے اب اور اگر شبری قائدہ عربی اسموں کے اول ال تعریف کا لگا ہوتا ہے تو بعض اوقات

یہ الف لام بعض کلموں میں ملفوظ ہوتا ہے جیسے لفظ القمر۔ الحال۔ الغرض العلم ہے اور جب اونکے ماقبل کوئی اور کلمہ آتا ہے تب لام بولا جاتا ہے جیسے

نور القمر۔ فی الحال۔ اور اہل الغرض۔ طالب العلم۔ بیت المال۔ اور بعض وقت ال مذکور بعض کلموں میں ملفوظ نہیں ہوتا ہے جیسے نور الشمس۔ نور الدین۔ پس

جن کلموں کے اول میں یہ حروف منجملہ ذیل ت ش ذ ز س ش ص ص ط ہون اون میں ال ملفوظ نہیں ہوتا جیسے نور الشمس۔ نور الدین۔ اور جن اسموں عربی کے شروع میں کوئی حرف سوائے حروف مذکور آوے تب

ال مذکور ملفوظ ہوتا ہے جیسے پہلی مثالوں میں مذکور ہوا۔ اس لئے حروف

مذکورہ شتم دوم کو شمسی کہتے ہیں اور باقی کو قمری \*

علیل اور مریض حالت بیماری میں بولا کرتے ہیں اور جن کلمات میں یہ حروف واقع ہوتے ہیں ان میں اکثر تبدیلی ہوا کرتی ہے جو بمنزلہ بیماری الفاظ کے ہے واو کے موافق حرکت ضمہ ہے۔ اور الف کے موافق فتحہ اور ی کے موافق کسرہ ہے۔ اور ان حرکات کے یہ حروف بھائی کہلاتے ہیں۔ جن حروف پر یہ حرکتیں فتحہ ضمہ کسرہ ہوتی ہیں انکو متحرک یا مضموم یا مفتوح یا مکسور بولتے ہیں مثلاً ب ب پ اور جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو اے او کو ساکن بولتے ہیں۔ جیسے بدین ب متحرک اور مفتوح ہے اور دال ساکن۔ اور جو حرف ساکن کے بعد ساکن آوے او کو موقوف بولتے ہیں۔ جیسے لفظ شور میں ر موقوف ہے اور و او ساکن اور شین متحرک مضموم۔ اور جو حرف لکھتے ہیں ایک لکھا جاوے اور پڑھنے میں بمنزلہ دو حرف کے بولا جاوے اوس حرف کو مشدود کہتے ہیں مثلاً لفظ مقدر میں دال مشدود ہے۔ اور جو علامت حرف مشدود پر ہوتی ہے او کو تشدید کہتے ہیں۔ اور تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں اوسکی علامت دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ہیں جیسے ت ت ت ت۔ جن آہمون کے آخر تنوین زبر کی ہوتی ہے اونسکے آخر الف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے مثلاً مطلقاً وغیرہ۔

واو اور ی دو قسم کی ہوتی ہیں معروف اور مجہول واو معروف وہ ہے جسکے باقیل ضمہ ہو اور خوب ظاہر بولا جاوے جیسے واو مزدور کی



از بر بہ بابے غیر جز تانی من الی علی حتی کہ

حروف مرقومہ ذیل دو کلموں کے درمیان آئے سے فائدہ کثرت کا اور

عطفت کا دیتے ہیں ا۔ ب۔ و۔ ن۔ نہ۔ کا۔ کے۔ کی جیسے شباشب۔ لبالب۔ جمہا۔

جا بجا۔ در بدر۔ گاہ بگاہ۔ شب و روز۔ راتوں رات۔ کچھ نہ کچھ۔ خنگل کے خنگل

رات کی رات۔

ہی

لفظ ہی حصر اور خصوصیت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے زید ہی آوے۔ مری

جائے۔ یہی دو۔

حروف تہجی وے ہیں جو واسطے ترکیب کلمات کے وضع ہوئے

ہیں وہ پینتیس ہیں یعنی ا۔ ب۔ پ۔ ت۔ ٹ۔ ث۔ ج۔ چ۔ ح۔ خ۔ ڈ۔ ڈر۔ زر۔ زس۔ ش۔ ص۔

ض۔ ط۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ گ۔ ل۔ م۔ ن۔ وہی۔ منجملہ انکے پ۔ چ۔ ٹ۔ گ۔ (چار حروف)

خاص زبان فارسی کے حروف ہیں۔ اور ٹ۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ع۔ ق۔ یہ حروف

خاص زبان عربی میں آتے ہیں چنانچہ وے سب اس مصرعہ میں جمع ہیں۔

ثا و حا و صا و ضا و طا و ظا و عین و قاف۔ اور ٹ۔ ڈ۔ خا و صا ہندی زبان

کے حروف ہیں۔ باقی بیش حروف تینوں زبانوں میں مشترک ہیں۔ ا۔ و۔ ن۔

میں سے حروف وائے کو حروف علت کہتے ہیں اور علت کے معنی بیماری

کے ہیں۔ اور وجہ کہنے حروف علت کی یہ ہے کہ اکثر اس لفظ وائے کو

اور مشتقی منقطع وہ ہے جو مشتقی مشتقہ آمنہ کی جنس سے ہو  
جیسے سب مردائے مگر گھوڑے۔ یہاں گھوڑے مشتقی منہ کی جنس سے  
بالکل جدا اور غیر ہیں \*

## لیکن

حرف استدراک ہے واسطے دفع کرنے شک اور توہم کلام سابق کے  
آتا ہے اور دو حملوں مختلف میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے زید اپنے گھر گیا ہے  
لیکن شام تک آجاویگا۔ اور زید اور بکر الہ آباد کو جاتے تھے لیکن راہ سے پھرنے  
اور استننا کا بھی فائدہ دیتا ہے۔ جیسے سب آئے لیکن موہن نہیں آیا \*

## حروف ایجاب و انکار

ہاں۔ اچھا۔ جی۔ البتہ۔ مہوں۔ حروف ایجاب اور اقرار کے ہیں جیسے کوئی  
کہے کہ تم دریا گئے تھے اور اس کے جواب میں تم کہو کہ ہاں یا البتہ تو ایجاب اور  
اقرار ہو گیا۔ لفظ البتہ واسطے تاکید نفی اور اثبات کے آتا ہے جیسے البتہ الہ آباد  
جاؤنگا۔ یا البتہ آج تمہیں سنا جانے دوں گا۔ اور لفظ ہرگز واسطے تاکید نفی کے آتا  
ہے۔ جیسے ہرگز نہ دوں گا۔ اور مصدر نفی کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے  
فائدہ تاکید نفی کا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ مصدر کسی کا مضاف الیہ ہو۔ جیسے میں  
نہیں جانیگا۔ یعنی ہرگز نہ جاؤنگا \*

جو جو حروف قاری اور عربی کے اردو میں مستعمل ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں

ادون دونوں کو ایک حکم میں کر دیتے ہیں۔ حرف عطف سے پہلے جو کلمہ یا جملہ آتا ہے اور اسکو معطوف علیہ کہتے ہیں اور جو پیچھے آتا ہے اور اسکو معطوف جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھا۔ زید معطوف علیہ ہے۔ اور بکر معطوف اسطرح مرد و عورت حاضر ہیں۔ مرد معطوف علیہ اور عورت معطوف ہے۔  
یا۔ نہیں۔ تو۔ خواہ۔ چاہو۔

یہ حروف تردید کے ہیں۔ جن دو کلموں کے درمیان واقع ہوتے ہیں دونوں میں سے ایک مراد ہوتا ہے دونوں مراد نہیں ہوتے۔ جیسے میرے پاس زید یا بکر آوے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ اگر زید آوے تو بکر نہ آوے اور بکر آوے تو زید نہ آوے اسی طرح اور حروف تردید کو خیال کرو۔

الا۔ مگر۔ سوائے۔ ورا۔ ماورا

یہ حروف اشتنا کے ہیں لغت میں اشتنا کے معنی نکالنے کے ہیں جس میں سے کسی اہم کو نکالتے ہیں اور اسکو مستثنیٰ امنہ کہتے ہیں اور جس اسم کو پہلے حکم میں سے نکالتے ہیں اور اسکو مستثنیٰ کہتے ہیں۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں مستثنیٰ متصل۔ اور مستثنیٰ منقطع۔

مستثنیٰ متصل وہ ہے کہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ امنہ دونوں ایک

جنس کے ہوں جیسے سب برادری کے آدمی آئے مگر موہن پس موہن اور برادری کے آدمی دونوں ایک جنس کے ہیں۔

ک

حرف کر بھی تو فعل پر داخل ہو کر فائدہ عطف کا دیتا ہے جیسے زید

بھاگ کر اس سے جا ملا یعنی بھاگا اور جا ملا۔ اور کبھی ساتھ کے معنی میں آتا ہے جیسے مصرعہ گھر ہمارا خانہ اللہ کر مشہور تھا یعنی ساتھ گھر اللہ کے۔ اور

کبھی ہندی اسموں کے ساتھ ملکر آتم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے سنکر خوشی

کر نیوالا۔ اور دن کر دن کر نیوالا یعنی سورج کا نکالنے والا۔ اور سارات کر نیوالا

یعنی چاند کا نکالنے والا یہ الفاظ زبان بھاشا میں بولے جاتے ہیں۔

سا اور آتہ

حروف تشبیہ ہیں جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہے اسکو مشبہ بہ

کہتے ہیں۔ اور جبکو مشابہہ کرتے ہیں اسکو مشبہہ بولتے ہیں جیسے زید شیر ہے

یعنی زید بہادری میں مثل شیر کے ہے۔ شیر مشبہہ بہ ہے۔ اور زید مشبہہ۔ اور زید

بڑا مردانہ ہے۔ اور مونث کے لئے بولینگے یہ عورت شیر سی ہے۔ یا مردانی ہے

یعنی سا حرف تشبیہ کے الف کو یاے معروف کے ساتھ بدل دینگے

اور اسی طرح جمعیت کیوقت اس الف کو یاے مجہول سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے

یہ گھوڑے گدھے سے ہیں۔

وا اور اور

حروف عطف ہیں۔ جن دو کلموں کے درمیان یہ واقع ہوتے ہیں۔

## حروفِ ندا

۱۔ اے۔ اچی۔ او۔ ارے۔ اورے۔ ابے۔ ہوت۔ حرف

ندائیں۔ منجملہ انکے اول کے چہ حرف اُردو میں بہت مستعمل ہیں۔ جیسے اے

صاحب۔ اے لڑکے۔ اور ترکی و الی۔ اچی میان۔ یا اللہ۔ خدایا۔ کریما۔ مگر

پچھلے چاروں حروف زبان فصحاء میں کم مستعمل ہیں برج بھاشا میں اکثر آتے ہیں

جیسے ارے موہن۔ اورے کلو۔ ابے چھو کرے۔ میان ہوت۔ مگر ایسے حرف

اُردو میں صرف حقارت یا پیار کے لئے بولے جاتے ہیں جیسے ابے مر دک

یا ارے میان۔ اے۔ ارے۔ یا۔ واسطے ندا قریب کے ہیں اور او واسطے

ندا بے بعید کے۔ ندا کے معنی پکارنے کے ہیں اور جبکہ پکارتے ہیں اسے مناد کہا

کئے ہیں۔ اور یا اُردو میں اکثر خدا ہی کے نام کے ساتھ لگا کر پکارا جاتا ہے ۛ

ۛ

ۛ امر واحد کے آخر حرف یہ کہیں فائدہ دعا یا بدعا کا دیتا ہے جیسے جیتا رہو

یعنی ہمیشہ جیتا رہو۔ یا مر رہو یعنی مر جائیو ۛ

ک۔ چیم

حروف تصغیر ہیں ک، جاندار کی تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے مردک وغیرہ

یعنی مردِ حقیر اور کمتر اور چیم بچان کی تصغیر کے واسطے جیسے عند و چہ اور بانچہ

یعنی چھوٹا باغ چھوٹا صندوق ۛ

گھوڑا اور موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتاب \*

والا۔ پارا۔ ہار

علامتیں اسم فاعل کی ہیں جیسے لکھنے والا۔ لکھنے ہار۔ مرنہار مگر پچھلے دونوں  
لفظ فصیح شخص کم بولے ہیں \*

کہ

حرف کہ واسطے بیان ماقبل کے آتا ہے۔ جیسے صاحب نے فرمایا کہ کل ہم  
ولایت جائینگے۔ ہندی بھاشا میں اس کی جگہ لفظ جو بولتے ہیں جیسے میرا گھوڑا  
جو چالاک تھا کو در خندق میں گر پڑا \*

نہ۔ نہیں۔ مت

حرف نہ۔ نہیں ہر فعل کی نفی کے لئے آتا ہے جیسے زید نہ آیا اور موہن نے  
اتک سبق یاد نہیں کیا۔ حرف نہیں سے نسبت نہ کے ایک گونہ تاکید نفی سمجھی جاتی ہے  
اول لفظ مت صرف امر حاضر پر داخل ہو کر اس کو فعل نہی کر دیتا ہے جیسے مت جاؤ مت کھیلو \*

نا۔ بے۔ غیر۔ ن۔ ان۔ نر

یہ حروف اسموں کی نفی کیلئے آتے ہیں۔ جیسے نادان ناواقف بیہوش

غیر ذی روح۔ غیر ذالک۔ نڈر۔ انجان۔ نرل۔ منجملہ ان حروف کے اول کے  
تینوں حرف فارسی اور اردو میں بولے جاتے ہیں۔ مگر پچھلے تینوں حرف ہندی  
کثر بولے جاتے ہیں \*

چہ

یہ حرف بلندی کے معنی دیتا ہے جیسے زید کو ٹٹھے پر کھڑا ہے۔ اور بھی ظرفیت کے معنی دیتا ہے جیسے زید گھر پر ہے یعنی گھر میں ہے۔ اور بھی فائدہ لفظ مگر کا جو حرف استثنا کا ہے جیسے زید نے بدھو کو بہت سمجھایا پر اس کے خیال میں زید کا سمجھانا نہ آیا ہے

کو۔ سے۔ تین۔ سے

کو۔ سے۔ تین۔ اور یا۔ سے۔ مجہول علامتین مفعول کی ہیں مگر وہ علامتین اول کی ہر اسم کے ساتھ آسکتی ہیں اور یا۔ سے۔ مجہول صرف ضمائر اور اسم اشارہ اسمائے موصول اور استفہام کے ساتھ آتی ہے جیسے زید نے بدھو کو دوپرو دیے۔ اور موہن اپنی کتاب کے تین یاد کر رہا ہے اور بدھو نے اسے کچھ کہا حرف کو کبھی ظرفیت کے معنی بھی دیتا ہے جیسے زید گھر کو گیا یعنی گھر میں گیا اور بھی عوض کے معنی دیتا ہے جیسے یہ گھوڑا کتنے کو دو گے یعنی کس قیمت کے عوض اور بھی واسطے اور سبب کے معنی دیتا ہے جیسے موہن لال علم و ادب سیکھنے کو اگرہ کالج میں بھرتی ہو گیا ہے۔

ساتھ

حرف ساتھ اتفاق اور ہمراہی کے معنی دیتا ہے جیسے موہن زید کے ساتھ الہ آباد چلا گیا ہے۔

کا۔ کی۔ کے

علامتین اضافت کی ہیں اور ہمیشہ مضاف الیہ کے بعد آتی ہیں۔ جیسے زید کا

اب بسبب اس ترکیب کے سے کے معنی ابتدا اور تک کے معنی انتہا کے  
حاصل ہوئے یعنی جانے کا فعل اگرہ سے شروع ہوا اور کلکتہ میں ختم ہوا \*  
سے

حرف سے ابتدا کے معنی دیتا ہے اور حرف تک یا تک بزبان فصیح  
اور لے لگ توڑی زبان دہاقین میں انتہا کے معنی دیتے ہیں \*

حرف سے کبھی بیان ماقبل کے واسطے بھی آتا ہے جیسے اسکو کیا کمی ہے  
روپی سے پیسے سے کپڑے سے کھانے سے - اور کبھی بعض کے معنی میں  
آتا ہے جیسے موہن قوم ہنود سے ہے یعنی ہندوؤں میں سے موہن بھی ہے

اور کبھی سبب کے معنی میں آتا ہے جیسے غل سے کان سچے جاتے ہیں  
یعنی بسبب غل کے - اور کبھی مدد کے معنی میں جیسے دو توپوں سے قلعہ  
لے لیا یعنی دو توپوں کی مدد سے قلعہ سر کر لیا - اور کبھی بجائے علامت  
مفعول کے بھی آتا ہے جیسے اس سے کہو یعنی اسکو کہو \*

## میں

حرف میں جو علامت ظرفیت کی ہے بیچ کے معنی دیتا ہے خواہ پوشیدہ  
ہو جیسے مدرسہ گیا یا مذکور ہو جیسے زید گھر میں بیٹھا ہے - اور کبھی حرف میں  
بیان ماقبل کے لئے آتا ہے جیسے زید عبداللہ سے کس بات میں کم ہے  
علم میں فضل میں تحریر میں تقیر میں \*



موشف		نکر	
جمع	واحد	جمع	واحد
میں جاؤں یا جا سکیں	میں جاؤں یا جا سکوں	ہم جائیں یا جا سکیں	ہم جائیں یا جا سکوں
تو جاؤ یا جا سکے	تو جاؤ یا جا سکے	تم جاؤ یا جا سکو	تم جاؤ یا جا سکو
وہ جاوے یا وہ جا سکے	وہ جاوے یا وہ جا سکے	وہ جاوے یا وہ جا سکیں	وہ جاوے یا وہ جا سکے
میں جاؤنگا	میں جاؤنگی	ہم جائینگے	ہم جائینگے
تو جاؤیگا	تو جاؤیگی	تم جاؤگے	تم جاؤگی
وہ جاوے گا	وہ جاوے گی	وہ جاوے گے	وہ جاوے گی

### پانچون صورت مصدری

صورت مصدری وہ ہے جس میں بلا قید زمانہ ماضی حال مستقبل کے کیفیت مصدری یا معنی مصدری پائی جاوے۔ اسکو انگریزی میں دی انفیٹیٹو موڈ کہتے ہیں جیسے لکھنا پڑھنا آنا جانا وغیرہ۔

### بحث حروف

حروف اسکو کہتے ہیں جسکے معنی مستقل ہوں اور نہ اس میں کوئی زمانہ پایا جاوے یعنی غیر مود اسم یا فعل کے اپنے معنی نہ بتا سکے جیسے سنا، کھا، کھا کے والا میں پر مگر وغیرہ ان کے معنی سمجھ میں نہیں آتے جب تک انکے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جاوے مثلاً آگرہ سے کلکتہ تک گئے

نئی

امر

واحد	جمع	واحد	جمع
جا	جاؤ	مت جاؤ	مت جاؤ
وے	دیجئے	مت وے	مت دیجئے

### تیسری صورت شرطیہ

صورت شرطیہ وہ ہے جس میں ایک فعل دوسرے فعل پر موقوف یا مشروط

ہو اس صورت کو انگریزی میں سنجیکٹو مود کہتے ہیں جیسے زید پڑھیکا تو اچھا عمدہ پایگا۔

موند

مذکر

واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاتا	ہم جاتے	مین جاتی	ہم جاتیں
تو جاتا	تم جاتے	تو جاتی	تم جاتیں
وہ جاتا	وے جاتے	وہ جاتی	وے جاتیں

### چوتھی صورت اختیاری

صورت اختیاری وہ ہے جس میں فعل کا کرنا یا نہ کرنا

فاعل کے اختیار میں ہو۔ اس کو انگریزی میں دی پوسٹنشل مود

کہتے ہیں جیسے۔

انگریزی صرف و نحو کی کچھ حالتیں سبھی فعل کے مطابق بیان کی جاتی ہیں۔ گو  
 عربی فارسی اردو میں مروج نہیں اور انگریزی میں انکو موڈ کہتے ہیں اور وہ  
 پانچ حالتیں یا صورتیں ہیں صورت بیانیہ امر یہ شرطیہ اختیاری مصدری  
 پہلی صورت بیانیہ  
 صورت بیانیہ اسکو کہتے ہیں جو بیان صورت مصدر یا وقوع فعل  
 کا کرے اسکو انگریزی میں انڈیکٹو موڈ کہتے ہیں جیسے -

مؤنث		مذکر	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین گیا	ہم گئے	میں گئی	ہم گئیں
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئیں
وہ گیا	وے گئے	وہ گئی	وے گئیں
مین جاتا ہوں	ہم جاتے ہیں	میں جاتی ہوں	ہم جاتی ہیں
تو جاتا ہے	تم جاتے ہو	تو جاتی ہے	تم جاتی ہو
وہ جاتا ہے	وے جاتے ہیں	وہ جاتی ہے	وے جاتی ہیں

### دوسری صورت امریہ

صورت امریہ وہ ہے جس سے حکم یا درخواست سمجھی جائے اسکو  
 انگریزی میں امپریٹو موڈ کہتے ہیں ۔

## فائن

مصدر کے آخر لفظ لگنا کے صیغہ ملانے سے فائدہ شروع فعل کا حاصل ہوتا ہے جیسے پانی برسنے لگا یعنی شروع ہوا اور بعضوں کے نزدیک یہ فعل مرکب نہیں ہے بلکہ اسکو مفرد کہتے ہیں اور فعل اول کو مفعول فعل لگنا کہہ چکے معنی شروع کرنے کے ہیں بتاتے ہیں جیسے زید جانے لگا اسکو وہ کہتے ہیں کہ زید نے جانے کو شروع کیا۔

## متفرقات

مصدر یا مہنی شرطی کے آخر بنا یا پڑا کے صیغہ زیادہ کرنے سے معنی ضرورت یا کثرت کے حاصل ہوتے ہیں جیسے زید کو آنا پڑا اور کھانا پڑا یعنی زید کو آنا اور کھانا ضرور ہوا۔ اور کبھی ان لفظوں کے آخر لفظ ہی بھی فصاحت کے لئے زیادہ کر دیتے ہیں جیسے زید کو جانا ہی پڑا اور آنا ہی پڑا یعنی بہت ضرور ہوا۔

امرواحد کے ساتھ تعظیم کے لئے اکثر لفظ یے یا ایگا اور جیے یا جیگا زیادہ کرتے ہیں جیسے آپ آئے۔ یا آئیگا۔ یا آپ لیجئے۔ یا لیجیگا۔

اور کبھی ہی امر مضارع کے معنی دیتا ہے جیسے باغ میں پہنچتے ہی میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ ابھی دفعہ انگور لگائے یعنی انگور لگاؤں۔ کبھی فعل کو مکرر لانے سے فائدہ کثرت کا حاصل ہوتا ہے جیسے زید چلتے چلتے تھک گیا مصرعہ چختے چختے بلبل کی زبان سوکھ گئی۔

فعل تاکیدی۔ فعل اختیاری۔ فعل استمراری۔ فعل اختتامی۔ فعل مستقبل  
 قریب الوقوع۔ **فعل تاکیدی** وہ ہے جس میں تشدد اور تاکید بہ نسبت فعل مفرد کے  
 پائی جائے۔ واحد امر حاضر کے آخر مصدر ڈالنا دینا جانا وغیرہ کے صیغہ بڑھانے  
 سے فعل تاکیدی بن جاتا ہے جیسے مار ڈالا اور کھدیا اور کھا گیا۔

**فعل اختیاری** وہ ہے جس کا کرنا فاعل کے اختیار میں ہو۔ اکثر امر مذکر کے  
 آخر مصدر کنک کے صیغہ بڑھانی سے فعل اختیاری بن جاتا ہے جیسے لکھ سکتا ہے۔ پڑھ سکتا ہے۔  
**فعل اختتامی** وہ ہے جس سے فعل کا ختم اور تمام ہونا پایا جائے۔ امر مذکور کے آخر  
 مصدر چکنا کے صیغہ زیادہ کر نیسے فعل اختتامی بن جاتا ہے جیسے زید لکھ چکا۔ اور موہن پڑھ چکا۔  
**فعل استمراری** وہ ہے جس میں استمرار اور کثرت کے معنی پائے جاوین چنانچہ  
 فعل کے آخر کرنا جانا رہنا کے صیغہ زیادہ کرنے سے فعل استمراری بن جاتا ہے جیسے  
 کرتا رہا۔ سویا کر۔ چلا جا۔ اور کبھی امر استمراری کے آخر لفظ یو زیادہ کر دیے ہیں جیسے  
 لکھتے رہیو۔ اور پڑھتے رہیو جیتے رہیو۔

**فعل مستقبل قریب الوقوع** وہ ہے جس کا ہونا زمانہ حال کے قریب  
 سمجھا جاوے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ کسی مصدر یا فعل کے آخر لفظ جانا کے صیغہ  
 یا لفظ پریا پڑوا لا زیادہ کرنے سے فائدہ زمانہ مستقبل قریب الوقوع کا حاصل ہوتا  
 ہے جیسے زید جایا چاہتا ہے۔ یا جانے پر ہے۔ یا جانے والا ہے یعنی قریب ہے  
 کہ زمانہ آئندہ میں جاوے۔

استعمال کریں اور اصلی معنی کو حقیقی اور دوسرے معنی کو مجازی کہتے ہیں جیسے مصدر کو مجازاً امر یا نہی کے معنی میں بولتے ہیں مثلاً تم میرے یہاں آنا یعنی ایسا اور آج تم گھر مت جانا یعنی مت جائو آنا اور جانا مصدر ہیں مجازاً امر اور نہی کے معنی میں مستعمل ہوئے۔  
اسی طرح کبھی ماضی مطلق کو ماضی بعید کی جگہ استعمال کرتے ہیں جیسے زید کو سمجھایا یعنی سمجھایا تھا۔ اور کبھی ماضی کو بتقریب الوقوع ہونے کے مستقبل کی جگہ بولتے ہیں جیسے کوئی جلدی سے کہے میری کتاب لایا۔ اور وہ شخص جس سے کتاب مانگی ہے کتب خانہ میں سے بولے ہاں صاحب لایا۔ پس لایا فعل ماضی مجازاً بجائے مستقبل کے مستعمل ہے یعنی لاؤنگا۔

اور کبھی فعل حال بجائے ماضی بعید کے بولا جاتا ہے جیسے کل باغ میں جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ طرح طرح کے پھول کھل رہے ہیں یعنی کل دیکھا تھا۔ اور کبھی صیغہ مضارع سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے باغ میں جا کر دیکھو تو وہاں ماضی کلکاریاں ہو رہی ہیں یعنی جا کر دیکھا تو وہاں کچھ اور گلکاریاں ہو رہی تھیں۔

## فعل مفرد اور مرکب کا بیان

باعتبار ترکیب کے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ فعل مفرد۔ اور فعل مرکب فعل مفرد وہ ہے جو مصدر وضعی سے موافق گردان بالاشتق ہو جبکہ بیان پہلے ہو چکا اور فعل مرکب وہ ہے جو مصدر یا کسی فعل کے آخر دوسرا لفظ ملا کر فعل بنالیوں اور اسکی پانچ قسمیں ہیں۔

مثل فعل لازمی کے ہوتے ہیں نکلنا۔ رگرہانا

## بیان وحدت اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث فعال کا

جن فعلوں کے ساتھ فاعل کی علامت نہیں ہوتی وہ تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت میں فاعل کے موافق بولے جاتے ہیں خواہ وہ لازمی ہو یا متعدی خواہ اونکے مفعولوں کے ساتھ علامت مفعول ہو یا نہ ہو جیسے موہن کیا

بنو آئی۔ موہن خط لکھتا ہے۔ بنو خط لکھتی ہے۔ موہن خط لکھتا تھا۔ بنو خط لکھتی تھی لڑکے آئے۔ لڑکیاں آئیں۔ لڑکے کتابیں پڑھتے ہیں۔ لڑکیاں کتابیں پڑھتی ہیں جن فعلوں کے ساتھ علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہ ہو تو اون فعلوں کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مفعول کے موافق ہوتی

ہے جیسے موہن نے یا بنو نے سبق پڑھا۔ موہن نے کتاب پڑھی۔ بنو نے کتاب پڑھی۔ موہن نے کتابیں پڑھیں۔ بنو نے کتابیں پڑھیں۔

جن فعلوں کے فاعل اور مفعول دونوں کی علامتیں مذکور ہوں وہ فعل ہر حال میں واحد مذکر بولے جاتے ہیں خواہ فاعل اور مفعول مذکر ہوں یا مؤنث واحد ہوں یا جمع جیسے موہن نے کتاب کو پڑھا۔ بنو نے کتاب کو پڑھا۔

لڑکوں نے اپنی کتابوں کو یاد کر لیا۔ لڑکیوں نے اپنی اپنی کتابوں کو پڑھ لیا۔

## بیان مجاز فعل کا

مجاز کے یہ معنی ہیں کہ لفظ کو اپنے اصلی معنی کے سوا دوسرے معنی میں

حرف ساکن ہو جاتا ہے اور تیسرا تحرک جیسے برسا پہانا چکنا چکانا \*

### قاعدہ دوم

جس فعل میں سوائے علامت مصدر کے ایک حرف پہلا ساکن علامت مصدر کے ہو تو اکثر اس حرف ساکن کے ماقبل کسی حرکت کے موافق ایک حرف علت زیادہ کرنے سے متعدی یا لازمی بنتا ہے یعنی حرف ساکن کے ماقبل فتح ہو تو الف کسرہ ہو تو یا اور ضم ہو تو وا زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے د بنا و بنا - کٹنا کاٹنا - کھلنا کھلانا - گزنا روکنا - پینا پینا \*

### قاعدہ سوم

کبھی قاعدہ دوم کے موافق ایک حرف علت بڑھا کر حرف صحیح علامت مصدر کو دوسرے حرف کے ساتھ بدل لیتے ہیں اور کبھی بغیر زیادتی کے تبدیل کر دیتے ہیں جیسے بکنا بچنا پھٹنا پھاڑنا چھٹنا چھوڑنا ٹوٹنا توڑنا \*

### قاعدہ

بعض فعل متعدی اور لازمی دونوں ہوتے ہیں یعنی کبھی وہی فعل لازمی کے معنی دیتے ہیں اور کبھی فعل متعدی کے۔ مثال لازمی زید کی ہتیلی کھلاتی ہے اور متعدی جیسے زید اپنی ہتیلی کو کھلاتا ہے یا کھاتا ہے۔ یا زید گھبراتا ہے لازمی ہے اور زید عمرو کو گھبراتا ہے متعدی ہے۔ بعض افعال لازمی صورت میں مثل فعل متعدی کے ہوتے ہیں جیسے کھلانا - سمانا۔ اور بعض فعل متعدی صورت میں



حروف کے خود بخود متعدی ہونے جیسے کھایا اور پیا وغیرہ، و متعدی بالواسطہ وہ ہے جو بسبب حذف یا زیادتی حروف یا تبدیل حروف یا حرکات کے اگر لازمی ہو تو متعدی اور جو متعدی بیک مفعول ہو تو متعدی بدو مفعول نجاوے چنانچہ اسکے بنانیکے کئی طریق ہیں اول یہ کہ قبل علامت مصدر کے آیا وایا لا زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ نجاتا ہے جیسے

ڈرنا یا ڈرانا ڈروانا سمجھنا سمجھانا سمجھوانا بیٹھنا بیٹھانا بیٹھوانا بٹھلانا

## قاعدہ اول

الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسکا ماقبل مفتوح ہو جاتا ہے اور وایا لا علامتوں متعدی کے آنے سے اونکا ماقبل ساکن ہو جاتا ہے اگر متحرک ہو جیسا استعمال سے معلوم ہوگا۔

جس فعل میں کوئی حرف علت ہوتا ہے تو علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے گر جاتا ہے اور اوسکے ماقبل ایک حرکت اوی حرف علت کے موافق رہ جاتی ہے چنانچہ واو کے موافق حرکت صمنہ ہے اور الف کے موافق فتحہ اوری کے موافق کسرہ جیسے رونا رلانا گانا گوانا سیکنا سکھانا اور جس مصدر پنج حرفی میں کوئی حرف علت نہ ہو مگر علامت مصدر کے ماقبل جو دو حروف ساکن اور ایک متحرک ہو تو الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسی فعل کے شروع کا دوسرا

مخاطب	تو لکھا جاوے	تم لکھے جاو	تو لکھی جاے	تم لکھی جاؤ
غائب	وہ لکھا جاوے	وہ لکھے جاوین	وہ لکھی جاوے	وہ لکھی جاوین
فعل امر حاضر مجہول				
	لکھا جاؤ	لکھے جاؤ		
ہنی حاضر مجہول				
	نہ یا مت لکھا جا	نہ یا مت لکھے جاؤ		

فعل متعدی کی باعتبار مفعول کے دو تئیں ہیں۔ متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول۔ متعدی بیک مفعول وہ ہے جس میں ایک مفعول پہلے جیسا لکھا پڑھا متعدی بیک مفعول ہے کیونکہ یہ خواہش فاعل اور ایک مفعول کی کرتا ہے یعنی لکھنے والے اور پڑھنے والے کی اور جس چیز کو لکھیں یا پڑھیں اسکی خواہش کرتا ہے۔ اور متعدی بدو مفعول وہ ہے جو دو مفعولوں کی خواہش کرے جیسے دیا دلا دیا وغیرہ یہ فعل سوائے دلائے والے اور دینے والے کے دو مفعولوں کی خواہش کرتے ہیں ایک وہ مفعول یعنی جو چیز دی گئی ہو دوسرے وہ مفعول جسکو وہ چیز دی گئی ہو جیسے زید نے عمرو کو روپیہ دیا۔

طریق متعدی بالواسطہ بتانیکا

متعدی کی دو تئیں ہیں ایک متعدی بنفسہ۔ دوسرے متعدی بالواسطہ متعدی بنفسہ وہ ہے جو بغیر تبدیل حروف اور حرکت یا حذف اور زیادتی

مواظب	تو لکھا جاتا	تم لکھے جاسے	تو لکھی جاتی	تم لکھی جاتیں
غائب	وہ لکھا جاتا	وہ لکھ جاتے	وہ لکھی جاتی	وہ لکھی جاتیں
مذکر	فعل ماضی استمراری مجہول			
مستکرم	میں لکھا جاتا تھا	ہم لکھتے جاتے تھے	میں لکھی جاتی تھی	ہم لکھی جاتی تھیں
مواظب	تو لکھا جاتا تھا	تم لکھتے جاتے تھے	تو لکھی جاتی تھی	تم لکھی جاتی تھیں
غائب	وہ لکھا جاتا تھا	وہ لکھ جاتے تھے	وہ لکھی جاتی تھی	وہ لکھی جاتی تھیں
مذکر	فعل ماضی مشکی مجہول			
مستکرم	میں لکھا گیا ہوں گا	ہم لکھ گئے ہونگے	میں لکھی گئی ہوں گی	ہم لکھی گئی ہوں گی
مواظب	تو لکھا گیا ہوگا	تم لکھ گئے ہو گے	تو لکھی گئی ہوگی	تم لکھی گئی ہوگی
غائب	وہ لکھا گیا ہوگا	وہ لکھ گئے ہوں گے	وہ لکھی گئی ہوگی	وہ لکھی گئی ہوگی
مذکر	فعل حال مجہول			
عیقہ	واحد	جمع	واحد	جمع
مستکرم	میں لکھا جا رہا ہوں	ہم لکھ جاتے ہیں	میں لکھی جاتی ہوں	ہم لکھی جاتی ہیں
مواظب	تو لکھا جا رہا ہے	تم لکھ جاتے ہو	تو لکھی جاتی ہے	تم لکھی جاتی ہو
غائب	وہ لکھا جا رہا ہے	وہ لکھ جاتے ہیں	وہ لکھی جاتی ہے	وہ لکھی جاتی ہیں
مذکر	فعل مضارع مجہول			
مستکرم	میں لکھا جا رہا ہوں	ہم لکھ جاتے ہیں	میں لکھی جاتی ہوں	ہم لکھی جاتی ہیں

## تصریف کبیر مصدر لکھا جانا کی

نذر	فعل ماضی مطلق مجہول	مونث
-----	---------------------	------

صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	میں لکھا گیا	ہم لکھے گئے	میں لکھی گئی	ہم لکھی گئیں
مخاطب	تو لکھا گیا	تم لکھے گئے	تو لکھی گئی	تم لکھی گئیں
غائب	وہ لکھا گیا	وے لکھے گئے	وہ لکھی گئی	وے لکھی گئیں

نذر	ماضی قریب مجہول	مونث
-----	-----------------	------

متکلم	میں لکھا گیا ہوں	ہم لکھے گئے ہں	میں لکھی گئی ہوں	ہم لکھی گئی ہیں
مخاطب	تو لکھا گیا ہے	تم لکھے گئے ہو	تو لکھی گئی ہے	تم لکھی گئی ہو
غائب	وہ لکھا گیا ہے	وے لکھے گئے ہیں	وہ لکھی گئی ہے	وے لکھی گئی ہیں

نذر	فعل ماضی بعید مجہول	مونث
-----	---------------------	------

متکلم	میں لکھا گیا تھا	ہم لکھے گئے تھے	میں لکھی گئی تھی	ہم لکھی گئی تھیں
مخاطب	تو لکھا گیا تھا	تم لکھے گئے تھے	تو لکھی گئی تھی	تم لکھی گئی تھیں
غائب	وہ لکھا گیا تھا	وے لکھے گئے تھے	وہ لکھی گئی تھی	وے لکھی گئی تھیں

نذر	فعل ماضی شمری مجہول	مونث
-----	---------------------	------

صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	میں لکھا جاتا	ہم لکھے جاتے	میں لکھی جاتی	ہم لکھی جاتیں

جانا کا فعل ماضی قاعدہ کے موافق لفظ جایا ہوا تھا لیکن چونکہ کبھی ف ناری  
میں ج کو گ کے ساتھ تبدیل کرتے ہیں اسلئے یہاں بھی ج کو گ کے ساتھ  
تبدیل کیا گیا ہوا پھر واسطے دفع مشابہت لفظ گایا جو مصدر گانا کا فعل ماضی  
ہے الف اصلی کو بھی دور کر کے کیا بنا لیا ہے۔ علی ہذا مصدر ہونا کا صیغہ ماضی  
قاعدہ کے موافق ہو یا چاہئے تھا مگر ی کو حذف کر کے ہوا بولتے ہیں۔

### بیان فعل معروف اور فعل مجہول کا

باعتبار فاعل کے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں معروف اور مجہول۔ فعل  
معروف وہ ہے جس کا فاعل معلوم ہوے جیسے زید خط لکھتا ہے تو یہاں  
خط لکھنے کا فاعل زید معلوم ہوا۔ اور فعل مجہول وہ ہے جس کا فاعل  
معلوم نہ ہو جیسے زید مارا گیا تو یہی نہیں معلوم ہوا کہ زید کو کس نے مارا۔ اور اس کے  
بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی فعل متعدی کے ماضی مطلق کے آخر کوئی صیغہ  
مصدر جاننا کا بڑھانے سے فعل مجہول حاصل ہوتا ہے جیسے خط لکھا گیا  
لکھا جاتا ہے۔ لکھا جائیگا۔

مذکر	اہم حالہ	مونث
سمجھتا	سمجھتے	سمجھتی
<p>بلحاظ حرف نفی کے فعل کی دو قسمیں ہیں فعل مثبت اور فعل منفی فعل مثبت وہ ہے جس میں حرف نفی نہ آوے جیسے گردان بالاسے ظاہر ہے اور فعل منفی وہ ہے جس میں حرف نفی یعنی نہ یا نہیں آوے۔ پس اگر منفی بنانا منظور ہو تو حرف نفی فعل کے اول داخل کرو جیسے زید نہیں سمجھا۔ اور مونث لال نے میرا کہنا مانا</p>		
<p><b>بیان فعل لازمی اور متعدی کا</b></p>		
<p>باعتبار فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمیں ہیں لازمی اور متعدی فعل لازمی وہ ہے جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسے زید آیا۔ اور فعل متعدی وہ ہے جو فاعل اور مفعول دونوں کی خواہش کرے جیسے زید نے خط لکھا</p>		
<p><b>بیان فعل صحیح اور غیر صحیح کا</b></p>		
<p>بلحاظ تبدیل اور حذف اور زیادتی کے فعل کی دو قسمیں ہیں صحیح اور غیر صحیح فعل صحیح وہ ہے جس کے حرف اصلی میں گردان کے وقت کچھ تبدیل یا حذف یا زیادتی حروف نہ ہووے۔ سب فعل اس کے مثل افعال مذکورہ نقشہ صرف کبیر مصدر سمجھنا کے ہوں۔ اور فعل غیر صحیح وہ ہے جس کے حروف میں گردان کے وقت کچھ تبدیلی یا حذف یا زیادتی حروف ہو جیسے مصدر کرنا کے مہنی میں حروف اصلی رکوبی کے ساتھ بدل کر کیا بنا لیا ہے۔ اس طرح مصدر</p>		

غائب	وہ سمجھتا ہے	وہ سمجھتا ہے	وہ سمجھتی ہیں	وہ سمجھتی ہیں
مذکر	فعل مضارع			مؤنث
منظم	میں سمجھوں	ہم سمجھیں	میں سمجھیں	انہم سمجھیں
مخاطب	تو سمجھے	تم سمجھو	تو سمجھے	تم سمجھو
غائب	وہ سمجھے	وہ سمجھیں	وہ سمجھے	وہ سمجھیں
مذکر	فعل مستقبل			مؤنث
میتہ	واحد	جمع	واحد	جمع
منظم	میں سمجھوں گا	ہم سمجھیں گے	میں سمجھوں گی	انہم سمجھیں گی
مخاطب	تو سمجھے گا	تم سمجھو گے	تو سمجھیں گی	تم سمجھو گی
غائب	وہ سمجھیں گا	وہ سمجھیں گے	وہ سمجھیں گی	وہ سمجھیں گی
امر				
مخاطب	سمجھ	سمجھو		
مذکر	اہم فاعل			مؤنث
	سمجھنے والا	سمجھنے والے	سمجھنے والی	سمجھنے والین
مذکر	اہم مفعول			مؤنث
	سمجھا ہوا	سمجھے ہوئے	سمجھی ہوئی	سمجھیں ہوئیں

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ سمجھتا تھا	وہ سمجھتے تھے	وہ سمجھتی تھی	وہ سمجھتی تھیں
مذکر ماضی شکی مونث				
مشکلم	میں سمجھا ہوں گا	ہم سمجھ ہوں گے	میں سمجھی ہوں گی	ہم سمجھی ہوں گی
مخاطب	تو سمجھا ہو گا	تم سمجھے ہو گے	تو سمجھی ہو گی	تم سمجھی ہو گی
غائب	وہ سمجھا ہو گا	وہ سمجھ ہوں گے	وہ سمجھی ہو گی	وہ سمجھی ہو گی
مذکر ماضی شرطی مونث				
مشکلم	میں سمجھتا	ہم سمجھتے	میں سمجھتی	ہم سمجھتیں
مخاطب	تو سمجھتا	تم سمجھتے	تو سمجھتی	تم سمجھتیں
غائب	وہ سمجھتا	وہ سمجھتے	وہ سمجھتی	وہ سمجھتیں
مذکر ماضی استمراری مونث				
مشکلم	میں سمجھتا تھا	ہم سمجھتے تھے	میں سمجھتی تھی	ہم سمجھتی تھیں
مخاطب	تو سمجھتا تھا	تم سمجھتے تھے	تو سمجھتی تھی	تم سمجھتی تھیں
غائب	وہ سمجھتا تھا	وہ سمجھتے تھے	وہ سمجھتی تھی	وہ سمجھتی تھیں
مذکر فعل حال مونث				
مشکلم	میں سمجھتا ہوں	ہم سمجھتے ہیں	میں سمجھتی ہوں	ہم سمجھتی ہیں
مخاطب	تو سمجھتا ہے	تم سمجھتے ہو	تو سمجھتی ہے	تم سمجھتی ہو



فعل مضارع کے آخر لفظ کا زیادہ کر دینے سے فعل مستقبل بنتا ہے جیسے

سمجھے گا یا کھاوے گا۔

ایک نقشہ گردان فعلوں مذکورہ بالا کا ذیل میں لکھا جاتا ہے اس کیفیت  
تذکرہ اور تائید اور وحدت اور جمعیت فعلوں کی بخوبی واضح ہو جائیگی۔

نقشہ صرف کہ میر صد رچھنا کا

مذکر ماضی مطلق مونث				
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
مشکلم	مین سمجھا	ہم سمجھے	مین سمجھی	ہم سمجھیں
مخاطب	تو سمجھا	تم سمجھے	تو سمجھی	تم سمجھیں
غائب	وہ سمجھا	وے سمجھے	وہ سمجھی	وے سمجھیں
مذکر ماضی قریب مونث				
مشکلم	مین سمجھا ہوں	ہم سمجھے ہوں	مین سمجھی ہوں	ہم سمجھی ہوں
مخاطب	تو سمجھا ہے	تم سمجھے ہو	تو سمجھی ہے	تم سمجھی ہو
غائب	وہ سمجھا ہے	وے سمجھے ہیں	وہ سمجھی ہے	وے سمجھی ہیں
مذکر ماضی بعید مونث				
مشکلم	مین سمجھا تھا	ہم سمجھے تھے	مین سمجھی تھی	ہم سمجھی تھیں
مخاطب	تو سمجھا تھا	تم سمجھے تھے	تو سمجھی تھی	تم سمجھی تھیں

مذکورہ کے حرف علت ہووے تو آخر اوسکے لفظ یا بڑھا کر مہنی مطلق بنالیتے ہیں  
 جیسے کھانا اور سونا سے علامت مصدر دور کر کے امر حاضر کھا اور سو بنایا پھر اوسکے  
 آخر لفظ یا زیادہ کر کے کھایا اور سویا فعل مہنی مطلق بنائے یا مہنی مطلق کے آخر لفظ  
 ہے زیادہ کرنے سے فعل مہنی قریب حاصل ہوتا ہے جیسے سمجھا ہے کھایا ہے  
 اور مہنی مطلق کے آخر لفظ تھا بڑھانے سے فعل مہنی بعید بنجاتا ہے جیسے سمجھتا  
 اور کھایا تھا۔ ❖

اور اوی مہنی مطلق کے آخر لفظ ہوگا زیادہ کرنے سے فعل ماضی شکی بنجاتا ہے  
 جیسے سمجھتا ہو کھایا ہوگا۔ ❖

امر کے آخر لفظ تا زیادہ کرنے سے فعل مہنی شرطی بنجاتا ہے جیسے سمجھتا او کھاتا  
 اور مہنی شرطی کے آخر لفظ تھا بڑھانے سے ماضی استمراری بنجاتا ہے  
 جیسے سمجھتا تھا اور کھاتا تھا۔ ❖

اور مہنی شرطی کے آخر لفظ ہے زیادہ کرنے سے فعل حال بنتا ہے جیسے  
 سمجھتا ہے یا کھاتا ہے۔ ❖

اور امر واحد کے آخر یا بے محمول بڑھانے سے فعل مضارع حاصل ہوتا ہے  
 جیسے سمجھے۔ ❖

اور جس امر کے آخر حروف علت میں سے کوئی حرف آوے تو قبل مضارع  
 کے کبھی وا زیادہ کر دیتے ہیں جیسے کھاوے پیوے۔ ❖

نہی وہ فعل ہے جسکا ہونا یا کرنا کسی شخص کے روکنے اور منع کرنے سے زما  
 حال یا استقبال میں سمجھا جائے جیسے مت آومت جائیو معلوم رہے کہ باعتبار  
 واحد اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث کے ہر فعل کے باشندائے فعل مضارع امر اور  
 نہی بارہ بارہ صیغے ہوتے ہیں چنانچہ او نہیں سے چھ صیغے مذکر کے ہوتے ہیں اور  
 چھ مؤنث کے۔ فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بلحاظ فاعل یا مفعول  
 کے ہوتی ہے مگر فعل مضارع اور امر و نہی کے صیغوں میں رعایت مذکر اور مؤنث  
 کی نہیں ہوتی دونوں کے واسطے ایک ہی لفظ بولتے ہیں :

## بیان دستور اشتقاق یعنی مصدر سے فعلوں کے نکالنے اور بنانے کا طریقہ

طریقہ بنانے صیغہ واحد حاضر امر و نہی اور صیغہ واحد غائب اور باقی اوافعال  
 کا مذکور ہوتا ہے۔ اردو میں مصدر کی علامت لفظ نا دور کرنے سے صیغہ واحد  
 امر حاضر بنتا ہے جیسے سمجھنا مصدر ہے علامت مصدر یعنی نا دور کرنے سے  
 سمجھے صیغہ واحد امر حاضر بن گیا :

امر حاضر کے اول لفظ مت زیادہ کرنے سے فعل نہی حاصل ہوتا ہے جیسے  
 مت سمجھ :

امر کے آخر الف زیادہ کرنے سے فعل مہی مطلق بنتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ  
 اس کے آخر ہجاء حروف علت کے آیا و او ہو جیسے سمجھا۔ اور جو اس کے آخر ہجاء حروف

ماضی استمراری وہ ہے جبکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ میں بتکرار پایا جاتا ہو اور اسکو  
ماضی ناتمام بھی کہتے ہیں جیسے زید آتا تھا اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ زید زمانہ  
گذشتہ میں بار بار آیا کرتا تھا۔

فعل ماضی شکلی وہ ہے جبکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ میں شک کے ساتھ سمجھا  
جاوے جیسے زید آیا ہو گا اس سے یہ دریافت ہوا کہ کہنے والے کو زید کے آنیکا  
حال تحقیق معلوم نہ تھا اس واسطے کلمہ شک کا استعمال کیا۔

فعل حال وہ ہے جبکا ہونا یا کرنا زمانہ موجودہ میں سمجھا جاوے جیسے زید آتا  
اس سے یہ ثابت ہوا کہ زید اس وقت آتا ہے۔

فعل مضارع وہ ہے جس میں زمانہ حال اور استقبال دونوں ہو سکتے ہوں یعنی  
اوس سے کبھی زمانہ حال سمجھا جاوے اور کبھی مستقبل جیسے زید آوے اس سے  
ثابت ہوا کہ زید خواہ ابھی آوے یا زمانہ آئندہ میں آوے۔

فعل مستقبل وہ ہے جبکا ہونا یا کرنا زمانہ آئندہ میں سمجھا جاوے جیسے زید  
آوے گا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ابھی تک نہیں آیا مگر زمانہ آئندہ میں آنیکا ارادہ رکھتا ہے۔  
امر وہ فعل ہے جبکا ہونا یا کرنا کسی کے حکم سے زمانہ حال یا استقبال میں پایا جاوے  
امر کے معنی حکم کے ہیں جیسے تم آؤ اوس سے یہ ثابت ہوا کہ کسی شخص نے مخاطب  
کو آنیکا حکم دیا تھا اور تم جاتے ہو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب کو واسطے جانے  
کے زمانہ استقبال میں حکم کرتا ہے۔

فعل ماضی چھ طرح کا ہوتا ہے :

ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی شرطیہ یا تمنائی ماضی اتمراری یا  
نا تمام ماضی شکی :

فعل ماضی مطلق وہ ہے جس کا ہونا یا کرنا مطلق زمانہ گذشتہ میں پایا جائے

اور اس میں کچھ قید قریب یا بعید وغیرہ کی نہ ہو جیسے زید آیا اس سے یہ معلوم

ہوگا کہ زمانہ گذشتہ میں کب آیا اور اس کو انگریزی میں پاسٹ یا ٹیپل کہتے ہیں :

ماضی قریب وہ ہے جس کا ہونا یا کرنا ایسے زمانہ گذشتہ میں پایا جائے جس کو

گذرے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو جیسے زید آیا ہے اس سے سمجھا گیا کہ زید

قریب زمانہ حال کے آیا ہے یعنی اوسا کوئے ہوئے کچھ بہت عرصہ نہیں گزرا ہے :

ماضی بعید وہ ہے جس کا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ میں پایا جائے اور جس کو گذرے

ہوئے بہت عرصہ گزر گیا ہو جیسے زید آیا تھا اس سے یہ معلوم ہوگا کہ زید کو آئے

ہوئے بہت عرصہ گزرا ہے :

ماضی شرطیہ وہ ہے جس کا ابھی تک صدور یا وقوع فعل فاعل کی ذات سے

نہیں ہوا مگر حسرت و تمنا کرتا ہے کہ اگر وہ فعل ہوتا تو خوب ہوتا۔ چونکہ ماضی شرطی

میں ایک طرح کی تمنا پائی جاتی ہے اس واسطے اس کو ماضی تمنی بھی کہتے ہیں۔ جیسے

زید آتا تو خوب ہوتا اس سے یہ معلوم ہوگا کہ آنے کا فعل فاعل کی ذات سے

صادر نہیں ہوا کہنے والا تمنا کرتا ہے کہ اگر زید زمانہ گذشتہ میں آتا تو کیا خوب ہوتا :

قاعدہ ۵-۹۔ اکثر اسماء عربی کے آخریائے معروف اور نیات زیادہ کچر کے

جمع بنا لیتے ہیں جیسے حاضرین۔ ناظرین۔ سامعین اور کاغذات۔ معاملات و مقدمات وغیرہ بعض اوقات اردو والے ان اوزان مذکورہ بالا پر بھی علامت جمع ہندی بڑھا لیتے ہیں جیسے انبیاء و ن سے حکاموں سے پس ایسی جمع کو جمع اکھ جمع کہتے ہیں

## بحث فعل

فعل وہ کلمہ مستقل ہے جسکے معنی میں بہ نسبت تصریفی کوئی زمانہ تینوں زمانوں ماضی حال مستقبل سے پایا جاوے ماضی زمانہ گزرے ہوئے کو کہتے ہیں جیسے زید آیا تھا یعنی کسی گزرے ہوئے زمانہ میں آیا تھا اور حال زمانہ موجود کو کہتے ہیں جیسے زید خط لکھتا ہے یعنی زمانہ موجود میں خط لکھ رہا ہے۔ اور مستقبل زمانہ آنیوالے کو کہتے ہیں جیسے کوئی شخص کہے کہ میں دہلی جاؤنگا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دہلی نہیں گیا مگر زمانہ آنیوہ میں جانیکا ارادہ کہتا ہے۔ مصدر سے چھ قسم کے فعل نکلتے ہیں ماضی حال مضارع مستقبل امر نفی جس قسم کا مصدر ہوتا ہے اسی قسم کے اوس سے افعال اور اسماء مشتقات نکلتے ہیں پس اگر مصدر لازمی ہوگا تو اوس سے فعل لازمی بنینگے اور جو مصدر متعدی ہوگا تو اوس سے مشتقات فعل متعدی نکلتے ہیں

## بیان تعریف افعال

فعل ماضی وہ ہے جس کا ہونا یا کرنا زمانہ گزشتہ میں پایا جائے۔ اور

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شَيْطَان	شَيَْاطِين	فَعَالِین	شیطان	رِسَالَه	رِسَائِل	فَعَالِل	چھوٹی کتاب
كَوْكَبٌ	كَوَاكِبُ	فَعَالِل	ستارہ	خَصْلَه	خَصَائِل	=	عادت
قَطَاس	قَرَارِطِيسُ	فَعَالِیل	کاغذ	ضَمِيرُ	ضَمَائِرُ	=	دل
قَنْدِيل	قَنَادِيل	=	قندیل	طَالِبٌ	طَلَبَه	فَعَلَه	دھوونیرالا
أَفْضَلُ	أَفَاضِلُ	أَفَاعِلُ	بزرگ	مَدْرَسَه	مَدَارِسُ	مَفَاعِلُ	پڑھنے کی جگہ
رُكْنٌ	أَرَآكِنُ	أَفَاعِیلُ	کھم	مَجْلِسُ	مَجَالِسُ	اِیضًا	بیٹھنے کی جگہ
حَدِيثٌ	أَحَادِيثُ	=	بات	مَسْجِدٌ	مَسَاجِدُ	=	نماز کی جگہ
أَقْلِيمٌ	أَقَالِیمُ	=	ملک	مَضْمُونٌ	مَضَامِينُ	مَفَاعِیلُ	مطلب
بَنَى	أَنْبِیَاءُ	أَفْعِلَاءُ	پیغمبر	مِقْدَارُ	مَقَادِيرُ	=	اندازہ
جَبِيبٌ	أَحْبَاءُ	=	دوست	مِقْتَاتُ	مَفَاتِیحُ	=	کنجی
طَبِيبٌ	أَطِبَاءُ	=	حکیم	تَصْنِيفُ	تَصَانِیفُ	تَفَاعِیلُ	کتاب بنانا
قَرِيبٌ	أَقْرَبَاءُ	=	عزیز	تَصْوِيرُ	تَصَاوِيرُ	=	تصویر
زَمَانٌ	أَزْمِنَه	أَفْعِلَه	زمانہ	تَارِیْخُ	تَوَارِیْخُ	=	دن
مَكَانٌ	أَمْلِكَنَه	اِیضًا	مکان	فَلْسٌ	أَفْلُسُ	أَفْعُلُ	پیسہ
رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	فُعُلُ	پیغامبر	فَقِیرُ	فُقَرَاءُ	فُعْلَاءُ	محتاج
طَرِيقٌ	طُرُقٌ	=	راہ	.	.	.	.

ع  
عالم کی جمع  
عالم کی جمع

ع  
عالم کی جمع  
عالم کی جمع

ع  
عالم کی جمع  
عالم کی جمع

ع  
عالم کی جمع  
عالم کی جمع

قائدہ -۸- اردو میں فارسی کی جمع بھی مستعمل ہے اور اس کا یہ قاعدہ ہے

کہ جاندار اہم کی جمع ان سے کرتے ہیں جیسے مردان سپران بندگان وغیرہ اور  
بیجان کو ہا کے ساتھ جمع کرتے ہیں جیسے سالہا بارہا وغیرہ۔ اور کبھی اوس کے  
برعکس بھی جمع کرتے ہیں جیسے نختان مردماہ۔

اور جو اس زبان میں جمع عربی بھی مستعمل ہے اس واسطے نقشہ اوزان جمع  
عربی کا بھی لکھا جاتا ہے طالب علم کو لازم ہے کہ ان وزنوں کو حفظ کر لین اکثر  
عربی کی جمع انہیں وزنوں پر آتی ہے۔

### نقشہ اوزان جمع اہل عربی مستعملہ اردو

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شَرِیف	اَشْرَاف	اَفْعَال	اچھا آدمی	اَلْبَر	اَکْبَر	اَفَاعِل	بڑا
لُطْف	اَلطَّاف	اِیضًا	مہربانی	اَحْسَن	اَحْسَن	=	اچھا
جَلَفَ	اَجْلَاف	=	کمینہ	ذَکَر	ذُکُور	فُعُول	مرد
بَاب	اَبْوَاب	=	دروازہ	ظَرَف	ظُرُوف	اِیضًا	برتن
یَوْم	اَیَّام	=	دن	کَرِیم	کِرَام	فِعَال	بزرگ
شَیْء	اَشْیَاء	=	چیز	حَاکِم	حُکَّام	فُعَال	فیصلہ کرنے والا
عَدُو	اَعْدَاء	=	دشمن	خَادِم	مُخَدَّم	=	نوکر
ہم عضو	ہمَاء یَعْضَا	=	تام۔ جوڑ	سَلْطَان	سَلْطَانِیْنَ	فِعَالِیْنَ	بادشاہ

شرح  
شریف کی جمع  
شریفی آئی  
ہے ۱۲ منہ



# تقسیم جمع اسماء مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی ہیں

تمام اسم	مثال	نہ	کو	کا	سے	میں	پاس	اے
مذکر	مرد	مردوں نے	مردوں کو	مردوں کا	مردوں سے	مردوں میں	مردوں پاس	اے مردو
مؤنث	لڑکی	لڑکیوں نے	لڑکیوں کو	لڑکیوں کا	لڑکیوں سے	لڑکیوں میں	لڑکیوں پاس	اے لڑکیو
مؤنث	دعا	دعاؤں نے	دعاؤں کو	دعاؤں کا	دعاؤں سے	دعاؤں میں	دعاؤں پاس	اے دعاؤ
مذکر	لڑکا	لڑکوں نے	لڑکوں کو	لڑکوں کا	لڑکوں سے	لڑکوں میں	لڑکوں پاس	اے لڑکو
مذکر	بندہ	بندوں نے	بندوں کو	بندوں کا	بندوں سے	بندوں میں	بندوں پاس	اے بندو
صفت	اچھا	اچھوں نے	اچھوں کو	اچھوں کا	اچھوں سے	اچھوں میں	اچھوں پاس	اے اچھو
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والوں نے	لکھنے والوں کو	لکھنے والوں کا	لکھنے والوں سے	لکھنے والوں میں	لکھنے والوں پاس	اے لکھنے والو

قلمدان اور بدھو کی کتاب۔ موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتابیں۔ شہرین زبیر

عاقل کوئی شخص نہیں ہے اور نہ ہی بیوقوف کوئی عورت نہیں ہے۔

قاعدہ ۴۔ اول اہمے صفات کی تذکر و تانیث اور وحدت اور جمعیت موافق موصوف کے ہوتی ہیں جنکے آخر الف یا ہ ہو اور وہ حروف معنوی نہ

مضل دوم کے آئے سے تبدیل بھی ہوتے ہوں جیسے اچھا لڑکا۔ اچھی لڑکی

اچھی لڑکیاں۔ بیچارہ مرد۔ بیچاری عورت۔ بیچارے مرد۔ بیچاری عورتیں۔

قاعدہ ۵۔ اکثر اہمے عدد یا اہمے ظروف کے آخر ون تلامت

جمع زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے تینون بھائی آئے

زید اپنے بچپنوں روپیے لے گیا ان سے حصر سمجھا جاتا ہے اور ہرسون گذر گئے

سیکڑون یا ہزارون مر گئے یہ دونوں مثالیں کثرت پر دلالت کرتی ہیں۔

نقشہ جمع اہم مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی نہیں ہیں

نام اہم	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اہم مذکر	مرد آیا	مرد آئے	ساقی بیٹھا	ساقی بیٹھے				
اہم مؤنث	عورت	عورتیں	لڑکی	لڑکیاں	دعا	دعائیں		
اسم مذکر	لڑکا	لڑکے	بندہ	بندے	اچھا	اچھے	لکھنے والا	لکھنے والے

الف یا ہ آوے اور حروف معنوی کے آنے سے اوئین تبدیل ہوئی ہوتی  
 حالت جمعیت میں اوس الف یا ہ کو یاے مجہول کے ساتھ تبدیل کرتے ہیں  
 جیسے گھوڑے آئے اور لڑکے بیٹھے اور شربت کے پیالے پئے  
 قاعدہ ۲۔ جس اہم واحد مونث کے آخر یاے معروف نہوا کی جمع کے  
 لئے آخر میں لفظین زیادہ کرتے ہیں بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد نہ ہوں  
 جیسے عورتیں آئین اور کتابیں خریدیں  
 جس مونث کے آخر یاے معروف ہووے اوسکی جمع کے واسطے لفظ  
 ان بڑھاتے ہیں بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد نہ ہوں جیسے لڑکیاں  
 آئین اور کبریاں خریدیں

قاعدہ ۳۔ حالت ندائین اہم کے آخر وا و مجہول زیادہ کرنے سے جمع  
 مفہوم ہوتی ہے جیسے اے مردو۔ اے عورتو۔ اے لڑکو۔ اے لڑکیو  
 قاعدہ ۴۔ جب کسی اہم کی آخر کوئی حروف معنوی مندرجہ فہرست  
 فصل و عم تبدیل کا آوے تب اونکی جمع واو لون سے کیجاتی ہے خواہ وہ  
 اہم مذکر ہوں یا مونث۔ سالم ہوں یا غیر سالم۔ جیسے مردوں نے۔ لڑکوں کو  
 دعاؤں سے کٹا لون میں

قاعدہ ۵۔ حروف اضافت اور تشبیہ حالت تذکیر اور تانیث اور وحدت  
 اور جمعیت میں اپنے مضاف اور مشبہہ کے موافق ہوتے ہیں جیسے موہن کا

فائدہ-۱۔ بعض اسم تذکیر و تانیث میں مشترک ہیں مگر انکو مونث ہونا فصیح ہے جیسے ببل۔ فکر۔ جان۔

فائدہ-۲۔ جس اسم کی تذکیر و تانیث میں ابہام اور شک ہووے اوسکو مذکر ہونا بہتر ہے۔

فائدہ-۳۔ بعض اسموں کی مونث خلاف قیاس آتی ہیں جیسے رے اور راجہ کی مونث رانی مامون کی ممانی بھائی کی بھابی خان کی خانم۔ بیگ کی بیگم۔

## اسم کی وحدت اور جمعیت کا بیان

باعتبار تعداد کے دو صیغے ہیں ایک واحد اور دوسرا جمع صیغہ واحد اوسکو کہتے ہیں جو ایک فرد کی ذات پر دلالت کرے جیسے مرد۔ عورت۔ کتاب۔ پیالہ وغیرہ۔ اور صیغہ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت کرے مثلاً مردوں نے کتابوں کو عورتوں کے سامنے رکھا۔

قاعدہ-۱۔ جن اسموں مذکر کے آخر الف یا ہ زیادہ نہوا اور جو ہو۔ بھی تو حروف معنوی کے آنے سے تبدیل نہوتی ہو جتنک اونکی آخر حرف ت معنوی مذکورہ فہرست دوم تبدیل کے نہ آوین تہتک اونکی جمع فقط انہیں کرتے ہیں اونکی جمعیت اونکے فعلوں کی جمعیت سے معلوم ہو جاتی ہے جیسے مرد آئے۔ برتن خریدے۔ قالین زید فروخت ہوئے مگر جن اسموں مذکر کے آخر

شیر مادہ۔ گاوڑ۔ گاو مادہ

قاعدہ ۶۔ الفاطہ بندی میں حروف مندرجہ ذیل بھی علامتیں مونث کی ہیں

ن	دامن	کنجڑن	نی	ہمارنی	سارنی
ین	پڑتائین	کتبائین	انی	کھترانی	مہترانی

قاعدہ ۷۔ جس اہم واحد مذکر حقیقی متبدلہ کے آخر اہو وے حالت تھانہ  
 میں اکثر اس الف کو یا کے معروف یا یا سے بدل دیتے ہیں جیسے لڑکا۔ لڑکی۔ بوڑھا۔  
 بوڑھی۔ اور کبھی ان کے ساتھ جیسے کنجڑا۔ کنجڑن۔ اوجس اہم مذکر چاندرا  
 کے آخر دیا یا کے معروف اہو وے حالت تھانہ میں اس دی یا کی کون کے ساتھ  
 تبدیل کرتے ہیں جیسے دولہہ۔ دولہن۔ تیلی۔ تمولی۔ تمولن۔ وھولی۔ وھولن  
 قاعدہ ۸۔ اکثر اہم جنہ جملہ ظاہر میں کیر و تھانہ میں مشترک ہیں اور انکی تمیز  
 کے لئے یا کے معروف بڑھا کر مونث بولتے ہیں جیسے ہرن۔ ہرنی۔ مرغ  
 مرغی۔ کبوتر۔ کبوتری۔ تیتڑ۔ تیتڑی۔

اہم مشترک اور اہم جنہ کو کہتے ہیں چونکہ اور مادہ کے لئے یکساں بولا  
 جاتا ہے جیسے لفظ چیل مونث ہے نیز اور مادہ کے لئے یکساں بولی جاتی  
 ہے اسلیں کو اند کر ہے چونکہ اور مادہ دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

قاعدہ ۹۔ حروف تہجی میں اکیس حرف مونث ہیں یعنی ب پ ت ٹ  
 ث ج چ خ ڈ ڈھ ڑ ز س ط ظ و ہ می باقی مذکر ہے

مگر چند اہم مونث مندرجہ فہرست فصل دوم تبدیل کے اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں \*

قاعدہ ۲۔ سوائے اہم پیشہ والوں کے جن اسموں کے آخریائے معرف

ہوئے اکثر وہ اہم مونث ہوتے ہیں خواہ وہ مذکر حقیقی ہوں یا غیر حقیقی  
جیسے گھوڑی۔ بکری۔ روٹی۔ ٹوپی۔ حویلی۔ کرسی۔ چلمچی وغیرہ مگر پانی۔ موتی۔ گھی

جی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں \*

قاعدہ ۳۔ جو مصدر عربی کا تفعیل کے وزن پر ہو وہ بھی مونث ہوگا

جیسے تحریر۔ تقریر۔ توضیح۔ تخصیص۔ تفصیل۔ تکمیل وغیرہ مگر صرف تعوید اس قاعدے  
سے مستثنیٰ ہے \*

قاعدہ ۴۔ جس اسم کے آخر تائے مصدر عربی یا ط حال مصدر ہندی

کے آوے وہ بھی مونث ہوگا جیسا موافقت۔ مسرت۔ شدت۔ کثرت۔ خلقت  
سجاوٹ۔ بناوٹ۔ گھبراہٹ وغیرہ مگر لفظ شربت مستثنیٰ ہے \*

قاعدہ ۵۔ حال مصدر فارسی کا جس کے آخرش قبل مکسور ہو وہ بھی مونث

ہوگا جیسے بخشش۔ خواہش۔ کوشش۔ آسائش۔ آزمائش وغیرہ اس طرح حال مصدر

فارسی کے بھی اکثر مونث بولے جاتے ہیں جیسے نوشت و خواند۔ آمد و رفت  
نشست و برخاست۔ گفتگو و جستجو۔ گفتار و رفتار۔ آسودگی و امنردگی وغیرہ \*

فائدہ۔ کبھی فارسی اسم جنس جاندار کے آخر مذکر کی تمیز کے لئے لفظ نر

اور مونث کی شناخت کے واسطے لفظ مادہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسے شیر نر

مؤنث حقیقی جیسا مرد۔ عورت۔ شیر۔ شیرینی۔ بکرا۔ بکری۔ اور مذکر سچان کو غیر حقیقی  
 کہتے ہیں۔ مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار ہے اس کے لئے کوئی  
 قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور وجہ نہوں نے قاعدہ کلیہ کی یہ ہے کہ ایک ہی چیز کو کسی  
 شہر کے آدمی مذکر بولتے ہیں اور کسی شہر کے رہنے والے اسی کو مؤنث مثلاً وہی  
 بعض بولتے ہیں کہ وہی اچھی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہی اچھا ہے اور مذکر  
 اور مؤنث غیر حقیقی کی دو قسمیں ہیں سماعی اور قیاسی

سماعی اس کو کہتے ہیں جس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہ ہو بلکہ اس کے مذکر اور  
 مؤنث بولنے میں ان بان کا متبع اور پیروی کی جائے۔ جس لفظ کو اہل زبان سے  
 مذکر سنا ہوا ہو اسے مذکر بولتے ہیں جیسے لشکر۔ تخت۔ قالین۔ قلمندان۔ چاند  
 سوچ۔ آسمان وغیرہ۔ اور جس لفظ کو اُسے مؤنث سنا ہوا ہو اس کو مؤنث بولتے ہیں  
 جیسے فوج۔ بحیرہ۔ سرکار۔ جہاز۔ زمین۔ تلوار وغیرہ۔ اور مذکر اور مؤنث قیاسی  
 وہ ہے جس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو دے۔

## قاعدے پہچان مذکر اور مؤنث کے

قاعدہ۔ ابن اسمون کے آخرا یا ہو خواہ وہ اسم ہندی ہوں یا فارسی  
 یا عربی مگر اون کے آخر علامت اسم تفضیل مؤنث عربی جیسے عظمیٰ اکبریٰ یا  
 علامت تانیث اسم عربی نہ ہو جیسے ملکہ۔ مدوحہ۔ والدہ۔ مخدومہ وہ اسم اکثر  
 مذکر ہونگے جیسے دریا۔ صحرا۔ پردہ۔ گھوڑا۔ لڑکا۔ بندہ۔ غلبہ۔ مباحثہ۔ محکمہ وغیرہ

نہیں ہونی ❖

**فائدہ ۲-** اسموں کی تبدیلی کے لئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضروری ہے خواہ وہ حروف ظاہر میں مذکور ہو وین جیسا مثالوں سابق سے معلوم ہوا یا عبارت میں مذکور نہوں اور اونکے معنی ہی لئے جاوین جیسے لڑکے کے کتاب آگے رکھو اسمین علامت ظرفیت اور حرف ندادون پوشیدہ ہیں اور اونکے معنی لینا بہت ضرور ہیں یعنی اے لڑکے آگے کو یا آگے میں کتاب رکھو۔ بخلاف اسکے کہ میرا گھوڑا لاؤ یہاں علامت مفعول کا ہونا اور اسکے معنی لینا بہت ضرور نہیں سہی طرح حرف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے بھی اسموں میں تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے پیشاور سے تاکلکتہ تار برقی لگایا گیا ❖

**فائدہ ۳-** حروف اضافت اور حروف تشبیہ اور صفات عددی میں بھی حروف معنوی کے سبب تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے زید کا گھوڑا زید کے گھوڑے کو اور مجھ سے غریب لڑکا مجھ سے غریب لڑکے کو اور دسواں لڑکا یا دسویں لڑکی کو ان تینوں لفظوں میں حروف معنوی کے سبب الف ساتھ یا بے مچھول کے بدل گئے ❖

## بیان اسموں کی تذکر و تائید کا

باعتبار جنس کے اہم کی دو قسمیں ہیں مذکر اور مؤنث۔ پھر جس تذکر جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار ہووے او سکون تذکر حقیقی کہتے ہیں اور او سکی مؤنث کو



مگر یہ چند اہم متدرجہ ذیل قاعدہ تبدیل سے مستثنیٰ ہیں اور حالت وحدت  
اور جمعیت میں مثل ہمارے فصل اول غیر متبدلہ کے ہیں مثلاً جب لفظ خطا کے آخر  
کوئی حرف معنوی آوے تو خطے بولنا خطا ہے اس طرح اور ہمارے مستثنیٰ کو بھی خیال  
کر دو اور سوائے انکے اور بھی اسمائے مستثنیٰ ہیں \*

## مؤنث

## مذکر

بابا	بنا	امرا	ملا	.	سزا	قبا	قضا	کیمیا	دوا
کنبا	سودا	مرزا	خفا	عذا	بلا	جزا	رضا	صفا	جلا
پچا	پچو پچا	کوہ	صحرا		وفا	جفا	دیا	اما	بوا
دریا	دانا	بینا	دانا	دیا	خطا	حیا	پینلا نام جانور	حنا	ننا
					فتا	ہوا	صبا	دعا	

قائدہ - ۱۔ جب ایک مرکب میں کئی اہم قابل تبدیل جمع ہوں تب ایک حرف  
معنوی کے آنے سے سب کی تبدیل ہو جائیگی مگر شرط یہ ہے کہ ان سب  
اسمون پر حرف معنوی کا اثر ہو جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلا وہیان تینون  
اسمون پر علامت مفعول کا اثر پڑتا ہے۔ بخلاف اسکے میرا چھوٹا بھائی اپنے  
لکھنے پڑھنے میں بہت کوشش کرتا ہے اگرچہ اس مرکب میں پانچ لفظ قابل  
تبدیل مجتمع ہیں لیکن علامت ظرفیت کا اثر صرف پچھلے تینون اسمون پر ہے اور  
دوا اسم اول کے یعنی میرا چھوٹا بھائی حالت فاعلیت میں ہے اور تین تبدیلی واقع

[illegible]

نہیں ہوتی جیسے مرد نے عورت کو کہا کہ لالہ سے کہو ایک چٹھی سبز جلد کی  
 کتاب میں سے نکال کر لڑکے کے پاس بھیجے ان سب مثالوں میں اسباب  
 آنے حروف معنوی کے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی اور ملکہ نے فرمایا کہ خدا کے  
 فضل سے سب طرح خیریت ہے اگرچہ لفظ ملکہ اور خدا کے آخر حرف ہ اور الف  
 موجود ہیں لیکن لفظ ملکہ بہ باعث ہونے ذائد علامت مؤنث کے اور دوسرا  
 لفظ خدا اسباب ہونے اسم علم کے تبدیل نہ ہوا چونکہ اس طرح اسموں کے صیغہ  
 واحد میں حرف معنوی کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی اسلئے ان کو اسم علم  
 اور غیر تبدیل کہتے ہیں ۞

## فصل دوم اسم غیر سالم کے بیان میں

یعنی جو تبدیل ہوتے ہیں

اسم غیر سالم یا تبدیل اس کو کہتے ہیں جس کے آخر یا وہو وے اور  
 اس کے صیغہ واحد میں اسباب آنے یا مقدر رہنے حروف معنوی یعنی  
 علامت فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا ممتزیا  
 حرف نداء یا خود اسم ظرف کے باعث آیا ہ ساتھ یا بے مجہول کے  
 بدل جاوے عام اس سے کہ وہ اسم ہو یا اسم شتق یا مصدر ہو یا صفت  
 مگر کسی شخص یا چیز کا نام نہ ہو جیسے مثالوں مرقومہ ذیل سے  
 واضح ہے ۞

اسم کے آخر یا واز زیادہ کرنے سے تصغیر کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسا گھوڑی سے  
گھڑیا۔ بچہ سے بچو اور مرد سے مردو اور کبھی ٹری لگانے سے جیسے پلنگ سے پلنگڑی  
ٹانگ سے ٹنگڑی۔ اور فارسی میں جاندار اسم کے آخر حرف ک اور بیجان کے آخر  
لفظ چہ زیادہ کرنے سے اسم تصغیر بنتا ہے جیسے مردک اور طفلک اور باغچہ اور صندوق  
اسم تصغیر محبت اور عزت اور پیار کے لئے بھی آتا ہے اور کبھی واسطے تحقیر کے جیسے  
بچو اسے کبھی کبھی پیار مفہوم ہوتا ہے اور مردک کہنے سے حقارت ۛ

لفظ تعجب وہ ہوتا ہے جو متکلم کسی چیز عجیب و معجب کو دیکھ کر واسطے ظہار  
خوشی کے الفاظ تحسین اور آفرین کے بولے جیسے کیا خوب۔ سبحان اللہ۔ والہ بلدا  
واہ واہ۔ اوہو۔ اہا ہا پھلے تینوں لفظ کے آخر کے الفاظ کو کئی بار بھی بولے ہیں  
جیسے واہ واہ واہ۔ اوہو ہو۔ اہا ہا ہا ۛ

## بیان اسم سالم اور غیر سالم کا

باعتبار تبدیل و عدم تبدیل کے اسم کی دو قسمیں ہیں سالم اور

غیر سالم ۛ  
فصل اول اسم سالم کے بیان میں  
یعنی جو تبدیل نہیں ہوتے

اسم سالم غیر تبدیل وہ ہے جس کے آخر یا واصلی جو بعض کلمات میں آتے

ہیں انہوں سے کسی کے صیغہ واحد میں بسبب اس کے حروف معنوی کے تبدیلی

اسم ظرف بنتا ہے جیسے دیوستان - پھلواری - دھرم شالہ - پاٹ شالہ - لکپن اور شوالہ  
 مندر کو کہتے ہیں۔ اور کبھی لفظ ال تیاں کے لگانے سے اسم ظرف بنتا ہے جیسے  
 سسرال - دودھیال - ننھیال وغیرہ۔ اور کبھی لفظ انہ لگانے سے جیسے سمرانہ آستانہ  
 اور فاسی میں اسم کے آخر لفظ خانہ - دان - گاد - ستان - زار - شن لگانے سے  
 اور کبھی صیغہ امر کے زیادہ کرنے سے اسم ظرف بنتا ہے جیسے کتب خانہ - قلمن ان  
 خواجگاہ - دبستان - گلزار - گلشن اور پاندا زپیر رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور عربی  
 کا اسم ظرف مفعّل اور مفعّلہ کے وزن پر آتا ہے یعنی پہلا حرف م زائدہ مفتوح  
 ہوتا ہے جیسے مدرّسہ مکتب مجلس محکمہ وغیرہ ۛ

## بیان اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے جو کیفیت اور ہیئت فاعل و مفعول کو بیان کرے ہندی  
 میں اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہے جیسے زید نہستا جاتا تھا یا زید نے نہون  
 کو سوتے دیکھا یعنی دیکھا اوس حالت میں جب مہن سوتا تھا اور کبھی ماضی شرطی  
 کے آخر لفظ ہوا بھی زیادہ کر دیتے ہیں جیسے زید مسکراتا ہوا جاتا تھا اور انگریزی  
 میں اسے پریزیڈنٹ پارٹی سیدیل کہتے ہیں ۛ

## اسم تصغیر کا بیان

اسم تصغیر وہ ہے جو چھوٹے ہونے پر دلالت کرے ہندی میں بعض اوقات  
 قائمہ - فارسی کا اسم حالیہ بھی اردو میں مستعمل ہے جیسے شادان و خندان ۛ

جیسے پہلی۔ کریدنی۔ ریتی وغیرہ کبھی خود مصدر آہم آلہ کے معنی میں آتا ہے جیسا  
ہیلنا بمعنی ہلین کے ہے \*۔

۱۔ اور فارسی میں آہم جامد کے آخر امر حاضر بڑھانے سے کبھی فائدہ آہم آلہ کا  
ہوتا ہے جیسے بادکش وہ آلہ ہے جس سے ہوا کھینچی جاتی ہے یعنی نیکھا۔ اور اس طرح  
جاروب جھاڑو کو کہتے ہیں۔ باد اور جاد و نون آہم ہیں انکے آخر فتن اور کشیدن  
کے امر بڑھا دئے ہیں۔ اور آہم آلہ عربی کا مِفْعَل۔ مِفْعَل مفعال کے وزن پر آتا ہے  
یعنی اوسکا پہلا حرف میم زائدہ مکسور ہوتا ہے جیسے مَشْعَل مِصْقَلہ مَضْرَاب اُردو میں  
مِفْعَال کے وزن کا آہم آلہ بہت مستعمل ہے جیسے تفصیل ذیل سے واضح ہے \*

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مِصْرَاب	ستار بجائے کا آلہ	مفتاح	کنجی
مقراض	کترنی	مِصْقَلہ	صیقل کرنے کا اوزار
منسواک	داتون	مشعل	معروف
مصباح	چراغ	مسطقہ	کمر بند

### بیان آہم طرف

آہم طرف وہ ہے جسکے معنی جگہ یا وقت کے ہوں۔ مہندی میں بعض جامد  
طرف کے معنی ہیں آتا ہے جیسے جھڑپانی چھرنے کی جگہ اور منا چراگاہ اور سیرگاہ  
تو کہتے ہیں اور کبھی آہم کے آخر زائدہ استمان یا واٹری یا شالہ یا آلہ یا بن لگانے سے

کے آخرات بڑھانے سے اسم تفضیل جمع مونث بن جاتا ہے۔ جیسے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہے۔ لیکن حال اسکا مفصل کتب صرف عربی سے معلوم ہو گا اور یہ قاعدے اور علیٰ ہذا اور قاعدے عربی کے جو اس کتاب میں مذکور ہوئے فعل صحیح کے بنانے میں جاری ہونگے نہ علی العموم سب فعلون مین۔ اور فعل صحیح عربی میں اسکو کہتے ہیں کہ جبین حرف علت یا ہمزہ یا دو حرف ایک جنس کے نہ آئے ہوں۔

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
کَبُرَ	اَکْبَرُ	اَکْأَبِرُ	کُئِبِرَ	لُکْبِرَات
عَظُمَ	اَعْظَمَ	اَعْأَظِمُ	عُظِمَ	عُظُمِيَّات
صَغُرَ	اَصْغَرَ	اَصْأَغِرُ	صُغِرَ	صُغُرِيَّات
عِلِمَ	اَعْلَمَ	اَعْأَلِمُ	عُلِمَ	عِلْمِيَّات

زبان اُردو میں عربی زبان کے مبالغہ کے صیغے اکثر فَعَّال یا فَعَّالۃ کے وزن پر بولے جاتے ہیں جیسے بڑا عیار تھا وہ بڑا علامہ زمان ہے۔

### بیان اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہے جبین معنی اوزار یا ہتھیار کے پائے جاوین جیسے کترنی وہ اوزار ہے جس سے کترنی والا کسی چیز کو کترے۔  
امر کے آخرن یا نی یا می بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا حاصل ہوتا ہے

ایچھا	یہم
یہم ہی اچھا	یہم
یہم ہی اچھا	یہم ترن
بڑا	یدر
یہم ہی بڑا	یدر
یہم ہی بڑا	یہم ترن
صغور	یہم
یہم ہی صغور	یہم ترن
یہم ہی صغور	یہم
سندر	یہم
وی سندر	یہم
یہم ہی سندر	یہم ترن
پیشتر سندر	یہم ترن

اور بھی اس اہم کے آخر حیر موصوف کو فضیلت ہوتی ہے لفظ میں سے

کا زیادہ کرنے سے فائدہ تفضیل بعض یا کل کا حاصل ہو تا ہے جیسے طالب علمین میں

زید اچھا ہے یہ تفصیل بعض ہے اور سب طالب علم و نین زید اچھا ہے یہ تفصیل کل ہے

اور پڑھنے میں موہن لال سے ہر پرشاد چالاک ہے یہ فیضیل بعض ہے اور عبد اللہ

اوس سے بھی چالاک ہے یہ فیصلہ کل ہے اور زید سب کا بڑا ہے یعنی سب میں یہ سب سے

بڑا ہے تفصیل کل ہے اور اردو فارسی میں تفصیل بعض لفظ بہ نسبت یا بدرجہ لگانے سے

بھی بجاتا ہے جیسا زید کا قد نسبتِ عمر و کے بلند ہے یا تحسین زید کی بدرجہ عمر و سے

اچھی ہے اور لفظ کہین اور بدرجہا لگانے سے فائدہ تفضیل کل کا حاصل ہوتا ہے

جیسے زید عمر و سے بدرجہا بہتر ہے یا کہین بہتر ہے واضح ہو کہ پہلا درجہ تفضیل کا ہر

اس صفت میں پایا جاتا ہے جیسے نرید موصوف اور بہاد صفت تفضیل نفسی ہے \*

قاعدہ کلیہ اہم تفصیل عربی کا

سہ حرفی مصدر کے اول الف مفتوح زیادہ کرنے سے اسم تفضیل واحد ذکر بنتا ہے

اور اگر اویسی مصدر کے آخر الف ساکن زیادہ کر کے اول حرف کو ضمیمہ دین تو اسم

تفصیل واحد مونث بنجاتا ہے۔ اور اسم تفصیل واحد مذکر کے شروع سے دو حرف

بعد الف زیادہ کرنے سے اسم تفضیل جمع مذکر بنتا ہے۔ اور اسم تفضیل واحد مذکر



بھی مستعمل ہے۔ اور اس کا طریقہ بنانے کا یہ ہے کہ فارسی صفتی مطلق کے آخرہ زیادہ  
 کرنے سے اسم مفعول حاصل ہوتا ہے جیسے خوردہ کھایا ہوا اور کشتہ مارا گیا۔ اور  
 کبھی اسم جامد کے آخر صیغہ امر لگانے سے اسم مفعول کا فائدہ ہوتا ہے جیسے پیشکش  
 یعنی پیش کشیدہ۔ اور بعض اوقات صیغہ حاصل مصدر کا بھی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہے  
 جیسے پوشش یعنی بلبوس۔ اور اس طرح ہندی میں کھرچن بمعنی کھرچی ہوئی چیز کے  
 مستعمل ہے۔ اور عربی زبان کے اسم مفعول کا یہ طریقہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد  
 کا مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے قتل کا مَقْتُول اور شکد کا مُشْکُور اسم مفعول ہے  
 اور سہ حرفی سے زیادہ کے اسم مفعول کا قاعدہ اسم فاعل عربی کے بیان میں  
 مذکور ہوا ہے کچھ ضرورت اعادہ کی نہیں ہے جیسے مَلْکَمَ عَرْت کیا گیا مُسْتَعْمَل  
 استعمال کیا گیا۔ جتنے اسم فاعل کہ میم زائدہ مضموم شروع پر لگانے سے بنتے ہیں  
 ان کے آخر ایک حرف باقیل کو مفتوح پڑھو تو وہی اسم فاعل اسم مفعول ہو جاوینگے۔

### صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ ہے جس میں معنی یعنی بطور احکام اور ثبوت کے قائم اور موجود ہو وین صفت  
 جہلا۔ یرا۔ بہادر۔ شجاع۔ چالاک۔ بیباک وغیرہ جتنے اسماء صفات ہیں یہی قسم میں داخل ہیں۔

### اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہے جس کے موصوف کو اور وہی تفضیل اور بڑائی ہو وے  
 اس کے تین درجے ہیں۔ تفضیل نفسی۔ تفضیل بعض۔ تفضیل کل۔ جیسے۔

# اہم فاعل تعلیلی

مفہم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مزید	إِفْعَال	إِقْرَأْ	مُفْعِل	مُقَرِّ	اقرار کرنے والا
ایضاً	إِفْعَال	إِجْعَدْ	مُفْعِل	مُتَّحِد	ایک ہونے والا
=	إِسْتِفْعَال	اسْتَقِمْ	مُسْتَفْعِل	مُسْتَقِيم	سیدھا

مُقَرِّ اصل میں مُقَرِّر تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اول متحرک اور دوسرا ساکن عربی قاعدہ کے موافق حرکت حرف اول کی نقل کر کے ماقبل کو دی اور رکبہ میں ادغام کیا مقرر ہوا۔

مُتَّحِد اصل میں مُوْتَحِد تھا وکوت کے ساتھ بدل کر کے ت کو ت میں ادغام کیا متحد ہوا۔  
مُسْتَقِيم اصل میں مُسْتَقِيم تھا واکو متحرک ماقبل ساکن حرکت واو کی نقل کر کے قبل کو دی واکو ساکن بسبب کسرہ ماقبل کی ہی ہو گئی۔

## اہم مفعول

اہم مفعول وہ ہے جو اس ذات کو بتلاوے جس پر فعل واقع ہوا ہے یعنی اہم مفعول وہ ہے جو مفعول کی ذات بتلاوے۔ اردو میں طریقہ بنائے اہم مفعول کا یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوا یا گیا زیادہ کرنے سے اہم مفعول بن جاتا ہے جیسے مارا ہوا یا مارا گیا۔ اور کبھی صرف فعل ماضی مطلق ہی فائدہ اہم مفعول کا دیتا ہے جیسے یہ تخت کس کا بنایا ہے یعنی کس شخص کا بنایا ہوا ہے۔ اردو میں فارسی کا اہم مفعول

باقی اسم فاعل و مفعول میں صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ اگر پہلے حرف سے ایک حرف پہلے کو کسرہ ہووے تو اسم فاعل ہے اور جو فتح ہووے تو اسم مفعول جیسا نقشہ

مندرجہ ذیل سے واضح ہے \*

## تقسیم اوزان اسم فاعل عربی چار دویں مستعمل ہیں

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مجرد	فَعْل	عِلْم	فَاعِل	عَالِم	جاننے والا۔
ایضاً	فَعْلَة	رَحْمَة	فَعِيل	رَحِيم	مہربان۔
رباعی مجرد	فَعْلَلَة	تَرْجَمَة	مُفْعَل	مُتَرْجِم	ترجمہ کرنے والا۔
ثلاثی مزید	إِفْعَال	انصاف	مُفْعِل	مُنْصِف	انصاف کرنے والا۔
ایضاً	اِفْتَعَال	امتحان	مُفْتَعِل	مُتَمَحِّن	امتحان لینے والا۔
=	اِنْفِعَال	اِنْفِدَام	مُنْفَعِل	مُنْهَدِم	گرنے والا۔
=	سِتْفَعَال	سِتْعِمَال	مُسْتَفْعِل	مُسْتَعْمِل	کام کی خواہش کرنے والا۔
=	تَفْعِيل	تَكْرِيم	مُفْعِل	مَكْرِم	اکرام کرنے والا۔
=	تَفَاعُل	تَفَاوُت	مُنْفَاعِل	مُنْفَاوُت	فرق کرنے والا۔
=	تَفَعُّل	نَضْرَب	مُتَفَعِّل	مُنْضَرِب	دھل اور قبضہ کرنے والا۔
=	مُفَاعَلَة	مُقَابَلَة	مُفَاعِل	مُقَابِل	سامنے والا۔
رباعی مزید	تَفَعُّل	تَسْلُسُل	مُتَفَعِّل	مُتَسَلِّل	زنجیر دار

یا ان بڑھا کر بناوین جیسا خورندہ۔ دانا۔ خندان۔ اور ترکیبی وہ ہے جو اسم کے آخر ان الفاظ مذکور میں سے صیغہ واحد حاضر پر گر۔ گار۔ مند۔ ور۔ ناک۔ گین۔ بان۔ کوئی لفظ بڑھا کر اسم فاعل بنالیوین جیسے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوتا ہے :

۱	زن	شمشیر زن	تلوار مارنے والا اور ملمع کرنے والا شمشیر اور ملمع اسم ہیں اور ساز
	ساز	ولمع ساز	زن اور ساز امر واحد حاضر۔
۲	گر	زر گر۔ آہنگر	یعنی سونارا اور لوہار۔
۳	مند	خرومند۔ دوتمند	عقل رکھنے والا صاحب عقل اور دولت رکھنے والا دولت والا۔
۴	گار	خندگار۔ پیرنگار	خدمت کرنے والا۔ پرہیز کرنے والا۔
۵	ور	ہنرور۔ رنجور	صاحب ہنر اور رنجیدہ کبھی ایسے اسم میں بلجا فاضل صاحب واو کو ساکن کر کے او سکے ماقبل صنفہ دیتے ہیں جیسے مزدور اور رنجور کہ اہل میں مزدور رنجور۔ بفتح واو تھا۔
۶	ناک	خوفناک۔ غمناک	صاحب خوف اور صاحب غم۔
۷	گین	اندوگین۔ غمگین	صاحب اندوہ اور صاحب غم۔
۸	بان	مہربان۔ فیلبان	محبت رکھنے والا اور ہاتھی کا محافظ ہاتھی والا۔

اُردو میں اکثر عربی زبان کے اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہیں اوسکا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم فاعل ثلاثی مجرد کا فاعل "اور فعیل" کے وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید کے اسم فاعل اور مفعول کا پہلا حرف میم مضموم ہوتا ہے اور

## بیان مشتق کا

اہم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بقاعدہ صرف اس طرح بنایا جاوے کہ اوہمین مصدر کے حروف مادہ اور اوسکے معنی رہ جاویں اور حرف مادہ ووسے ہوتے ہیں جو بعد وور کرنے علامت مصدر کے ہر فعل اور اہم مشتق میں سببیت تبدیل ہو کر باقی رہتے ہیں جیسا پڑھنا سے پڑھنے والا اور پڑھا ہوا اہم مشتق ہیں دونوں میں لفظ پڑھ جو حروف مادہ ہیں باقی ہیں اس میں اس طرح کرنا سے کرنیوالا اور کیا گیا۔ اہم مشتق کی سات تین ہیں اہم فاعل۔ اہم مفعول۔ عفت مشبہ۔ اہم تفعیل۔ اہم آلہ۔ اہم ظرف۔ اہم حالیہ۔

## بیان اہم فاعل کا

اہم فاعل وہ کو کہتے ہیں جو اس ذات کو بتلاوے جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اوہمین قائم ہو یعنی اہم فاعل وہ ہے جو فاعل کی ذات کو بتلاوے اکثر تہدی میں یا فاعل مصدر کے آخر لفظ والا یا بار بار بڑھانے سے اہم فاعل بنتا ہے جیسے مرنے والا۔ مرنے بار۔ مرنے بار مکرار دو میں لفظ بار اور ہار کم بولتے ہیں۔ اور کھنٹی فعل یا اہم کے آخری یا الف زیادہ کرنے سے اہم فاعل بناتا ہے جیسے ہکاری پچی کو یا اوہ پیرا اوہ پیری الف کے بعد ک سب سے زیادہ کر دیتے ہیں جیسے پیرا کہ یعنی پیرنے والا اور کچی اہم کے آخری بڑھانے سے فائدہ اہم فاعل کا ہوتا ہے جیسے خراچی۔ مشعلچی۔

اردو زبان میں فارسی زبان کے اہم فاعل بھی بہت مستعمل ہیں۔ اور اہم فاعل فارسی کی دو تین ہیں اہلی اور تریچی۔ اہلی وہ ہے جو امر واحد کے آخر لفظ نہ یا یا

فارسی کا یہ ہے کہ علامت مصدر فارسی یعنی لفظ دون یا تن سے ن دور کرنے کے بعد صیغہ واحد غائب ضمی مطلق کا باقی رہتا ہے اکثر وہی حال مصدر ہوتا ہے جیسے  
 دیدن سے دید- خریدن سے خرید- فروختن سے فروخت- اور بھی دو صیغہ ضمی مطلق  
 کے جو معنی ہیں متضاد ہوں فائدہ حاصل مصدر کا دیتے ہیں جیسے نوشت نوشت و خواند  
 آند و رفت وغیرہ۔ اور کبھی صیغہ ضمی اور امر کے ملنے سے فائدہ حاصل مصدر کا  
 ہوتا ہے جیسے گفتگو اور جستجو اور امر واحد حاضر کے آخرش قبل کسور یاہ یا ای یا آئی زیادہ  
 کرنے سے بھی حاصل مصدر بنتا ہے جیسے خواہش- سفارش- اندیشہ- خاموشی- دانائی  
 بعض اوقات صیغہ واحد غائب ضمی مطلق کے آخر لفظ آریا کی زیادہ کرنے سے  
 حاصل مصدر بنتا ہے جیسے برقتار- گفتار- آسودگی- فرسودگی اور بھی حرف ی یا  
 کی اسم صفت وغیرہ کے آخر بڑھانے سے معنی حاصل مصدر کے ہوتے ہیں جیسے گرمی- سردی  
 تازگی وغیرہ۔ اور کبھی امر کا صیغہ خود فائدہ حاصل مصدر کا رہتا ہے جیسے خواب- شتاب  
 فائدہ۔ فارسی مصدر کے آخر یاے معروف بڑھانے سے معنی لیاقت کے  
 حاصل ہوتے ہیں جیسے خوردنی کھانے کے لائق اور نوشیدنی پینے کے لائق  
 مصادر عربی کو اردو والے بجائے حاصل مصدر کے استعمال کرتے ہیں جیسے ضرب  
 کے معنی مارنے کے ہیں اوسکے معنی مار یا چوٹ کے لیتے ہیں اسی واسطے مصادر  
 عربی کے آخر مصدر ہندی یا علامت مصدر ہندی کی بڑھا کر اپنے طور پر مصدر بنتا  
 ہیں جیسے اظہار دینا- اعانت کرنا- قبول کرنا وغیرہ ۛ

## بیان حال مصدر کا

حال مصدر وہ ہے جو کیفیت معنی مصدر کی بتلاوے۔ جیسا مارنا مصدر ہے  
 اوس میں ایک کیفیت مار کی پائی جاتی ہے جب کسی شخص کو کوئی مارتا ہے تو اوس سے  
 یہ سمجھا جاتا ہے کہ اوس شخص پر مار پڑتی ہے یعنی ایک کیفیت مار کی جسکو چوٹ کہتے  
 ہیں وہ اوس شخص پر پڑ رہی ہے۔ اور طریقہ بنانے حال بالمصدر کا یہ ہے  
 اردو مصدر کی علامت دور کرنے سے جو صیغہ واحد حاضر بنتا ہو اکثر وہی حال مصدر  
 ہوتا ہے بشرطیکہ اوسکو اہل زبان بھی حال مصدر بولتے ہوں جیسے لوٹنا۔ مارنا۔ دوڑنا  
 چھینٹنا سے لوٹ۔ مار چھینٹ حال مصدر بنے اور جس صیغہ جمع امر حاضر میں ہمزہ  
 ہووے اوس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر اوقات فائدہ حال مصدر کا ہوتا ہے  
 جیسے چڑھاؤ۔ دباؤ۔ بچاؤ۔ جماؤ۔ اور کبھی صیغہ واحد حاضر کے اول حرف کے بعد الف  
 زیادہ کرنے سے حال مصدر بنتا ہے جیسے چال۔ ڈھال اور کبھی اوسکے آخر  
 لفظ ہٹ یا ن یا ی بڑھانے سے جیسے سرسراہٹ۔ گھبراہٹ۔ چلن۔ کھلائی۔  
 پلائی حال مصدر بنے۔ اور کبھی صیغہ امر واحد حاضر کے آخر ن یا لفظ وٹ یا س یا پ  
 ملانے سے بھی حال بالمصدر بنتا ہے جیسے لگان۔ اوڑان۔ سجاوٹ۔ بناوٹ  
 پیاس۔ ملاپ۔ اور کبھی حرف س ہملہ یا ی اسم صفت وغیرہ کے آخر آنے سے  
 فائدہ حال مصدر کا ہوتا ہے جیسے مٹھاس۔ کٹھاس۔ کنجوسی۔ تیزی وغیرہ۔  
 فارسی کا حال مصدر بھی اردو میں بہت مستعمل ہے اور طریقہ بنانے حال مصدر

وزن مصدر	معنی	اسم	مصدر	معنی
فُعَلَى	بُتْرَى	خوشخبری دینا	فُعُولَةٌ	صُعُوبَةٌ
فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا	مَفْعَلٌ	مَدَخَلٌ
فُعَالَةٌ	دَلَالَةٌ	رہنمائی کرنا	مَفْعَلٌ	مَرَجَعٌ
فُعَالَةٌ	عِبَادَةٌ	پوچھنا	مَفْعَلَةٌ	مَرَحَمَةٌ
فُعَالَةٌ	بُعَايَا	ڈھونڈنا	مَفْعِلَةٌ	مَعْرِفَةٌ

اقامت الہل بین  
اقام مقام الہی قوت  
کے موافق ترک شاد  
کی نقل کے قائل کو  
دی واد قائلین  
سے لڑنے پر دوسرے  
عوض کی قیمت تیار  
کی اقامت ہو اس طرح  
اعانت اور شفاست  
کی یہی تعبیر ہو سکتی  
ہے ۱۲ منہ

### اوزان ثلثی مزید یعنی تین اصل حروف کے سو احرار اندہوں

اِفْعَالٌ	انصاف	نیا کرنا	اِفْعَالٌ	امتحان
اِنْفِعَالٌ	اِصْرَافٌ	پھرنا	اِسْتِفْعَالٌ	اِشْخَاجٌ
تَفْعِيلٌ	تَكْرِيمٌ	بڑا جانا	تَفَاعُلٌ	تفاوت
تَفْعُلٌ	تَصْرُفٌ	قبضہ کرنا	مُفَاعَلَةٌ	مقابله

### مصادر تعلیلی

اِفْعَالٌ	اعانة	مدد کرنا	اِیضًا	اقامة
اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتِنْفَاذٌ	کھڑے ہوئی خواہش کرنا	=	استعانة

اگرچہ یہ اصل میں مصدر ہیں مگر اردو والے پیر بھی علامت مصدر ہندی کی لگا دیتے ہیں جیسا قبولنا - اعانت کرنا - استعانت لینا وغیرہ۔

فائدہ - رباعی مجرور کا ایک مصدر ہے - اسکا وزن فعلہ ہے جیسے ترجمہ وزلزلا اور رباعی مزید کا ایک ہی وزن اردو میں مستعمل ہے تفعل جیسے تسلسل -



نہیں ہیں اس واسطے زائد ہیں :

# نقشہ اوزان عربی مصادر ثلاثی مجر و مستعمل اردو

معنی	مصدر	بنی	معنی	مصدر	بنی
حساب کرنا	حساب	فَعَال	مارنا	قَتَلَ	فَعَلَ
ماننا	قَبُول	فَعُول	جاننا	عَلِمَ	فَعِلَ
گھسنا	دَخُول	فَعُول	احسان کرنا	شَكَرَ	فَعَلَ
ضرور ہونا	ضَرَرَة	فَعُولَة	چاہنا	طَلَبَ	فَعَلَ
کٹھن ہونا	صَعُوبَة	فَعُولَة	مدد کرنا	نَصَرَ	فَعَلَ
بندگی کرنا	عَبُودِيَّة	فَعُولِيَّة	چھوٹا ہونا	صَغُرَ	فَعَلَ
راہ دکھانا	دَلِيل	فَعِيل	راہ دکھانا	هَدَى	فَعَلَ
بڑائی رکھنا	فَضِيلَة	فَعِيلَة	ویا کرنا	رَحِمَة	فَعَلَة
آرام دینا۔ فائدہ دینا	عَافِيَة	فَاعِلَة	چاکری کرنا	خَدَمَة	فَعَلَة
بخشنا	عَفْرَان	فَعْلَان	اختیار کرنا	قُدْرَة	فَعَلَة
کچھ نہ ملنا	جِهَان	فَعْلَان	زور آور ہونا	غَلَبَة	فَعَلَة
دھڑکنا	تَحَفُّقَان	فَعْلَان	چوری کرنا	سَرَقَة	فَعِلَة
اپنا جتاننا	دَعْوَى	فَعْلَى	نیک کرنا	صَلَح	فَعَال

معنی	مصدر	معنی	مصدر
ماندن	ن	رونا	نوشیدن
تالیدین	نوشیدن	پینا	سوارنا-سجانا
نشستن	نوشیدن	لکھنا	نمودن
نگاشتین	نمودن	کھنا	کرنا-دکھنا-دکھانا
یافتن	ی	پانا	

اُردو میں بیشتر مصادر عربی کے بھی آیا کرتے ہیں چنانچہ اوٹکے وزنوں کی ایک فہرست مرتب کر کے لکھی جاتی ہے۔ جو لفظ عربی کا ان مصادر وں کے وزن پر آوے وہ اکثر مصدر ہوگا اور جو ان اوزان پر نہیں ہووے وہ اسم مشق ہوگا یا جامد۔

سہ حرفی مصدر کو عربی میں ثلاثی کہتے ہیں۔ اور جن میں چار حرف اصل ہوں اور سکو رباعی۔ پھر ثلاثی اور رباعی کی دو قسمیں ہیں مجرد اور مزید۔ مجرد وہ ہے جن میں صرف حروف اصلی ہوں۔ مزید وہ ہے جن میں سوائے حروف اصلی کے زائد بھی ہوں۔

حروف اصلی کے وزن کے واسطے فاعل حرف دیئے گئے ہیں۔ جو حرف ان حرفوں کے مقابل ہوں وہ اصلی ہیں۔ اور جو حرف اسے زیادہ ہوں وہ زائد۔ جیسے لفظ شکر فعل کے وزن پر ہے شکر کا شین ف کے مقابل اور کاف مقابل عین کے اور مقابل لام کے پس شکر میں تینوں حرف اصلی ہیں۔ اسی طرح انصاف افعال کے وزن پر ہے ان میں ہمزہ اور الف۔ ف۔ ع۔ لام کے مقابل

معنی	مصدر	معنی	مصدر
وشونا	فت	شستن	شستن
فرمانا	فرمودن	فرستادن	فرستادن
بیچنا	فرهفتن	فهمیدن	فهمیدن
فرب کماناه فریدنا	ک	فریفتن	فریفتن
کھلنا-کھولنا	کشدن	کشتن	کشتن
کھینچنا	کشیدن	کردن	کردن
کھودنا	کندیدن	کشتن	کشتن
کوشش کرنا	گ	کوشیدن	کوشیدن
پھڑنا	گرویدن	گذاختن	گذاختن
رغبت کرنا	گرویدن	گذاشتن	گذاشتن
کھنا	گفتن	گرفتن	گرفتن
بھمانا	گسترده	گرنجیدن	گرنجیدن
مقرر کرنا	ل	گماشتن	گماشتن
سچلنا	لغزیدن	لرزیدن	لرزیدن
فضول بکنا	م	لاقمیدن	لاقمیدن
ملنا	مالیدن	مردن	مردن

معنی	مصدر	معنی	مصدر
دینا	د	دادن	
رکھنا	داشتن	جاننا	دانستن
چورانا	دزدیدن	پھونکنا۔ اوگنا	دمیدن
دیکھنا	دیدن	دوڑنا	دویدن
پہونچنا	ر	رسیدن	
جھاڑنا	رُفتن	خا ہونا	رنجیدن
ہانکنا	راندن	چھوڑنا	رستن
گرنا۔ گرانہ۔ ٹپکنا۔ ٹپکانا	رنجھتن	اوگنا	رستن
جانا۔ چلنا	س	رفتن	
کرنا اور بنانا	ساختن	سونپنا	سپردن
خمیر کرنا	سشتن	لینا	ستادن
جلانا	سوختن	تولنا۔ سمجھنا	سجیدن
توڑنا	ش	شکستن	
پھاڑنا	شکاغتن	گنا	شمر دن
پہچاننا	شناختن	سنا۔ سونگنا	شنیدن
چاہنا۔ لائق ہونا	شالیتن	دوڑنا	شتافتن

مصدر	معنی	مصدر	معنی
پرہیزیدن	بچنا	پیویدن	ناپنا
پسندیدن	پسند کرنا	پنجمن	پکانا - پکانا
پاریدن	سچا کرنا	پرسیدن	پوچھنا
نامنق	ت	پھیرنا - چکنا - بٹنا	
تراشیدن	تھیلنا	ترسیدن	ڈرنا
نامنق	ن	دورنا	
خستن	ڈھونڈنا	خستن	کودنا
جوشیدن	ج	جوش کرنا	
چیدن	چنا	چسپیدن	ملنا
چریدن	ر	چرنا	
نامنق	اوٹھنا	خرامیدن	ٹھلنا - چکنا - چلنا
قاریدن	کھجانا	خواندن	پڑھنا اور بلانا
خوردن	کھانا	خراشیدن	چھیلا
خروشیدن	شور کرنا	خستن	گھائل کرنا
خفتن	سونا	خندیدن	ہنسنا
خوابیدن	سونا	خلیدن	چھیلنا - چھا

معنی	مصدر	معنی	مصدر
آزمودن	آزمودن	کھڑا ہونا	ایستادن
پیدا کرنا	آفرین	روشن کرنا	افروختن
لٹکانا - لٹکانا	آویختن	ٹھہرنا	افسردن
گرنا	اقتادن	آرام کرنا	آرامیدن
زیادہ کرنا	افزودن	آلودہ ہونا	آلودن
ڈالنا	افگندن	تمام ہونا	انجامیدن
سوچنا	اندیشیدن	سنوارنا	آراستن
اوٹھانا	ب		انگیختن
باندھنا	بستن	کھیلنا	باختن
بخشنا	بخشیدن	نکلنا	برآمدن
اوٹھانا	برداشتن	نکالنا	برآوردن
چومنا	بوسیدن	لیجانا	بردن
پالنا	پ		پروردن
پہننا - چھپانا	پوشیدن	اوڑنا	پیریدن
ملنا	پیوستن	قبول کرنا	پذیرفتن
پوچھنا	پرستیدن	جاننا	پنداشتن

لازمی وہ ہے جو صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسا اٹھنا۔ بیٹھنا وغیرہ اور متعدی وہ ہے جو فاعل پر تمام نہ ہو اور مفعول کی خواہش رکھے جیسا کھانا یا پینا وغیرہ کیونکہ فعل کھانے کا صرف کھانے والے ہی پر تمام نہوگا بلکہ جس چیز کو کھا و پیا و سکے مذکور ہونے کی خواہش رکھیگا مصدر متعدی کی دو شئیں ہیں۔ معروف و مجهول معروف۔ وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہو اور مجهول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہ ہو اور طریقہ بنانے فعل مجهول کا یہ ہے کہ صیغہ واحد غائب صہی مطلق کے آخر لفظ جانا زیادہ کرنے سے مصدر مجهول بنتا ہے جیسا کھایا جانا۔ پیا جانا وغیرہ۔

جو اس زمانہ میں اکثر ہمارے مشتقات اور بعض افعال فارسی کے مستعمل ہیں اسو<sup>سط</sup> چند مصادر جنکے اہم مشتق اور فعل اردو میں بولے جاتے ہیں واسطے یادداشت کے لکھے جاتے ہیں۔

نقشہ چند مصادر فارسی جنکے اہم مشتق وغیرہ اردو میں بہت مستعمل ہیں

مصدر	معنی	مصدر	معنی
آمدن	باب الالف	آنا	
آوردن	لانا	جنا کرنا	
انداختن	ڈالنا	آرام کرنا	
اندوختن	جمع کرنا	سیکھنا۔ سکھانا	

یا کو کے تبدیل ہوئی اسبطح آگے جاؤں سبب مقدر رہنے لفظ کو کے لفظ آگے  
میں تبدیلی ہو گئی جو اصل میں تھا آگے کو جاؤ۔

### بیان مصدر

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاویں۔ اردو میں اس کے آخر  
میں مصدر کی علامت لفظ نا ہوتا ہے جیسا آنا۔ جانا۔ خریدنا۔ قبول کرنا۔ اور فارسی  
لفظ دن یا تن ہوتا ہے جیسے آمدن۔ رفتن۔ خریدن۔ فروختن۔

### فصل مصدر وضعی اور غیر وضعی کے بیان میں

باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمیں ہیں وضعی اور غیر وضعی۔ وضعی وہ ہے  
جس کو اہل ہند نے بنایا ہو جیسا لکھنا پڑھنا وغیرہ۔ اور غیر وضعی اس کو کہتے ہیں  
کہ اور زبان کے الفاظ میں خواہ فارسی ہوں یا عربی وغیرہ کے مصدر ہندی  
یا اس کی علامت کو زیادہ کر کے مصدر بنالیا ہو جیسا شور کرنا۔ خریدنا۔ اظہار دینا  
بدلتا وغیرہ شور۔ خرید۔ اظہار۔ بدل الفاظ فارسی و عربی زبان کے ہیں اور غیر  
مصدر ہندی یا علامت مصدر زیادہ کر کے مصدر بنالیا ہے اسبطح کبھی اسم جامد  
یا صفت کے آخر علامت مصدر زیادہ کر کے مصدر بنالیتے ہیں جیسا پانی سے  
پینانا اور گرم سے گرمنا یا گرم سے گرم کرنا۔

### بیان مصدر لازمی اور متعدی کا

پھر باعتبار ناعمل اور مفعول کے مصدر کی دو قسمیں ہیں لازمی اور متعدی



تبدیل حروف

بہ

وہ

جو

تو

کیا

کشت

تو کے آئینہ میں کیا اور تو میں سے دلا گیا  
ہے اور ان کا باطن اگر کیا ہے :

ہفت ماہی تیرے اور زمین سے تیرے بدلتی  
تیرے اور کیا میں سے آوے بدلتی ہے :

تیرے اور زمین توئی سے بدلتی ہے  
تیرے ہی تجزہ و سورہ سے بدلتی ہے اور  
تو تو میں توئی سے بدلتی ہے اور میں  
انٹ کر گیا ہے :

تغیر اور تبدیل کی مثال تیرا اور تیرا  
وہر کے ہوئی ہے :

دن یون یون یون

سا ایسا ویسا جیسا ایسا

سا اتا اوتا جتا

ساتا اتاتا اتاتا

فائدہ ہم کوئی یا کچھ وغیرہ یا تخمیر و یا اکھ اشارہ اور اکھ موصول اور انطا  
مستفادہ اور اکھ نکرو کی تبدیلی کے لئے حروف معنوی کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ  
حروف معنوی انطا مذکور ہوں جیسا سابق کی مثالوں سے واضح ہو یا متور جیوں  
جیسا اس قدر جہد میں بسبب پوشیدہ رہنے علامت غرابت نشان ہیں یا اسکے پاس

قائدہ ۳۔ ادنیٰ توجہ سے معلوم ہو جاوے گا کہ الفاظ مندرجہ نقشہ ذیل لفظیہ۔

وہ۔ جو۔ تو۔ کیا سے بسبب زیادتی و تبدیل بعض حروف ذیل کے بنگے ہیں ان  
 میں۔ پ۔ دو۔ ہر۔ دن۔ سا۔ تا۔ تنہا چنانچہ لفظیہ۔ وہ۔ تو۔ کیا۔ کوئی کے آخر ان  
 یابین زیادہ کرنے سے طرف مکان کا قائدہ حاصل ہوتا ہے اور لفظ بیا د کے  
 بڑھانے سے قائدہ طرف زمان کا اور لفظ دہر کے داخل کرنے سے قائدہ ہمت  
 مکان کا اور لفظ دن کے ملانے سے قائدہ متفسار یا اظہار سبب کا اور لفظ سا کے  
 لانیے قائدہ تشبیہ کا اور لفظ نا یا تنہا کے لگانے سے قدر و اندازہ کا قائدہ حاصل ہوتا ہے

یہ وہ جو تو کیا	کیفیت	جگہ قائدہ و تین ہیں
ان	یہاں وہاں جہاں تنہا کہاں	لفظ جو تو اور کیا میں واواوری حرف ہ سے تبدیل ہو گئے ہیں *
میں	میں وہیں	لفظ کیا میں یا ہ ہو گئی ہے *
پ	جب تب کب	لفظ جو تو اور کیا میں واواور یا حذف ہو گئے ہیں *
و	جد تد کد	ایضاً ایضاً
دہر او دھر او دھر جدھر تدھر کدھر	مکان	یہ اور وہ میں سے مخدوف ہو گئی ہے اور بجائے می کے آکسور اور بجائے

گھوڑا ہے۔ یا کن لڑکوں نے سبق یاد نہیں کیا؟

لفظ کوئی واسطے تنکیر ذی روح کے ہے اور لفظ کئی اوسکی جمع ہے لیکن اسے  
انے حروف معنوی کے لفظ کوئی کی تبدیلی کسی کے ساتھ ہو جاتی ہے اور لفظ کئی  
کی تبدیلی لفظ کئی کے ساتھ جیسا کوئی لڑکا آتا تھا۔ یا کئی آدمی کھڑے تھے کسکا  
گھوڑا بھاگا جاتا تھا۔ یا یہ کہتا ہیں کنھیں لڑکوں کی ہونگی؟

اور لفظ کچھ واسطے تنکیر ذی روح اور تقلیل ذی روح وغیر ذی روح کے آتا ہے  
اور تبدیلی اوسکی لفظ کسو کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کچھ چیز یا کسو ملک میں مگر کبھی ایسا  
ہوتا ہے کہ کوئی کی جگہ لفظ کچھ اور لفظ کچھ کی جگہ لفظ کوئی بولا جاتا ہے جیسا  
یہ بھی کچھ آدمی ہے۔ یا یہ بھی کوئی چیز ہے؟

قائدہ-۱۔ جب لفظ استفہام یا اتم تنکیر اور حروف معنوی کے درمیان فصل  
واقع ہوئے یعنی اونکے درمیان کوئی لفظ آ جاوے تو بھی عبارت شریں و کئی تبدیلی  
واجب ہے جیسا کہ شخص کا صندوق ہے۔ کے بجائے کس شخص کا صندوق فصیح  
ہے اور کوئی ملک کا آدمی کی جگہ کس ملک کا آدمی اور کچھ چیز میں کی جگہ کسو چیز میں  
بولنا فصیح محاورہ ہے مگر ایسی جگہ نظم میں بلا تبدیلی بھی جائز ہے جیسا شعر مجھے مست حبی کو لگا  
کہ نہیں ہنسنے کا پین مسافر ہوں کسو نہ کو چلا جاؤ لگاؤ اب اس زمانہ میں بھی بولنا فصیح نہیں ہے؟

قائدہ-۲۔ لفظ ان۔ اون۔ جن۔ تن۔ کن۔ اگرچہ جمع ہیں مگر تعظیماً واحد پر بھی  
بولے جاتے ہیں لیکن اونھوں۔ جنھوں۔ کنھوں۔ خاص جمع کے لئے ہیں؟

انہیں ایک طرحی مثل علم کے خصوصیت آگئی۔

## قسم ششم منادی

جب کسی اہم نکرہ کو حرف ندا کے ساتھ پکارتے ہیں تو اس میں بھی بسبب اشارہ بلانے کے ایک طرحی خصوصیت آجاتی ہے جیسے اے لڑکے ذرا یہاں آنا۔ او جانو اے میری بات سننا۔ پس اس اشارہ اور خطاب سے آنے اور بات سننے کی واسطے دونوں اہم خاص ہو گئے۔

## استفہام کے بیان میں

لفظ کون اور کیا واسطے استفہام کے آتے ہیں۔ استفہام کی تین قسمیں ہیں۔  
 اقراری۔ انکاری۔ استجاری۔ اقراری جیسے کل تمہارے یہاں میں نہ آیا تھا تو کون آیا تھا۔ انکاری جیسے اگر ظلم کرو گے تو تمہارے ملک میں کون سکھ پاویگا۔ استجاری جیسے کون آیا تھا۔ تم کیا کرتے ہو۔ اور کبھی لفظ کیا جب جھڑکی سے بولا جاتا ہے تو منع کا فائدہ دیتا ہے جیسے تو کیا کام کرتا ہے یعنی اس کام کو مت کر۔ اور کبھی لفظ کیا بمعنی استغنا اور بے پروائی کے آتا ہے جیسے تجھ بن بہشت پیار میں لیکے کیا کروں گا۔ اور کبھی واسطے تعجب کے آتا ہے جیسا کیا خوب کیا ہی نیک ہے اور کبھی واسطے حسرت اور تمنا کے آتا ہے جیسے اگر تم لو کر ہو جاتے تو کیا خوب ہوتا لفظ استفہام تبدیل میں مثل اہم موصول کے ہے یعنی پسند آنے حروف معنوی کے لفظ استفہام بدل کر واحد کے لئے کس اور جمع کے لئے کن آتا ہے جیسے کس کا

جیسے جو لڑکا کل آیا تھا آج در رسہ سے غیر حاضر ہے لفظ جو اتم موصول ہے اور لڑکا کل آیا تھا ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہے یہی جملہ صلوہ اتم موصول کا ہے۔ اتم موصول اپنے صلوہ کے ساتھ ملکر فعل غیر حاضر ہے کا فاعل ہوا۔ لیکن جب اتم موصول کے آخر کوئی حرف معنوی آوے گا تب لفظ جو بدل کر واحد مذکر اور مونث کے لئے جس اور جمع مذکر اور مونث کے لئے جن بولا جاوے گا اور کہیں بجائے جن کے لفظ جنھوں کا بولا جائیگا جیسا جس لڑکے کو۔ جن مردوں کو۔ جسے۔ جن نے۔ یا جنھوں نے اور جب اتم موصول میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں تو اسکی جزا میں حرف تو سو وہ۔ آتا ہے جیسا جو دیگا سو پائے گا۔ جو آتا ہے وہ جاتا ہے۔ جو آئیگا تو دو لنگا اور کبھی اتم موصول بہ سبب آنے نہ حروف معنوی کے خود بدل جاتا ہے اور اپنے اتم ماقبل قابل تبدیل کو بدلنے سے باز رکھتا ہے جیسا وہ لڑکا جسکو لہو نے بلایا نظر نہیں آتا۔ یہاں لفظ جو حرف معنوی کے سبب لفظ جس سے بدلیا اور لفظ لڑکا بدلنے سے باز رہا۔

قسم چہم نکرہ جو علم یا ضمیر یا اتم اشارہ یا اتم موصول کی طرف  
مضاف ہو

جو اتم نکرہ کہ علم یا ضمیر یا اتم اشارہ یا اتم موصول کی طرف مضاف کیا جاتا ہے  
اوس میں بھی ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسا مومن کا لڑکا تیرا بھائی۔ اور کا باپ  
جسکا چچا۔ پس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہیں سبب مضاف ہونیکے

فدوی۔ کمترین۔ غلام۔ احقر۔ خاکسار۔ حقیر۔ فقیر۔ نیازمند۔ عاجز۔ مخلص۔ نکلوار  
خانہ زاد۔ گندگار۔ عاصی۔ اینجاب۔

جو الفاظ بجائے ضمیر مخاطب یا غائب واسطے تعظیم مخاطب یا غائب کے استعمال کئے جاتے ہیں

حضور۔ خداوند نعمت۔ جناب عالی۔ عالیجاہ۔ غریب پرور۔ پیر مرشد جناب۔ حضرت  
قبلہ حاجات۔ قبلہ عالم۔ آپ۔ صاحب۔ مخدوم۔ مہربان۔

اور کبھی کبھی بوجہ مخاطب یا شرم کے بجائے کہنے اس لفظ کے کسی مخاطب سے  
کہ میرے لڑکے کو کچھ نصیحت دو کہتے ہیں کہ بندہ زادہ کو کچھ نصیحت دو (اور میری  
بی بی کو تم جا کر خط دینا) اسے یوں کہتے ہیں کہ گھر کے آدمیوں کو جا کر خط دینا گو  
میری بی بی ام واحد ہے اور معرفہ لیکن گھر کے آدمیوں کو جو اسم نکرہ اور صیغہ جمع  
ہے بوجہ خاص آداب کے استعمال کرتے ہیں۔

### قسم چہارم اسم موصول

اسم موصول وہ ہے جو بغیر ملے صلہ کے جملہ کا پورا جزو نہ ہو سکے یعنی بغیر صلہ کے  
نہ فاعل ہو سکے نہ مفعول اور نہ مبتدا ہو سکے نہ خبر نہ ظرف وغیرہ لیکن صلہ کے  
ساتھ ملکر البتہ جزو جملہ کا ہو سکتا ہے۔ اور صلا ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہوتا ہے جو  
اسم موصول کے ساتھ اس کو لائق ہونے جزو جملہ کے کر دیتا ہے۔

اسم موصول کے دو لفظ ہیں جو اور چون جب تک ان کے آخر کوئی حرف معنوی  
نہیں آتا ہے تب تک واحد اور جمع مذکر و مؤنث کے لئے یکساں پورے جاتے ہیں

جو لفظ اصل میں تھا	جو لفظ بدل کر بن گیا
میں نے میرا گھوڑا دیا	میں نے اپنا گھوڑا دیا
میں نے میری گھوڑی بیچی	میں نے اپنی گھوڑی بیچی
تو نے تیری چیز لی	تو نے اپنی چیز لی
تو نے تیرا قلم لیا	تو نے اپنا قلم لیا
تو نے تیری دوائ لی	تو نے اپنی دوائ لی
وہ اوسکی ٹوپی پہنے ہے	وہ اپنی ٹوپی پہنے ہے۔
وہ اوسکا سبق پڑھتا ہے	وہ اپنا سبق پڑھتا ہے
وہ اوسکے سبق یاد کرتا ہے	وہ اپنے سبق یاد کرتا ہے

اپنا سبق سنا ہمیں لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہے اس سبب سے ضمیر تیرا تھا  
لفظ اپنا کے بدل ہوئی بخلاف مجھے میری کتاب دو گے اگرچہ اس جملہ میں دونوں  
ضمیرین ایک ہی مرجع کی ہیں اور دوسری ضمیر مضاف الیہ بھی ہے لیکن چونکہ اس  
جملہ میں ضمیر اول فاعل کی نہیں ہے بلکہ مفعول کی ہے اسلئے لفظ اپنے کے ساتھ  
بدل نہوئی۔ بعض اوقات واسطے اظہار تعظیم اور آداب کے جو شخص مخاطب ہو یا  
غائب یا واسطے اظہار اپنی فروتنی اور انکسار کے الفاظ قومہ مندرجہ ذیل بجائے  
ضمیر ون کے استعمال کرتے ہیں :

جو الفاظ بجائے ضمیر متکلم واسطے انکسار اور فروتنی کے لاتے ہیں :

لفظ اصل	جو لفظ بدل کر بن گیا	لفظ اصل	جو لفظ بدل کر بن گیا
مین کا گھوڑا	میرا گھوڑا	تم کی کتاب	تمہاری کتاب
مین کے گھوڑے	میرے گھوڑے	تمکے گھوڑے	ہمارے گھوڑے
تو کی گھوڑی	تیری گھوڑی	تمکی گھوڑی	تمہاری گھوڑی
تو کے تئیں	تیرے تئیں	تم کے تئیں	تمہارے تئیں

قاعدہ ۴۔ جب لفظ میں ہم اور تو تم کے بعد حرف نے آتا ہے تب وہ مین کچھ تبدیل نہیں ہوتی جیسا مین نے کہا۔ تو نے سنا۔ تم نے پڑھا۔ میں نے پڑھا۔

قاعدہ ۵۔ جب لفظ میں اور تو کے بعد سوائے ان پانچ حروف معنوی کا کوئی دے کی نہیں اور نے کے اور دوسرے حروف معنوی آتے ہیں تب لفظ میں کا مجھ ہو جاتا ہے اور لفظ تو کا تجھ ہو جاتا ہے جیسا مجھ کو۔ تجھ کو۔ مجھ سے۔ تجھ سے۔ مجھے۔ تجھے۔

قاعدہ ۶۔ جب ایک جملہ میں دو ضمیر یا دو اسم اشارہ ایک مرجع کے اسطور پر واقع ہوں کہ اول ضمیر یا اسم اشارہ فاعل ہووے اور دوسری ضمیر یا اسم اشارہ مضاف الیہ تب ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنایا اپنے وغیرہ کے ساتھ بدلتے ہیں خواہ ضمیر فاعل کی ظاہر ہو یا پوشیدہ

جو لفظ اصل میں تھا	جو لفظ بدل کر بن گیا
مین نے میری کتاب پڑھی	مین نے اپنی کتاب پڑھی



لفظ اصل

جو لفظ بدل کر بن گیا

لفظ اصل

جو لفظ بدل کر بن گیا

وہ نے

اوس نے

یہ نے

اس نے

وہ میں

اوس میں

یہ میں

اس میں

وہ پاس

اوس پاس

یہ پاس

اس پاس

قاعدہ ۲۔ لفظ وے اور یے میں حروف واو کوا لٹتے مضمومہ اور یے کو لٹتے  
مکسورہ کے ساتھ اول قاعدہ کے موافق بدل کر حرف آخر یعنی یا سے جمع کو لون سے  
بدل کرتے ہیں اور بعض وقت ن کے آخر لفظہ یا ہون کو زیادہ کرتے ہیں جیسا  
اونکو اونھکویا اُنھونکو اس طرح ان مثالوں میں دریافت کرو۔

لفظ اصل

جو لفظ بدل کر بن گیا

لفظ اصل

جو لفظ بدل کر بن گیا

وے کا

اونکا

یے کا

انکا

وے میں

اونمیں

یے میں

انمیں

وے نے

اون نے

یے نے

ان نے

قاعدہ ۳۔ جب لفظ میں ہم۔ تو۔ تم کے بعد حروف کا وکی یا ی آئیں  
آوین تب ان حروف معنوی کا حرف کاف ر سے بدل جاتا ہے لیکن  
فصاحت کے لئے بعد میم ہم کے الف اور بعد میم تم کے لفظ ہا زیادہ  
کر دیتے ہیں اور لفظ میں کانون کثرت استعمال سے گر جاتا ہے  
جیسے۔

اگرچہ ضمیر غائب اور اسم اشارہ بعید لفظاً لیکن ان میں مگر معنوں میں فرق ہے  
کیونکہ ضمیر اشارہ ذہنی کو کہتے ہیں اور اسم اشارہ وہ لفظ ہے جس سے کسی شے  
موجودہ کی طرف انگلی یا آنکھ سے اشارہ کیا جائے۔

### بیان تبدیلی ضمائر اور اسم اشارہ

واضح ہو کہ جو حرف جملوں میں نشانی فاعلیت یا مفعولیت اور اضافت یا ظرفیت

یا تشبیہ وغیرہ کا فائدہ دیتے ہیں ان کو حروف معنوی کہتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں  
حروف مفرد جیسا کہ میں۔ سے۔ کی۔ کو۔ کا۔ کے۔ والا۔ وغیرہ اور سبب پوشیدہ حروف  
میں سے کو وغیرہ علامتوں ظرفیت کے کل اسمائے ظروف یا شبہ ظروف کو  
حروف معنوی مرکب کہتے ہیں جیسا کہ پاس۔ طرف۔ آگے۔ پیچھے۔ اوپر۔ نیچے وغیرہ  
اسم ظرف ہیں یعنی آگے سے یا پیچھے سے یا اوپر کو۔

قدر و مقدار و موجب و برابر وغیرہ شبہ ظروف ہیں ان میں بھی کوئی حروف  
معنوی مفرد مقدار رہتا ہے جیسا کہ اسقدر بمعنی اسقدر سے یا اسقدر میں ہے۔  
اسمائے ضمائر یا اسمائے اشارہ وغیرہ کے آخر حروف معنوی کے آنے  
سے تبدیلی ہوتی ہے۔

قاعدہ۔ ۱۔ چنانچہ جب لفظ وہ اور یہ کے بعد کوئی حروف معنوی آوے  
تب واو کو ا مضموماً اور ی کو اکسورہ کے ساتھ بدل کر کہ کوں سے بدلتے ہیں مثلاً  
وہ کو سے او کو اور یہ کو سے اس کو ہو اسی طرح ان مثالوں میں دریافت کرو۔

## ضمیمہ مضاف الیہ

وہ ضمیر ہے جو بجائے مضاف الیہ واقع ہو یعنی جسکی طرف کسی چیز کو منسوب یا اضافت کریں۔ اور ضمیر فاعل کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بن جاتی ہے۔ مضاف واحد مذکر کی علامت لفظ کا ہے اور جمع مذکر کی علامت لفظ کے اور مضاف واحد اور جمع مونث کی علامت لفظ کی ہے لیکن بعد داخل ہونے علامت مفعول اور مضاف الیہ کے ضمائر میں اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے اسکا مفصل حال آگے معلوم ہوگا۔

ضمیمہ مضاف الیہ

واحد

جمع

ہمارا ہماری ہمارے

میرا یا میرے

تمہارا تمہاری تمہارے

تیرا یا تیری

اوپکا اونکی اونکے

اوسکا اوسکی

ایضاً متکلم

مخاطب

غائب

قسم سوم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں۔ اور جسکی طرف اشارہ کیا جاوے اسکو اشارہ الیہ کہتے ہیں اسم اشارہ کے چار لفظ ہیں دو واسطے قریب کے دو واسطے بعید کے۔

واحد

جمع

اشارہ قریب

یہ

وہ

اشارہ بعید

وہ

وہ

اور ہم ضمیر متکلم اور اؤنکو ضمیر غائب ہے۔ پھر ضمیر کی تین حالتیں ہیں۔ ضمیر فاعل  
ضمیر مفعول۔ ضمیر مضاف الیہ۔

## ضمیر فاعل

وہ ضمیر ہے جو حالتِ فاعلیت میں بجائے فاعل کے فعل سے پہلے آوے۔

جمع

واحد

ہم آئے

میں آیا

متکلم

تم آئے

تو آیا

مخاطب

وے آئے

وہ آیا

غائب

بعض وقت ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہے جیسے لفظ لکھ میں تو پوشیدہ ہے یعنی تو لکھ۔

## ضمیر مفعول

وہ ضمیر ہے جو حالتِ مفعولیت میں بجائے مفعول کے فعل سے پہلے آوے۔

اور ضمیر فاعل کے آخر مفعول کی علامتیں کو کے تین اور یا نے مجھول زیادہ کرنے  
سے ضمیر مفعول بن جاتی ہے۔

جمع

واحد

ضمیر مفعول

ہم کو یا ہمیں دیا

مجھ کو یا مجھے دیا

متکلم

تم کو یا تمہیں دیا

تجھ کو یا تجھے دیا

مخاطب

اؤنکو یا اؤنہیں دیا

اوسکو یا اوسے دیا

غائب

## بیان تخلص کا

تخلص وہ علم ہے جو شاعر ایک مختصر نام اپنا مقرر کرے۔ کہ شعر میں دلالتیں جیسے مخم  
رفع السود کا تخلص سودا پر شعر اس میکدہ میں سودا تم کو بھی نہ پہلے پرست و خیر  
تھے ہشیار تھا تو میں تھا اور خواجہ حیدر علی کا تخلص آتش۔ اور مرزا نوشہ کا تخلص  
غالب۔ اور لاؤ لال کب گجراتی کا تخلص لال ہے۔

## ضمیمہ دوم

ضمیمہ وہ ہے جو بجائے اہم متکلم و مخاطب یا غائب کے جسکا ذکر پہلے ہو گیا ہو  
اوپر جیسے عبداللہ آیا اور اسے اپنا سبق پڑھا پس لفظ اسے جو ضمیر واحد غائب  
کی ہے واسطے اختصار اربعین کلام کے بجائے عبداللہ کے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے  
آئی ہے اگر یوں ہی کہتے کہ عبداللہ آیا اور عبداللہ نے عبداللہ کا سبق پڑھا تو جملہ  
یہ بخاور ہو جاتا اردو میں مذکر اور مؤنث اور جاندار اور بیجان کے لئے ایک ہی  
سی ضمیر بولی جاتی ہے۔ ضمیر کے کل چھ صیغے ہیں۔

میں تم تو تم وہ وہ۔ پہلی دو ضمیریں یعنی میں اور تم متکلم کی ضمیریں کہلاتی  
ہیں اور متکلم اسے کہتے ہیں جو بات کہنے والا ہو۔ اور دو ضمیریں تو اور تم مخاطب  
کی ضمیریں کہلاتی ہیں۔ اور مخاطب اسکو کہتے ہیں جس سے متکلم بات کہتا ہو۔ اور  
دو ضمیریں وہ اور وہ غائب کی ضمیریں کہلاتی ہیں۔ اور غائب اسے کہتے ہیں  
کہ جسکا ذکر کرتا ہو جیسے تم جانو کہ انکو ہم خوب سرا دینگے۔ یہاں تم ضمیر مخاطب ہے

کسی کا گزاری یا خدمت وغیرہ کے کوئی ایسا نام دیا جاوے جس سے بہادری  
 دیانت وغیرہ سمجھی جاوے جیسے غضنفر الدولہ شمشیر بہادر معتمد الدولہ خانخانان وغیرہ  
 اور جو بعض بعض الفاظ قوموں کے ناموں کے اول یا آخر لگا دیتے ہیں وہ بھی <sup>غل</sup>  
 خطاب ہیں جیسے ساہوکارون اور مہاجنون کے نام کے ساتھ لفظ سیٹھ یا ساہ کا  
 جیسے سیٹھ لکھی چند۔ اور ساہ بہاری لال۔ اور کاتھون کے نام کے ساتھ لفظ رائے کا  
 مثل رائے جو گلکشور۔ اور مسلمانوں کے نام کے ساتھ لفظ خان کا جو علی العموم پٹھانوں کے  
 نام کے آخر لگاتے ہیں جیسے شیر خان منیر خان مسلمانوں کے اور قوموں کے ساتھ  
 تعظیماً یا خطاً یا بولاجاتا ہے۔ اور مغلوں کے نام کے ساتھ لفظ مرزا اور بیگ جیسے  
 مرزا احمد بیگ۔ مرزا علی بیگ۔ اور سیدون کے نام کے ساتھ لفظ میر یا سید جیسے  
 سید ظہر علی۔ میر اکرام علی۔ اور لفظ شیخ علی العموم شیخوں کے نام سے ساتھ لکھا جاتا ہے  
 جیسے شیخ عبداللہ۔ اور مہندون میں راجپوتوں کے نام کے ساتھ لفظ ٹھاکر اور کنوڑکا  
 جیسے ٹھاکر دھیان سنگھ اور کنوڑکھن سنگھ۔ اور برہمنوں کے نام کے ساتھ چوبے۔ دوہے  
 پانڈے۔ تیواری یا مسر پانڈے وغیرہ جیسے بہاری لعل چوبے۔ موہن لال دوہے  
 مسر موہن لال۔ ٹیکارام پانڈے۔ جو گلکشور تیواری۔ پنڈت ہیر لال۔ اور مسلمان فقیروں  
 کے نام کے ساتھ لفظ صوفی اور شاہ کا جیسے عبداللہ شاہ واحسان الدین صوفی۔  
 اور مہند و فقیروں کے ناموں کے ساتھ لفظ گرو اور منی اور بھگت لگاتے ہیں جیسے  
 لال گرو۔ رام منی اور رام دیال بھگت پد

## بیان کینیت کا

کینیت وہ عَلم ہے جو باپ یا بھائی یا بیٹا وغیرہ کسی رشتہ سے کہا پکارا جاوے اور  
 دو صورتیں ہیں اول یہ کہ عَلم سے کینیت زیادہ مشہور ہو مثلاً موہن لال اپنے نام سے  
 کم مشہور ہے لیکن اپنے بھائی کچھن پرشاد کے ساتھ ملا کر بہت مشہور ہے تو اس صورت  
 میں موہن لال کو کچھن پرشاد کا بھائی کہہ پکارتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بسبب عرت  
 اور عظیم کے اصلی نام نہ لیا جاوے جیسے عورت اپنے خاوند کا نام نہیں لیتی مثلاً  
 اے بدھو کے بابا اس طرح مرد بھی اپنی زوجہ کا نام نہیں لیتا جیسا جمالی مان اور جب تک  
 اولاد نہیں ہوتی تب تک اور کسی رشتہ سے میان بی بی پکارتے ہیں۔

## بیان عرف اور اہم مشہور کا

عرف وہ عَلم ہے جو لڑکپن میں بسبب محبت یا نجیال خام اسبات کے لڑکا زندہ رہے  
 ایک اور نام مغز یا خضر اعلیٰ نام کے سوا اے رکھا جاوے اور مشہور بھی ہو جاوے  
 جیسے بہادرنگہ کسی کا نام ہے اور اوسکو راجہ کہتے ہیں۔ موہن لال کو چھیدا۔ اور بدھو کو  
 کھینٹا اور رام دھن کو چکڑیا۔ اور کھن لال کو چھکوڑیا۔ اور اس طرح اہم محترم مثل چوپا چمیا کر گٹ  
 کوڑا گھوٹس گھوڑا وغیرہ عرف میں داخل ہیں اور بعض اوقات اصلی نام کو کم کر کے بطور  
 عرف بولتے ہیں جیسے شمس الدین کو شمسو۔ اور کالیخان کو کلو کہا کرتے ہیں۔

## بیان خطاب کا

خطاب وہ عَلم ہے جو کسی سرکار شاہی یا اثواب یا امیر کبیر کی طرف سے بھلا دی

ایک اسم ہے جو انسان مذکر کی تمام افراد پر بولا جاتا ہے جنکی عمر طفولیت سے گزرتی ہو اور عورت ایک اسم ہے جو انسان مونث کی اوس تمام جنس پر صادق آتا ہے جسکی عمر بچپن سے گزرتی ہو اسطرح شیر-گھوڑا-بکری-بھیریا وغیرہ اپنی اپنی جنس میں منکرہ ہیں اسم منکرہ کو عام اور اسم کلی بھی کہتے ہیں۔

معرفہ شخص معین اور خاص چیز کا نام ہے جو ایک جنس کی ایک فرد پر بولا جاتا ہے مثلاً عبد اللہ ایک شخص کا نام ہے جب عبد اللہ کو کہیں گے تو نوع انسان میں سے یہ نام خاص اسی شخص پر صادق آوے گا جسکا نام عبد اللہ ہے۔

### تقسیم معرفہ

معرفہ کی چھ قسمیں ہیں۔ علم-ضمیر-اسم اشارہ-اسم موصول اور مضاف ان چاروں مذکورہ بالا کی طرف اور منادی۔

### قسم اول علم

علم وہ ہے کہ خاص آدمی یا کسی خاص جانور یا چیز کا نام ہو وہ مثلاً کالینخان کہ ایک شخص کا نام ہے جو سوائے اوسکی ذات کے اور کسی پر بولا نہیں جاتا اسطرح گیند ایک کتے کا نام ہے جب گیند اکہ پر گارینگے تب سوائے گیند کے اور دوسرے کتا نہ آوے گا علیٰ ہذا القیاس جہنا کے کہنے سے وہ دریا سمجھا جائیگا جو دہلی میں آگرہ کے نیچے بہتا ہے اور معرفہ کو اسم خاص اور جزئی حقیقی بھی کہتے ہیں کہ نسبت عرف اسم مشہور خطاب تخلص سب علم کے اقسام ہیں اور داخل قسم معرفہ ہیں۔



## تقسیم اسم

اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق۔

اس لئے کہ اسم تین حال سے خالی نہیں یا تو اس سے کوئی لفظ بنا ہوا ہو یا خود کسی اور لفظ سے بنا ہوا ہو وہ اسم ایسا ہو کہ نہ خود کسی لفظ سے مشتق ہوا ہو نہ اس سے کوئی اور لفظ مشتق ہوا ہو۔ پس اول کو مصدر کہتے ہیں اور دوسرے کو مشتق اور تیسرے کو جامد۔

## تعریف اسم جامد کی

جامد وہ اسم ہے کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور وہ کسی لفظ سے باقاعدہ صرف مشتق نہ ہوا ہو اور نہ اس سے کوئی اور لفظ مشتق کیا جائے مثلاً تخت۔ صندوق۔ میز۔ کرسی وغیرہ اور اگر کوئی یہ کہے کہ تخت۔ صندوق وغیرہ جو لکڑی سے بنے ہیں اور لکھو مشتق کہنا چاہئے۔ جواب یہ ہے کہ اسم مشتق وہی ہوتا ہے جو مصدر سے باقاعدہ صرف اسطور پر بنایا جاوے کہ اس میں مصدر کے حرف اصلی بعینہ یا تبدیل ہو کر اور اس کے معنی مصدری قائم رہیں جیسا لکھنا سے لکھنے والا لکھا گیا بنا۔ اور یہ تعریف اوپر صادق نہیں آتی۔

## تقسیم اسم جامد کی

جامد کی دو قسمیں ہیں نکرہ اور معرفہ۔

نکرہ اسم غیر معین کہتے ہیں جو ایک جنس کی تمام افراد پر بولا جاوے جیسا مرد

بنائے گئے ہیں وہ اسم تعریف فعل سے خارج ہو جاوین جیسا لفظ آج اور کل جو  
اسم ظرف ہیں کچھ بہتیت تصریفی سے اونہیں زمانہ نہیں پایا جاتا ہے بلکہ وضع نے  
اون لفظوں کو واسطے نام زمانہ کے وضع کیا ہے اسلئے لفظ آج اور کل اسم ظرف  
ہیں اور فعل کی تعریف سے خارج ہیں \*

اور جو کلمہ معنی مستقل رکھتا ہے اور اس سے بہتیت تصریفی کوئی زمانہ مفہوم نہیں  
ہوتا اس سے اسم کہتے ہیں جیسا ہاتھی۔ گھوڑا۔ دہلی۔ آگرہ وغیرہ \*  
اور جو انگریزی میں کلمہ کی نو قسمیں ہیں وہ سب ان تینوں قسموں میں داخل  
حرف میں طرح داخل ہیں۔

اسم میں۔ اسم۔ صفت۔ ضمیر۔ متعلق فعل \*

فعل میں۔ فعل \*

حرف میں۔ حروف تنکیر۔ حروف ربط۔ حروف عطف۔ حروف ندا وندہ \*

## تعریف اسم کی

اسم ایک کلمہ مستقل ہے جسکے معنی میں بہتیت تصریفی کوئی زمانہ سمجھنا جاوے  
جیسا کاغذ۔ کتاب۔ قلم۔ دوات بولتے ہی مفہوم ہوا کہ یہ نام اون چیزوں کے  
ہیں جس سے کہتے ہیں۔ اس طرح گنگا اور جمن نام دریاؤں کے ہیں۔ اور دہلی اور  
آگرہ نام شہروں کے۔ اور آج اور کل وغیرہ اسم ظرف زمان ہیں اور مدرسہ اور  
کتاب خانہ ظرف مکان۔

کو کلمہ کہتے ہیں جیسا اوپر بیان ہوا

### تقسیم کلمہ

کلمہ کی تین قسمیں ہیں اتم۔ فعل۔ حرف

اس لئے کہ کلمہ دو حال سے خالی نہیں یا تو معنی مستقل رکھتا ہے یا نہیں یعنی اپنے

معنی بتلانے میں دوسرے لفظ کے ملانیکا محتاج ہوگا یا نہ ہوگا پس جو کلمہ اپنے معنی بتلانے

میں دوسرے لفظ کا محتاج ہے تو اسے حرف کہتے ہیں جیسے سے اور تک

دونوں لفظ غیر مستقل ہیں جب تک کہ ان کے ساتھ کوئی اور اتم یا فعل نہ ملے اپنے

معنی نہیں بتاتے مثلاً کلمہ سے پیشا اور تک تا رہتی جاری ہے اب اس ترکیب

سے لفظ سے کے معنی شروع کے اور تک کے معنی انتہا کے حاصل ہوئے

اور جو کلمہ معنی مستقل رکھتا ہو یعنی اپنے معنی بتانے میں دوسرے لفظ کی مدد اور

تائید کا محتاج نہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں اگر اس کلمہ سے بہتیت تصریفی کوئی

زمانہ تینوں زمانوں ماضی۔ حال۔ مستقبل سے سمجھا جاتا ہے یا نہیں اگر زمانہ سمجھا جاتا

ہو تو اس کو فعل کہتے ہیں جیسا اس شعر ذوق سے مثال تینوں زمانے کی

پائی جاتی ہے شعر۔ نظیر اس کا کہیں عالم میں اے ذوق نہ پایا ہوں نہ پایا لگا

نہ پایا نہ اور بہتیت تصریفی کے معنی ہیں کہ گراں لفظ کو ایک صورت سے بدل کر

دوسری صورت کر دے بقاعدہ علم صرف کے جیسا لکھا لکھتا ہے لکھیگا۔ فعل

کی تعریف میں بہتیت تصریفی کی اس لئے قید لگائی ہے کہ جو اتم واسطے زمانے کے

تو معنی کے وہ جزو ہو جاوین جنکے لئے لفظ مرکب موضوع ہوا ہے جیسا تپھر پھینکنے والا  
ایک لفظ مرکب ہے تپھر اور پھینکنے والا سے لفظ پھینکنے والا اس ذات کو بتلاتا ہے  
جسے تپھر پھینکا اور لفظ تپھر ایک جسم جادی کو بتلاتا ہے پس تپھر پھینکے والا ایک لفظ  
مرکب ہے دو جزوں سے ایک تپھر اور دوسرے پھینکنے والے سے جسکے دونوں  
جزو اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ معنی بتلاتے ہیں جنکے لئے وضع کرنے وضع  
کیا ہے ❖

## بیان لفظ مفرد کا

اگر دلالت جزو لفظ کی جزو معنی پر مراد اور مقصود نہ ہو وے یعنی اسکے جزو  
کوئی معنی نہ ہو وین یا معنی ہوں مگر ایسے معنی نہ ہوں جو اسکے موضوع سے علاقہ رکھتے  
ہوں تو اس لفظ کو مفرد کہتے ہیں جیسا کریم خان ایک شخص کا نام ہے جزو اسکے کریم  
اور خان ہیں کریم بمعنی بزرگی رکھنے والا اور خان لفظ خطاب بمعنی سردار اور صاحب کے  
ہے اگرچہ دونوں لفظ بمعنی ہیں مگر حالت علمیت میں اس نام سے یہ معنی مقصود نہیں  
ہیں اس طرح لفظ زید کسی شخص کا نام ہے جزو اسکے زید و کچھ معنی نہیں رکھتے اور لفظ  
چہ کے جزو ہی نہیں ہو سکتے ہیں ان سب کو مفرد کہینگے اور اسی مفرد کو کلمہ  
بھی کہتے ہیں ❖

## بیان کلمہ

لغت میں کلمہ کے معنی بات اور زحم کر نیکی ہیں اور نحو یونکی اصطلاح میں لفظ مفرد

## بیان لفظ موضوع

اگر کسی لفظ کے لئے واضح نے کچھ معنی مقرر کئے ہیں جیسا کہ لفظ زید کہ موضوع ہوا ہے واسطے نام ایک شخص خاص کے تو ایسے لفظ کو موضوع کہتے ہیں اور لغت بنانے والے کو واضح +

## بیان لفظ مہمل

اور جس لفظ کے کچھ معنی نہیں اسے مہمل کہتے ہیں جیسا لفظ ویز جو زید کے اولے حروف سے بنا ہے محض معنی ہے گو کسی زبان میں اس کے معنی ہوں لیکن زبان نہ بی میں اس کے معنی نہیں ہیں جبکہ وہ لغت ہے +

## بیان لفظ مذکور کا

لفظ مذکور وہ ہے جو ظاہر میں لکھا اور پڑھا جاوے جیسے زید اسے لفظ مذکور کہتے ہیں +

## بیان لفظ مقدر کا

لفظ مقدر وہ ہے جو ظاہر میں لکھا اور بولا نہ جاوے اور معنی لئے جاوے جیسا کہ میں لفظ تو خیر مخاطب پوشیدہ ہے یعنی تو لکھ +

## بیان مرکب کا

اگر چند لفظ موضوع کا والالت کرے جزو معنی پر اور وہ ولالت اس لفظ سے مراد اور مقصود بھی ہو تو اس لفظ کو مرکب کہتے ہیں یعنی اگر لفظ کے جزو کردہ ہیں تو

اور اب اردو محاورے میں لغات انگریزی بھی مثل لغات فارسی اور عربی کے شامل ہوتے جاتے ہیں \*

## تعریف علم صرف

صرف - ایک علم با قواعد ہے جس سے اصلیت کلمات اور طریقہ اشتقاق افعال اور ہمارے مشتقات اور اونکی گردان اور حذف اور زیادتی حروف اور تبدیل کرنا صورت بعض الفاظ کا جنہیں تبدیلی واجب ہے معلوم ہو جاوے \*

نعرض - اس علم سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے \* موضوع اس علم کا کلمہ ہے \*

قائدہ - اصطلاح میں موضوع علم کا او سے کہتے ہیں جس چیز کا حال و س علم میں بیان کیا جاوے جیسے علم طب کا موضوع بدن انسان ہے کہ اس میں اسکے حالات بیان کئے جاتے ہیں اسی طرح علم صرف کا موضوع کلمہ ہے کیونکہ اس میں کلمہ کے اوان حالات سے بحث کی جاتی ہے جو اس سے متعلق ہیں اور لغت میں موضوع کے معنی بنائے گئے کے ہیں -

## بیان لفظ کا

وضوح ہو کہ لغت میں لفظ کے معنی پھینکنے کے ہیں اور اصطلاح میں لفظ او سے کہتے ہیں جو آواز آدمی کے منہ سے نکلے عام اس سے کہ وہ لفظ موضوع ہو یا مہمل - مذکور ہو یا مقدر - منفرد ہو یا مرکب \*

## بسم اللہ الرحمن الرحیم عصرت کا یارب

مقدمہ ماہیت اور وجہ تسمیہ زبان اردو و تعریف، علم، سنہ اور اسکی تعریف  
اور موضوع کے بیان میں۔

### ماہیت زبان اردو

اردو کے معنی بادشاہی لشکر کے ہیں چنانچہ تو اس کی کتابوں میں بادشاہی غنیمت  
کیا اردو سے معنی لکھا ہے جب سلاطین تیموریہ نے ہندوستان میں قیام کیا اور دہلی کو  
پناہ دار اخلاقیہ بنایا تو لشکر کے آدمی بادشاہی متوسل جو ایران اور توران اور مختلف  
ملکوں کے رہنے والے تھے سودا سلت خریدنے میں دہلی کے بازار یونکے  
ساتھ جنگی زبان ہندی بھاشا تھی فارسی ہندی آمیز بولنے لگے رفتہ رفتہ بھاشا  
کے عہد تک ہر ایک بولی غلط ملط ہو کر ایک نئی زبان پیدا ہو گئی اور اسکا نام  
اردو سے معنی سے منسوب ہو کر زبان اردو پڑ گیا۔ اور کثرت استعمال سے لفظ  
زبان دو ہو کر صرف اس زبان کا نام اردو رہ گیا۔ اردو زبان لغات ہندی  
فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ سنسکرت۔ وغیرہ سے مرکب ہے اور جسے علمدار میسر کار و لہجہ  
کینی انگریز بیاد کی ہندوستان میں آئی تب سے صاحبان عالیشان حکام زمان  
کی لغات سے اسے ایک عجیب رونق ملی بلکہ اکثر پیرایوں میں ہر طرح کے کاغذات  
مقدمات دیوانی اور کلکٹری اور فوجداری وغیرہ اردو ہی زبان میں لکھے جاتے ہیں۔





بعوۃ تعالیٰ رسالہ

# تواریخ

حصہ سوم

حسب احکام جناب نواب اعظم گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی  
و بمبئی پوری

جناب ڈائریکٹر آف پبلک انشٹرکشن بہادر ممالک مغربی و شمالی  
واسطے استعمال مکاتب سر شریعتہ تعلیم کے  
مرزا شاعر علی بیگ مدرسہ اولیٰ گرہ کالج نے باعانت شریعتہ تعلیم کے  
مدرسہ دوم کالج نمبر ۱۸۶۱ء میں تالیف کیا تھا

احمال بصیح و ترمیم  
جناب مولوی محمد محی الدین سابق اسٹنٹ پرنسپل مدرسہ کالج الہ آباد  
ماہ مئی ۱۹۰۷ء

مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد طبع شد

